حسین منی و انا من حسین

پیامبر اکرم

وَصِیُ الُعَزاء

نوحے وسلام

جلد سوئم

السلام علیک یا ابا عبداللہ و علی الارواح التی حلت بفنائک

بلندی درجات

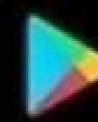
سید وصی حیدر زیدی اعلی اللہ مقامہ

سیدہ ریاض فاطمہ، سیدہ تمثیل زہرا

ترتیب وپیشکش

قنبر زیدی





نام کتاب .... وَصِیُ العَزَاء
نوحہ جات .... سلسلہ نوحہ جات، جلد سوئم
پروف ریڈنگ .... شہزادہ حیدر رضا، فصاحت حسین
ترتیب .... قنبر زیدی
کمپوزنگ .... کاظمین، امام بارگاہ آئی آرسی کراچی +92 (0) 333 2000 464
طبع .... اول، اپریل 2019ء - دوم، جون 2022ء
تعداد اشاعت .... ایک ہزار
ہدیہ .... اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
ناشر .... شیعیان علی ڈاٹ کام

ISBN# 978-969-720-088-8

انتباہ

سلسلہ نوحہ جات کا یہ کتابچہ جاری کرنے کا مقصد صرف اور صرف ترویج عزاداری ہے، لہٰذا کسی قسم کے کاروباری دنیاوی مفاد یا چندہ جمع کرنے کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ لوگ ہمارا نام استعمال کر کے مومنین سے چندہ طلب کررہے ہیں ہم سختی سے ان لوگوں سے اعلان برائت کرتے ہیں۔





اس شمارہ میں تمام نوحہ جات کی سٹوڈیو ولائیو آڈیو ریکارڈنگ شیعیان علی ڈاٹ کام کی ویب سائٹ سے حاصل کرسکتے ہیں

Info@ShianeAli.com
www.ShianeAli.com

انتساب

قبر مظلوم

سید الشہدا امام حسین علیہ السلام

کی پہلی عزادار

بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ اپنی زباں میں

حمد ہے اس ذات کے لئے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا اور درود وسلام ہو اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جسے اس نے عالمین کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور سلام ورحمت ہو ان کی آل علیہم السلام پر جنہیں اس نے پورے جہاں کے لئے چراغ ہدایت بنایا۔

واقعہ کربلا پہ بڑے بڑے جید لوگوں نے قلم کشائی کی ہے اور خدا کی واحدانیت کی سب سے بڑی شہادت نواسۂ رسولؐ کی شکل میں ہے لیکن اس خطے جس میں ہم رہائش پذیر ہیں ہمیشہ سے مرثیہ گوئی کو اہم مقام حاصل رہا ہے تقریباً ایک صدی کی دہائی ہمیں نوحہ خوانی کی طرف لے جا رہی ہے اور اس دوران ماضی کی تین دہائیوں قبل جو نوحے لکھے گئے وہ ہمیں اُن مصنفوں کی یاد دلا رہے ہیں جن کے کلام گھر سے پڑھنے اور سننے والا اپنے آپ کو محسوس کرتا تھا کہ وہ خود اُس کو دیکھ رہا ہے متعدد بار ایک بے خودی کا عالم چھا گیا۔ افسوس کہ آج کے اس دور میں ہمارے درمیان بہت سے شعرا و سوز نگار موجود نہیں لیکن ایک شناسائی محمد وآل محمد علیہم السلام کے ماننے والوں میں بہت قدیم ہے جس کو آپ ازل سے بھی کہہ سکتے ہیں جس کا معجزہ حقیقت کے اس قدر قریب بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ یہ واقعہ کربلا کی حقیقت ہے تو بے جا نہ ہوگا انہوں نے کبھی بھی واقعہ کربلا سے دور ہونے کی کوشش نہیں کی۔

نہایت تہہ دل سے ممنون ومشکور ہوں فصاحت حسنین صاحب کراچی، شہزادہ حیدر رضا صاحب (شہزادہ پارٹی لاہور) کا کہ جنہوں نے میری اس نوکری کو بارگاہ سید الشہداء علیہ السلام کے لئے پایہ تکمیل تک پہچانے میں ہر ممکن ساتھ دیا۔ اور ان تمام شعرائے کرام، سوز ونوحہ خواں حضرات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے بارگاہِ آل محمد علیہم السلام میں صدق نیت سے عزادار وعزاداری کے لئے نوکری سرانجام دی۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو کربلا کے راہیوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

والسلام

قنبر زیدی

فہرست

شمار نمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: | صفحہ نمبر:

شمارنمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: صفحہ نمبر

شمار نمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: صفحہ نمبر

شمار نمبر: صفحہ نمبر

نار نمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: صفحہ نمبر:

شمار نمبر: صفحہ نمبر:

نوحہ حضرت عباس علیہ السلام

عباسؑ کا علم ہے سب مل کے اُٹھاوٗ

عباسؑ کا علم ہے سب مل کے اُٹھاوٗ
زہراؑ کے لُٹے گھر کا تم سوگ مناوٗ

ارض و سماں ہے رن میں ماتم کی صداوٗں سے
اس علم کے سائے میں مولا کی دُعاوٗں سے

قصر یذیدیت کی بنیاد ہلاوٗ
دربارِ یذیدی اور میں ہوں بتول زادی

بازاروں میں چلنے کی عباسؑ ہوں کب عادی
میرے پردے کے ضامن ہو لوگوں کو بتاوٗ

تیری شجاع پہ غازیؑ چھوڑا تھا مدینہ کو
بولو جواب کیا دوں اب شمر کمینے کو

کہتا ہے بنت حیدرؑ غازی کو بلاوٗ
اپنا تو ہے عقیدہ جو مانگ نہ پائے گا

سجاد میرے غازی خالی نہ لٹائے گا
اک بار عقیدت سے نظریں تو جھکاوٗ


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

اے شام کے زنداں تیری مہمان سکینہؑ

اے شام کے زنداں تیری مہمان سکینہؑ
بکھرے ہیں ہزاروں تیرے ارمان سکینہؑ

دیکھا نہیں جب جاتا علم سے تیرا ناطہ
وہ نوحہ وہ ماتم تیرا خاک پہ سونا

تھی کتنی ہی راتاں وہ پریشان سکینہؑ
بابا کی جدائی کا لیا داغ جگر پر

عباس ہیں نہ اصغر ہیں نہ قاسم ہیں نہ اکبر
اس عالم غربت میں تھی حیران سکینہؑ

نظروں سے منا کر وہ ہٹائے بھی تو کیسے
مقتل تو نگاہوں سے اُتارے بھی تو کیسے

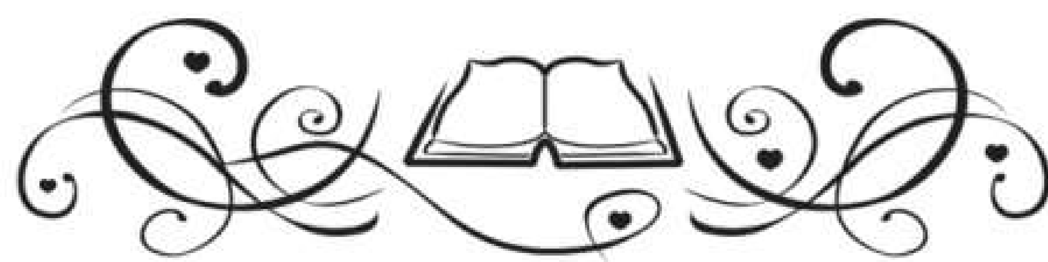
مقتل کی کہانی کا ہے عنوان سکینہؑ
ہونٹوں کی خاموشی سے عیاں آہ و بکاری

رخسار پہ باقی تھے تماچوں کے نشاں بھی
کانوں کا لہو ہے تیری پہچان سکینہؑ

قسمت میں نہ لکھی تھی جو زندان سے رہائی
زخمی ہے ابھی تک تیری ننھی سے کلائی

دربان بھی آج پشیمان سکینہؑ
اعجازؔ کہ نوحہ میرے اشکوں کی زباں ہے

ہر رات میں بی بی کی مصیبت کا بیاں ہے
نوحہ یہ زباں پر ہے ہر اک آن سکینہؑ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہے خبر قاصدِ بیمار مدینہ آیا

ہے خبر قاصدِ بیمار مدینہ آیا
خاک اُڑتی ہے محرم کا مہینہ آیا

اے مسلمانوں یہ طوفان کدھر سے اُٹھا
کیوں تباہی میں پیمبر کا سفینہ آیا

دیکھ کر لاشہ شبیرؑ بے گور و کفن
یاد زینبؑ کو محمدؐ کا مدینہ آیا

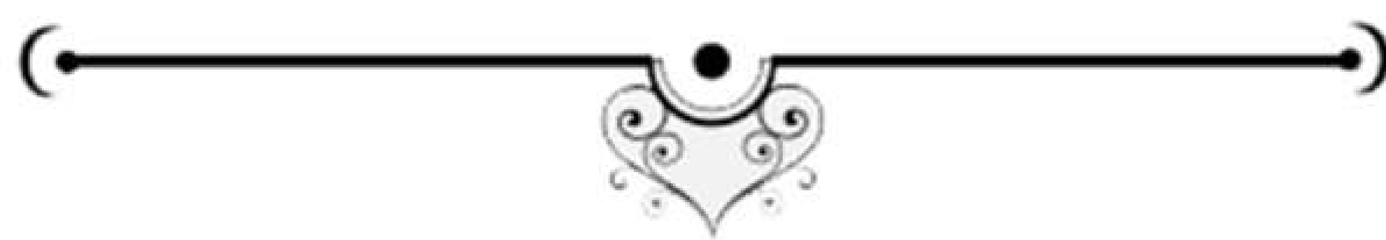
دیکھ کر سید مظلوم کی تنہائی کو
شرم سے موت کے ماتھے پہ پسینہ آیا

جب سے انسان نے جینے کا سلیقہ سیکھا
اس پہ انصاف پہ مرنے کا قرینہ آیا

کس نے دُر چھین لئے کس نے تمانچے مارے
کیوں نہ امداد کو سقائے سکینہؑ آیا

نظر منظور ہو مولاؑ تیرے در پر افسر
چشم در میں لئے اشکوں کا خزینہ آیا

خاک اُڑتی ہے محرم کا مہینہ آیا
ہے خبر قاصدِ بیمار مدینہ آیا





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَهُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام
میری چادر لُٹ لئی ظالماں نے دربار گئی میں باج رِدا
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

دُر کھینچ لئے سینڑ سکینہؑ دے ہائے کیندی رئی بابا بابا
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

میرا خون مہاری اُس ویلے جدوں آئی نظر اونوں شام دی راہ
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

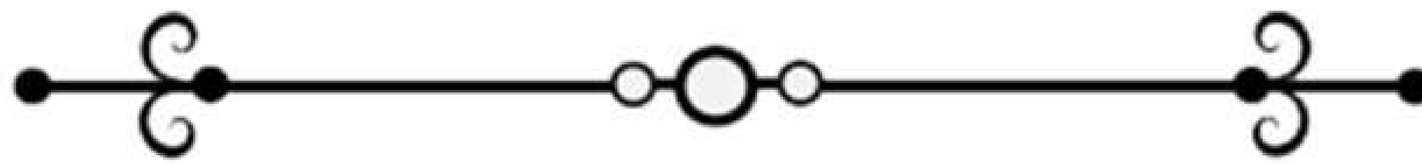
میری چادر لُٹ لئی ظالماں نے دربار گئی میں باج رِدا
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

دُر کھینچ لئے سینڑ سکینہؑ دے ہائے کیندی رئی بابا بابا
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

میرا خون مہاری اُس ویلے جدوں آئی نظر اونوں شام دی راہ
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

میری چادر لُٹ لئی ظالماں نے دربار گئی میں باج رِدا
ہائے ہائے زینبؑ ہائے ہائے شام

شاعر: احمد نوید





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں
کب ہو گی رہا قید سے کب جائے گی گھر میں

بکھرے ہوئے بالوں سے منہ ڈھانپ لو بی بی
ماحول شرابی ہے تیری راہ گزر میں

تھے تن پھٹے کپڑے اور کان بھی زخمی
عابدؑ نے اُتارا جو سکینہؑ کو قبر میں

ایک وقت تھا شہزادی تھی ہائے کوفہ کی زینبؑ
کس حال میں آئی ہے باباؑ کے شہر میں

تاریخ تیری جنگ کو دہراتی رہے گی
اصغرؑ جو لڑی تو نے ننھی سے عمر میں

جس پردے کا ضامن تھا عباسؑ دلاور
ہے زخم اسی پردے کا عابدؑ کے جگر میں

شبیرؑ کے ماتم سے ہائے روکنے والو
زینبؑ کی یہ سنت ہے مومن کی نظر میں

کب ہو گی رہا قید سے کب جائے گی گھر میں
زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں

شاعر: احمد نوید



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ جنابِ علی اصغر علیہ السلام

لبوں پہ سوکھی زباں پھیر کے دکھاتا رہا

لبوں پہ سوکھی زباں پھیر کے دکھاتا رہا
گلے میں تیر لگا پھر بھی مسکراتا رہا

نکالی سینہ اکبرؑ سے شاہؑ نے جب برچھی
کھڑے تھے سارے نبیؑ جوان بیٹا جگر باپ سے چھپاتا رہا

علی کی بیٹی کو سر کی رِدا کسی نے نہ دی
وہ ننگے سر ہی رہی بیمار قیدی لہو آنکھ سے بہاتا رہا

شبیرؑ کھینچ کے اکبرؑ کو ہاتھ ملتا رہا دم نکلتا رہا
بیمار صغریٰ کا خط نامہ بر سُناتا رہا

عباسؑ تو گئے دریا پہ خیمے آ نہ سکے وعدہ نبھا نہ سکے
معصوم پیاسا جھولے میں بلبلاتا رہا

اے میرے چاند میری رن میں آبرو رکھنا نہ موت سے ڈرنا
حسینؑ گود میں اصغرؑ کو یہ سکھاتا رہا

نا آئے غازیؑ و قاسمؑ نہ اصغرؑ و اکبرؑ نہ آئے حُرؑ کے پسر
حسینؑ وقت ندا سب کو ہی بلاتا رہا





بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ماتم بھرا دا کردی گئی شام زہراؑ جائی

ماتم بھرا دا کردی گئی شام زہراؑ جائی
سجادؑ باقی زندگی رت روندیا نبھائی

نویں دی شام دا ایں سجادؑ سی جوان اے
باوے دا حکم ملیا تیرا شام امتحان اے

پھپھیاں دے نال جانا توں بن کہ ساربان اے
یکدم ضعیفی چھا گئی اینج چوٹ دل تے آئی

مسند حسینؑ سوچ جد آئی بہینڑ وہ اسیر اے
آکھے شمر کمینہ پہنچان اپنا ویر اے

رو آکھے ہس نہ دیویں کیویں ہٹاواں تیر اے
کوئی بھینڑ اینج کرے نئیں کوئی سبز راہ تے آئی

اُٹھ مل سکینہؑ بچھڑی واپس وطن میں چلیاں
رون دی ہے اجازت سانوں چادراں وی ملیاں

ہنڑ تل ہو کیتاں نیں عابدؑ دی زخمی کلیاں
قیداں چو مل گئی اے تیرے ویر نوں رہائی

زینبؑ حسینؑ قاتل کربل تو دور جو وی
سر ویر تو ہے واری زینبؑ نے اپنی جوڑی

خنجر شمر نے بن وچ زینبؑ دی آس توڑی
رب جانے کیویں سہہ گئی شبیرؑ دی جدائی

قسمت علیؑ دی دھی دی تنویرؔ بہوں عجیب اے
نہ ویراں دا کفن ہے اتنی ہوئی غریب اے

زندان مر گئے نیں زینبؑ دے کیوں نصیب اے
دربار شام دا اے رسیاں کڑی ہیں پائی

ماتم بھرا دا کردی گئی شام زہراؑ جائی
سجادؑ باقی زندگی رت روندیا نبھائی


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

شاہِ دیںؑ کی لاش پر ماں سر برہنہ آئے گی

شاہِ دیں کی لاش پر ماں سر برہنہ آئے گی
نظر آتش ہوں گے سر اور ردا چھن جائے گی

زینبؑ و کلثومؑ جانا تم بھرے دربار میں
پھر کوئی حسرت مسلمانوں کی نہ رہ جائے گی

ایک لاشہ کے بہتر ہوں گے ٹکڑے جس گھڑی
اس سے بڑھ کر اور بھلا کیا قیامت آئے گی

مادر اکبرؑ نکالا رات بھر ذلفوں کے بل
ہم نکالیں گے جو برچھی ٹوٹ کر رہ جائے گی

آخری سجدہ کرے گا جس جگہ احمدؐ کا لال
وہ زمین نینوا پھر سجدہ گاہ بن جائے گی

جب مسلماں چھوڑ دیں گے بے کفن لاشِ حسینؑ
مصطفیٰ کی لاش بھی تو بے کفن رہ جائے گی

شاہِ دیں کی لاش پر ماں سر برہنہ آئے گی
نظر آتش ہوں گے سر اور ردا چھن جائے گی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ
خنجر تلے کیا ہے شبیرؑ نے ادا

کل انبیاءؑ گواہ ہیں سلطان تھے لہو میں
تیروں کا ہے مصلح شبیر ہیں رکوع میں
کر کے عظیم سجدہ سجدہ بچا لیا
سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

اللہ سب سے اعلیٰ ہے لائق عبادت
یہ گواہی دے رہی ہے مظلوم کی شہادت
مومن تیرے لئے ہے یہی درد کربلا
سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

پردوں کا تاج جو نکلا دریا پہ سو گیا ہے
قتل حسینؑ کا بھی اعلان ہو گیا ہے
ممکن نہیں کہ سر پہ بچ جائے اب رِدا
سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

پڑھ کے بلند خطبہ بنت علیؑ پکاریں
اُٹھو بیبیوں کرو تم اب شام کی تیاری
وہ دیکھو آ رہا ہے سہوار ذوالجناح
سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

زہراؑ کے لال جیسا کوئی کام کر دکھائیں
نوکِ سناں پہ سر ہو قرآن پڑھ سُنائیں
وہ پردہ دار قیدی منظر بازار کا
سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ

سبحان ربی اعلیٰ سبحان ربی اعلیٰ
خنجر تلے کیا ہے شبیرؑ نے ادا



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

صغریٰ اے دُعاواں منگدی

صغریٰ اے دُعاواں منگدی اے رب خیر کرے میرے ویراں دی
میں خاب چہ وسدی اے بابے تے بارش تیراں دی

کی حال ڈساں میں خاب دے وچ اگ لگدی ویکھی خیمیاں نوں
اودے ہتھ رسیاں سر چادر نئی تیری بھینڑ اٹھاراں ویراں دی

گھوڑے دے سنباں نال نانا میں پھل ویکھے نیں سہرے دے
سر مٹیاں کپڑے کالے نیں ویکھی حالت میں ہمشیراں دی

نئیں آیا اکبر خیر ہووے اے صغریٰ رو رو کیندی اے
میں اجڑے گھر دے وچ نانا راہ تک تک ہاراں ویراں دی

سُن دادی کلمہ پاک میرا پھوپی زینبؑ ویکھی باج ردا
کلثومؑ رقیہؑ نال اودے چوں گھر توں ویر دے پیراں دی

سجادؑ نوں غش تے غش آوے جدوں ویکھیا خیمے سڑ گئے نیں
تیرے دل دے نال سی لے ٹریا بیمار مُہار اسیراں دی

صغریٰ اے دُعاواں منگدی اے رب خیر کرے میرے ویراں دی
میں خاب چہ وسدی اے بابے تے بارش تیراں دی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ول وطنی موڑ مہاراں وے

ول وطنی موڑ مہاراں وے، تیری آس دے دیوے بالنیاں، آ ویرا
تیری یاد دے دیووے بالاں وے آ ویرا، ول وطنی موڑ مہاراں وے

میرے وانگ نہ دُکھیا ہووے، نہ رات نوں اُٹھ اُٹھ رووے
راہواں وچ پئی کرلاواں وے، اک واری آ مل جا ویرا، آ ویرا

دکھیا دا وقت اخیر اے، کیوں لین نئیں آیا ویر اے
نئیں ویر توں لئیاں ساراں وے، تیرے بیٹھی قدم چھپا ویرا، آ ویرا

مینوں ماریا ویر جدائیاں، تینوں لکھ لکھ چھٹیاں پائیاں
کینوں جا کے حال سُناواں وے، کھڑی سر تے ویکھ قضا ویرا، آ ویرا

تیری ویراں بھین پیاری، پئی روندی اے درداں ماری
مدتاں توں ویر بیماراں وے، مینوں آن کے سینے لا ویرا، آ ویرا

کربل وچ پے گئی لُٹ وے، گئی کمر حسینؑ دی جھک وے
عابدؑ ہتھ پھڑیاں مہاراں وے، وے میں چلیاں شام دے راہ ویرا، آ ویرا

کہیا کین اندھیریاں جھل پئیاں، بن قیدی شام نوں ٹر پئیاں
لے ویرن میریاں ساراں وے، مینوں ویکھ کے روندے رہ ویرا

پتھراں دیاں بارشاں وس پئیاں، تیرے بال بچاندی رہ گئیاں
تیرے دشمن لوگ ہزاراں وے، گئی مینوں شام مکا ورا، آ ویرا

کیوں خیمے آن کے ساڑے، اونوں کیڑا رب سمجھاوے
کوئی سُن دا نئی چیخ و پکاراں وے، ٹر پئیاں شام دے راہ ویراں، آ ویرا

جاویدؔ سکینہؑ رووے، دُر شمر کمینہ کھووے، عرشاں تے پئیاں پکاراں وے
ایتھے بولن دی نہ جا ویرا، تیری یاد دے دیووے بالاں وے آ ویرا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آجا چن ویرن میریا وے

آجا چن ویرن میریا وے، آجا چن ویرن میریا وے
میں راہواں تک تک ہار گئی، تیری چوں مکھ نئیں پھیرا وے

جدوں پنچھی شام نوں آوندے، میری حالت ویکھ کے روندے
رب جانے کس دن وسنے نیں، بابل دے اُجڑے وہڑے وے

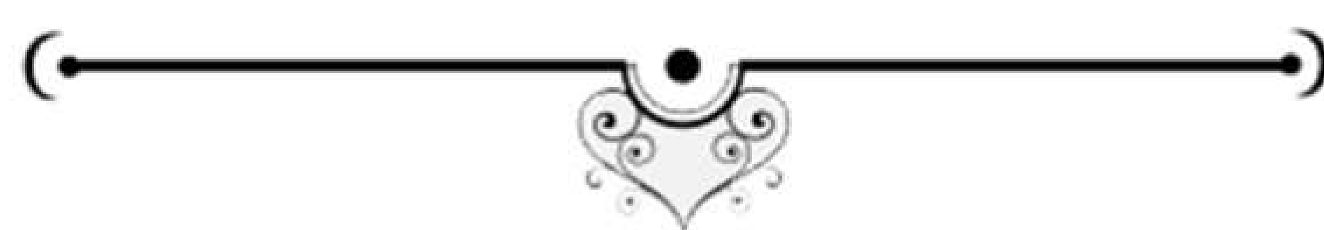
پابندیاں رون تے لگیاں، پیئیاں ظلم ہواواں چلیاں
میں رونیاں رات نوں چھپ چھپ کے وے، میں رونیاں رات نوں چھپ چھپ کے
جینوں کھا گئے گھور انھیرے وے، آجا چن ویرن میریا وے

روضے تے رونیاں جا کے میں ویر چراغ جلا کے، جھک جھولیاں منتاں منیاں
میں جھک جھولیاں منتاں منیاں، کیوں بھینڑ نوں ویر نا کھیڑیا

اس گل دا ویر ارمان اے، نہ ٹٹ جائے بھینڑ دا مان اے
چم چم نال رونیاں میں، چم چم انکھیاں نال رونی یاں
تیرے پہر میں شام سویریا، آجا چن ویرن میریا وے

ڈیٹھا خاب وچ وسدا خون اے میرا اُڈ گیا ویر ستوں اے
میرے پیئو سردار نوں ظالماں نے وچ کرب و بلا دے گھیریا وے

آجا چن ویرن میریا وے، آجا چن ویرن میریا وے
میں راہواں تک تک ہار گئی، تیری چوں مکھ نئیں پھیرا وے





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

اکبرؑ دے وچھوڑے نے میری جان مکائی

اکبرؑ دے وچھوڑے نے میری جان مکائی
جیڑے دن دا گیا اکبرؑ کوئی خبر نئی آئی

بہہ نانے دے روضے تے جدوں وین میں کرنی آں
کئی وار اماں زہراؑ روندی نظر آئی

ہر روز دُعا منگدی ملے ویر مینوں آ کے
اودے راہواں وچ رونیاں میں درد ستائی

میرے نال تے وعدہ سی آوانگاں میں ستویں نوں
تیرے وعدے دن رت اکبرؑ رو رو کے لگائی

میرے ہاں دیاں مینوں ہر روز ایہو آکھن
تیرے حصے دے ویرن نے تیری داد بھلائی

ویکھاں گی کدوں اکبرؑ تیرے سر ترے سجے سہرے
دیوے گا کدوں اکبرؑ مینوں واگ پھڑائی

اکبرؑ دے سوئے کپڑے وچ خواب دے ویکھے میں
ایس خواب دی ناناؐ کوئی مینوں سمجھ نئیں آئی

سردارؔ نوحہ لکھ کے دے پرسہ تو صغریٰ نوں
جنے ویر نوں شگناں دی مہندی وی نہ لائی

اکبرؑ دے وچھوڑے نے میری جان مکائی
جیڑے دن دا گیا اکبرؑ کوئی خبر نئی آئی

 شاعر: یوسف سردار

☆☆☆☆☆

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

کوئی جا کے سکینہؑ کو زنداں سے منا لائے

کوئی جا کے سکینہؑ کو زنداں سے منا لائے
پردیس میں مادر کی نہ گود اُجڑ جائے

یہ مادرِ اصغر کی فریاد تھی زنداں میں
یا رب نہ کسی ماں سے اولاد بچھڑ جائے

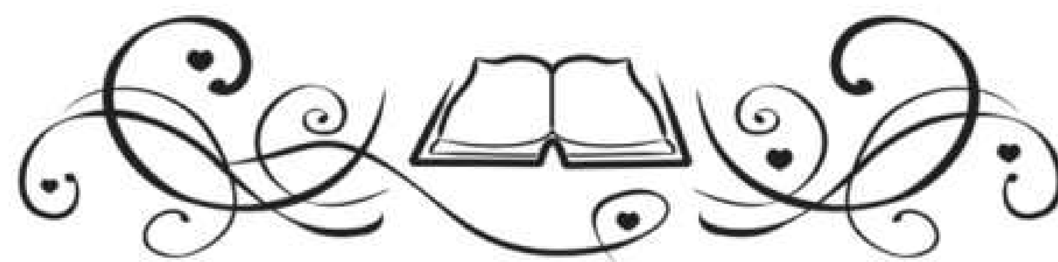
یا رب کسی قیدی کے رونے پہ نہ پہرے ہوں
معصومہ کوئی در کے زنداں میں نہ مر جائے

ہو خوف نہ ظالم کا اتنا کسی بچی کو
جو لاش پے بابا کی چپ چاپ گزر جائے

ظالم نے سزادی ہے بابا مجھے رونے کی
زندان سے سکینہ کی ہر وقت صدا آئے

کہرام ہوا برپا پھر شام کے زندان میں
جب لاش سکینہؑ کی سجادؑ اُٹھا لائے

کوئی جا کے سکینہؑ کو زنداں سے منا لائے
پردیس میں مادر کی نہ گود اُجڑ جائے





بلندئ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ سجاد علیہ السلام

لوگو ذرا ہٹ جاؤ

لوگو ذرا ہٹ جاؤ سجادؑ کو آنے دو
قرآن کے سہارے سے پردہ تو بنانے دو

ہاتھوں سے رسن کھولو زینبؑ نے یہ فرمایا
مجمع ہے لعینوں کا منہ ہم کو چھپانے دو

بے شیر علی اصغرؑ کربل کا پیاسا ہے
معصوم سکینہ کو پانی تو پلانے دو

فرزند سقیفہ کو اتنا تو کوئی کہہ دے
یہ ثانی زہراؑ ہے بلوے میں نہ آنے دو

معصوم یتیموں کا غازیؑ ہی سہارا تھا
پھر پیاسوں کو بھلا کر زینبؑ کو سلانے دو

آنسوں ہیں صفت جاری سجادؑ مہاری کے
دربار شرابی ہے زینبؑ کو نہ آنے دو

لوگو ذرا ہٹ جاؤ سجادؑ کو آنے دو
قرآن کے سہارے سے پردہ تو بنانے دو



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

لٹ رہی ہیں چادریں اور ہے قیامت کا سماں

لٹ رہی ہیں چادریں اور ہے قیامت کا سماں
ساتھ غازی بھی نہیں اور نا ہے غازیؑ کا نشاں

بن تیرے غازیؑ غریبوں پر یہ شب آئی ہے کیا
جل گئے خیام اور ہائے اٹھنے لگا غم کا دھواں

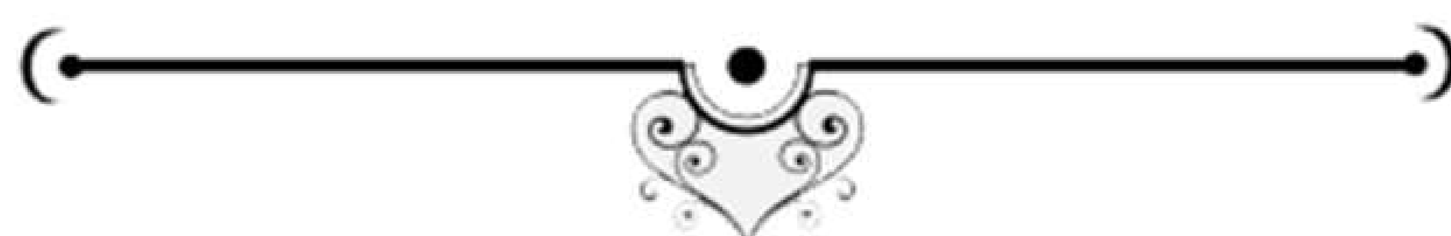
کھینچ کر یوں سینہ اکبرؑ سے برچھی شاہؑ نے
تھی کمر ٹوٹی ہوئی کڑیل سا بیٹا نوجواں

شمر نے جس دم اُتاری سر زینبؑ کی رِدا
کیوں قیامت ٹوٹی نہ اور کیوں گرا نہ آسماں

بعد بی بی کے غلاموں میں رہے سب صدا
شاہؑ کے غم نے کیا اسلام کا وعدہ نشاں

دوہڑے

کر قتل نماز نوں ظہر ویلے
دتی عصر دی شمر اذاں اے
لا خون صدا سادات دا وردیاں تے
ٹر لوگ نماز دے کام اے
او پڑھیاں ہن جماعت
جماعت قنات دے نہڑے
گیا یکدم تڑپ قرآن اے
جداں فوجیاں ختم نماز کیتی آئی زینبؑ سر عریاں





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

نیزہ سوار بھائی ایسے قرآن پڑھ

نیزہ سوار بھائی ایسے قرآن پڑھ
کوئی نہ دیکھ پائے مجھ کو برہنہ سر

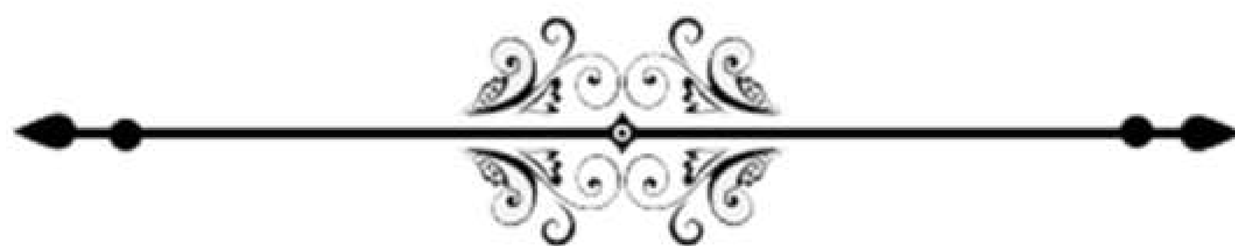
میں دیکھتی رہی ہوں تیری جنگ کربلا
اب میرا مرحلہ ہے آنکھیں نہ بند کر

برسات پتھروں کی سر ننگے بیبیاں
کتنا کٹھن ہے بھائی سادات کا سفر

تیری یاد میں ہے روتی سکینہ بازار میں
بھلائے اس کو کیسے جائے بہن کدھر

توقیر روزِ محشر گر چاہیے نگاہ
دل میں بسا لے اپنے شبیرؑ کی قبر

نیزہ سوار بھائی ایسے قرآن پڑھ
کوئی نہ دیکھ پائے مجھ کو برہنہ سر



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

سجادؑ کو یہ اُمت ایسے ستا رہی ہے

سجادؑ کو یہ اُمت ایسے ستا رہی ہے
زینبؑ کو سر برہنہ بازار لا رہی ہے

عباسؑ تم بھی آؤ اکبر میرا جواں ہے
شبیرؑ سے اُٹھائی نہیں لاش جا رہی ہے

زینبؑ نہیں بھولے گی یہ بات حشر تک کہ
شبیرؑ بے کفن ہے وہ شام جا رہی ہے

بھیا تیرے بازو مجھے رستے میں ملے ہیں
یہ کیا ہے یہاں تم ہو وہاں بازو تمہارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سکینہؑ
بابا مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

دیکھے تو نثار آج کوئی حر کا مقدر
دوزخ سے چلا آ گیا کوثر کے کنارے

خیمے سے نکلی رو کر کہتی ہوئی سکینہؑ
ہو گئی ہے شام بابا مجھے نیند آ رہی ہے

سجادؑ مر نہ جائے دربار میں جو زینبؑ
بالوں سے منہ چھپائے خطبے سُنا رہی ہے

سجادؑ ہوش میں آ نانا کی دیکھ امت
قتل حسینؑ کر کے خیمے جلا رہی ہے

ہاتھوں پر اُٹھا کر کہا شبیرؑ نے لوگو
بچہ میرا دم توڑتا ہے پیاس کے مارے

مارے ہیں طمانچے مجھے بالوں سے پکڑ کر
دُر کھینچ کے ظالم نے ہیں کانوں سے اُتارے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

سن کے بابا کی صدا جھولے کو تیرا چھوڑنا
اور تکبر حرملا کا مسکرا کے توڑنا

پھٹ گیا ماں کا کلیجہ دیکھ کر روئے خلیل
تان کر گردن صدا کی سمت تیرا دوڑنا

پھیر کر منہ چل دیئے عیسیٰ بھی موسیٰ اور یعقوبؑ
دیکھ پیکاں کو آتے رُخ نہ تیرا موڑنا

خون اصغرؑ لے کے ہاتھوں پے کہا شبیرؑ نے
بڑھ گیا خوں سے تیرے دیں کا مقدر جوڑنا

کر کے میری گود ویراں تم چلے اصغرؑ کہاں
نینوا کی سر زمیں پہ کیا بچھونا اوڑھنا

وقت آخر رو کے مولا نے کہا سردار یہ
دین احمدؐ کے لئے گر بھی پڑا ہے چھوڑنا

سن کے بابا کی صدا جھولے کو تیرا چھوڑنا
اور تکبر حرملا کا مسکرا کے توڑنا

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّل فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

شام ہائے شام

تیری امت کے زیور پہن کر
دیکھو نانا چلی ہوں میں شام
میں دیتی کفن تجھ کو بھیا
گر سر پہ ردا میرے ہوتی
گر ہوتے کھلے ہاتھ میرے
تیرے زخموں کو ہاتھوں سے دھوتی

پابند رسن سر برہنہ، پابند رسن سر برہنہ
دیکھو بھیا چلی ہوں میں شام
* تیرے بچوں کو لے کر گئی میں
شب بھر ساری روتی رہی ہوں
کبھی غازیؑ کا لہجہ بدل کر
میں پہرے بھی دیتی رہی ہوں

شام ہائے شام، شام ہائے شام

تیرے بچوں کو لے کر گئی میں
شب بھر ساری روتی رہی ہوں
ان بیوہ بہو بیٹیوں سے
کیوں کرتے نہیں ہو کلام

شام ہائے شام، شام ہائے شام

میرے عابدؑ پہ طاری غشی تھی
اور کلثومؑ سہمی کھڑی تھی
کبھی دیکھوں میں زخمی سکینہؑ
جس کے دامن میں آگ لگی تھی
کبھی روؤں میں اپنی ردا کو
کبھی دیکھوں میں جلتے خیام

شام ہائے شام، شام ہائے شام

جس زینبؑ کو تم نے برادر
کبھی نظریں اٹھا کر نہ دیکھا
ہاتھ رسی میں میرے بندھے ہیں
اور سر پر نہیں میرے چادر
کیسے کوفے میں جاؤں گی غازیؑ
جب مجمع میں آئے گا نام
شام ہائے شام، شام ہائے شام



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

واویلا صد واویلا اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ

واویلا صد واویلا اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا
چادراں لٹیاں خیمے سڑ گئے وچ کربل دے واویلا

اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا
غازی دے جد بازو لہہ گئے وچ کربل دے واویلا

پتر علیؑ دا سانگ تے چڑھیا وچ کربل دے واویلا
اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا

اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا
غازی دے جد بازو لہہ گئے وچ کربل دے واویلا

چادراں لٹیاں خیمے سڑ گئے وچ کربل دے واویلا
واویلا صد واویلا اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا

غازی دے جد بازو لہہ گئے وچ کربل دے واویلا
واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

پتر علیؑ دا سانگ تے چڑھیا وچ کربل دے واویلا
اُجڑ گئی اج ثانی زہراؑ وچ کربل دے واویلا

واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا
واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا واویلا صد واویلا

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر

بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ بچا لیا اے اسلام دا نظام اے

زینبؑ بچا لیا اے اسلام دا نظام اے
پاویں آپ بن کے قیدی وگھنا پیا اے شام اے

کل رات میں نہ آئی تیری لاش تے حسینؑ اے
سر دی ردا وی لٹ لئی مجبور ہوئی بھین اے

تیرے کفن دفن دا نئیں کوئی انتظام اے
اگ خیمیاں نوں لگ گئی کیویں بال میں بچاواں
جل جاواں یا کھلے سر خیمے چوں باہر آواں
دس کی کراں میں عابدؑ تو وقت دا امام اے

وعدہ اے خون تیرا ویرن چوبن نہ دے ساں
گلیاں بازاراں دے وچ تبلیغ اینج کرے ساں
کر لازوال دے ساں شبیرؑ تیرا نام اے

ویراں دی موت دے غم زینب نوں اینج مکا دے
وارث بتولؑ نوں ہائے زندان شام کھا گئے
درداں دی ماری زینبؑ کر سکدی نئیں قیام اے

اے تخت تے یزید اے میں ہاں بتول زادی
کرسی نشین سب نیں دربار وچ شرابی
فاسق دے نال ویرن کیویں میں کراں کلام اے

تاریخ انبیاءؑ وچ ملدی نئیں مثال اے
بازاراں وچ کھلے سر آوے نبی دی آل اے
ناموس مصطفیٰؐ دا نئیں کیتا احترام اے

تنویرؔ رسیاں پا کے مقتل دے وچ ہے آئی
لبدی رہی بھرا نوں مقتل بہوں دیر زہرا جائی
گل ویر نوں نئی لایا بس کیتا اے سلام اے
زینبؑ بچا لیا اے اسلام دا نظام اے

شاعر: تنویر حسین
سوز و نوحہ خواں: العباس کٹڑی باوا لاہور 1992ء


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَهُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ دی اسیری دا کی حال سناواں

زینب دی اسیری دا کی حال سناواں
نا ویر رہے سر تے نہ سر تے رداواں

جیکوں ویر دی میت توں نے جھڑکاں اٹھایا اے
کر قید مسلماناں بازار پھرایا اے
دن ویکھیا یثرب دا نا شہر نا راہواں

تک لاشہ اکبر نوں جھڑی رو رو کے کہندی سی
ٹوٹیا جگر ای بچھڑا تینوں لاتی میں مہندی سی
دس کیویں میں صغرا نوں دے خبر پہنچاواں

گئی ویر نوں ملڑے لئی دریا دے کنارے تے
پردیس وچ آئی سی اک تیرے سہارے تے
آکھے ویر نہ لبیاں نیں مینوں تیریاں باواں

دربار شرابی دے جدوں پیش میں ہوواں گی
کر یاد تینوں غازیؑ بازاراں چہ روواں گی
تو نال نیوں ہونا کیویں شام نوں جاواں

کیویں شام دے موڑاں تے پڑھ خطبے نبی زادی
جیدے ویر اٹھاراں سن نائب سی اودا راضی
افسوس مسلماناں، افسوس مسلماناں کیتیاں نا حیاواں

برباد کوئی جگ تے شالا بھیڻ نا اینج ہوئے
نا ویر مرن جس دے رج ویراں نوں رووے
سردار نبی زادی ایہو منگدی دعاواں

زینب دی اسیری دا کی حال سناواں
نا ویر رہے سر تے نہ سر تے رداواں


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ اہل بیت علیہا السلام

اے ارضِ کربلا تیرے مہمان کیا ہوئے

اے ارضِ کربلا تیرے مہمان کیا ہوئے
اُن کے حرم اسیر ہوئے بے ردا ہوئے

بیمار صغراؑ رہ گئی تنہا مدینہ میں
آباد تھے ہمیشہ سے وہ گھر تباہ ہوئے

اصغرؑ کو لے کے گود میں خیمے سے نکلے شاہؑ
آئے نا ماں سے ملنے کو ایسے جدا ہوئے

برچھی جو نکلی سینہ اکبرؑ کو چیر کر
تکمیل کربلا ہوئی دیں پر فدا ہوئے

اُس وقت یاد آئے سکینہؑ کو با وفا
منہ پر ستم طمانچوں کے جس دم رواں ہوئے

صفدر سرِ حسینؑ سے بہتا رہا لہو
قطرے جو ملے خاک میں خاکِ شفا ہوئے

اُن کے حرم اسیر ہوئے بے ردا ہوئے
اے ارضِ کربلا تیرے مہمان کیا ہوئے

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اے شام غریباں

اے شام غریباں، اے شام غریباں، اے شام غریباں
سادات کے خیموں سے اُٹھتا ہے کیوں دھواں
اے شام غریباں، اے شام غریباں

کیوں روتی ہے کیوں خاک پہ سوتی ہے سکینہ
خیام سے آتی ہے صدا ہائے مدینہ
بکھرے ہوئے لاشے ہیں کیسا ہے یہ سماں

اصغرؑ کا نا جھولا ہے نہ اکبر کی اذاں ہے
کیوں چاندی شب میں یہ اندھیرے کا سماں ہے
کیوں پہرے پہ زینبؑ ہے عباسؑ ہے کہاں

اے شام علم تو نے یہ کیا کر دیا بن میں
تطہیر کی وارث کو کھلے سر کیا بن میں
یہ گھر نا اگر ہوتا جاتی تو پھر کہاں

اے شام غریباں، اے شام غریباں، اے شام غریباں
سادات کے خیموں سے اُٹھتا ہے کیوں دھواں
اے شام غریباں، اے شام غریباں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ اہل حرم علیہا السلام

اک بوند نہ تھا شہہ کے بچوں کے پلانے کو

اک بوند نہ تھا شہہ کے بچوں کے پلانے کو
پانی تھا دکھانے کو پانی تھا بہانے کو

جب تک وہ نبی زادےؑ مہمان رہے صحرا کے
یا پیاس تھی پینے کو یا بھوک دکھانے کو

اے شام یہ صغراؑ ہے اک ریت کے ہجرے میں
ہر شام جو آتی ہے اک شمع جلانے کو

شہہ جانے نہیں دیتے میداں میں کسی کو بھی
ہے وجہا یہی شاید حرؑ ہے ابھی آنے کو

سجدے میں نویدؔ اس نے سر ہی نہ دیا خالی
چادر بی بی زینبؑ کی اسلام بچانے کو

اک بوند نہ تھا شہہ کے بچوں کے پلانے کو
پانی تھا دکھانے کو پانی تھا بہانے کو

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (باباصدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

غازی دی بھینڑ زینبؑ منگدی دعا ردا دی

غازیؑ دی بھینڑ زینبؑ منگدی دعا ردا دی
وچ کربلا دے لٹ گئی ملکہ شرم حیا دی

تیرے حکم دی میں غازی تعمیر اینج کرے ساں
ویراں دے شہر دے وچ پیدل چل کے ویں ساں

ہو گئی ہے بھینڑ تیری پیدل ٹرن دی عادی
جلتے خیام ویکھے روئیاں بتولؑ جائیاں

زینبؑ دے بازواں وچ ظالم جو رسیاں پائیاں
مر گئی مرن تو پہلاں ملکہ شرم حیاء دی

زندان آ گیا اے ہن بال میں کھلے ساں
ماتم بھرا دا رج کے وچ شام دے کرے ساں

سجادؑ دے جگر دا آکھے بتولؑ زادی
جل تیر مسکرایا جھڑا بول وی نئیں سکدا

اصغر نوں وچ سکھایا انداز اے مرن دا
جگ تے مثال کوئی نئیں اصغرؑ تیری ادا دی

پیاسا شہید ہویا نواسا رسولؐ دا اے
تنویر گھر اے جلیا دوبارہ بتولؑ دا اے

ہوئی کربلا دے بن وچ تکمیل حسبنا دی
غازیؑ دی بھینڑ زینبؑ منگدی دعا ردا دی

شاعر: تنویر حسین
سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑا ولی شاہ لاہور

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

گذرا تھا بیبیوں کو لے کر کہاں کہاں سے

گذرا تھا بیبیوں کو لے کر کہاں کہاں سے
آئے کھلے سروں پر پتھر کہاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

یا سیلیاں لگی تھیں یا رسیاں بندھی تھیں
زینب کے بازؤں پر آئے نشاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

باندھی گئی تھی بیڑی طوق گلوں سے کیسے
آتی تھی سانس کیسے کھنچتی تھی جاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

یہ کلمہ گو شرابی ہر اک قدم پہ ہوں گے
گزرے گی کیسے زینبؑ بے پردہ اب وہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

کھاتی رہی طمانچے کانوں سے خون جاری
رُخسار سے مٹے گے یہ نیل اب کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

سب پر نویدؔ کی تھی جس بار نے گرانی
وہ بار کھینچ لایا یہ ناتواں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

شاعر: احمد نوید

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

حیدرؑ کا مسلماں نے جو خون بہایا ہے

حیدرؑ کا مسلماں نے جو خون بہایا ہے
سر پر سے یہ زینب کے ہائے سایا اُٹھایا ہے

ضربت کی خبر آئی جس دم در حیدرؑ پر
زینب نے ردا تھامی بازو کو چھپایا ہے

شبیرؑ تیرے لاشے کو کون اُٹھائے گا
تو نے تو یہ بابا کا تابوت اُٹھایا ہے

کرنا ہے حوالے جو شبیر کو غازی کے
عباسؑ کو حیدرؑ نے نزدیک بلایا ہے

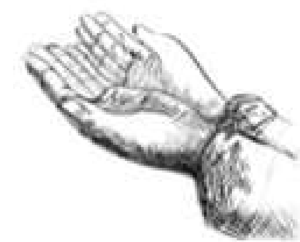
زینبؑ سے کوئی پوچھے اے کوفے کی شہزادی
کیوں باپ سے مرتے دم تک خود کو چھپایا ہے

شبیرؑ کو زینب نے ہی سر کی رِدا سمجھا
ماں کہہ کے ہی سرورؑ نے زینبؑ کو بلایا ہے

ماں کو بھی نویدؔ امت نے روکا تھا رونے سے
زینبؑ کے بھی رونے پر اب پہرا لگایا ہے

حیدرؑ کا مسلماں نے جو خون بہایا ہے
سر پر سے یہ زینب کے ہائے سایا اُٹھایا ہے

شاعر: احمد نوید


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

خون میں ڈوبا علم میداں سے جب لائے حسینؑ

خون میں ڈوبا علم میداں سے جب لائے حسینؑ
بولی زینبؑ اب رِدا چھن جائے گی ہائے حسینؑ

اپنے سینے سے سکینہؑ کو لگا کر رو دیئے
گو کے صابر تھے مگر نہ ضبط کر پائے حسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صرف تم ہی تو غم عباس میں روتی نہیں
زخم اتنے دل پے کھائے کیسے دکھلائے حسینؑ

تھا بہت شرمندہ تجھ سے وہ وفا پیکر چچا
کیوں نہیں لاشے کو لائے کیسے بتلائے حسینؑ

خون میں ڈوبا علم میداں سے جب لائے حسینؑ
بولی زینبؑ اب رِدا چھن جائے گی ہائے حسینؑ

گو کہ یہ غم ہے قیامت ضبط کرنا ہے مگر
کس طرح یہ زینب مضطر کو سمجھائے حسینؑ

خواہش جنت نہیں یہ کاش بس اتنا ہی ہو
مظہر دلگیر کو روضے پے بلوائے حسینؑ

خون میں ڈوبا علم میداں سے جب لائے حسینؑ
بولی زینبؑ اب رِدا چھن جائے گی ہائے حسینؑ


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کل ایمان کی شہادت سے ہے کعبہ ویراں

کل ایمان کی شہادت سے ہے کعبہ ویراں
چھا گئی احمد مختار کے گلشن پہ خزاں

سب نے دیکھا ہے کہ اسلام پہ جب وقت پڑا
سب کی خاطر ہوئے بس آل محمدؐ قرباں
باپ کا لے کے جنازہ چلے روتے حسنینؑ

اور کعبہ سے نظر ہیبت مادر کا سماں
سب کو سونپا ہے حسن کو مگر عباسؑ تمہیں
ہو گا جو وقت مصیبت میں حرم کا نگراں

آج پھر فاتح خیبر کو صدا دیتے ہیں
ان پہ دشوار ہوا جاتا ہے حفظ ایماں
بے خطا مار دیا کیوں ظالموں نفس رسولؑ

ظالموں ہل گئے ہیں ظلم سے یہ دونوں جہاں
کل ایمان کی شہادت سے ہے کعبہ ویراں
چھا گئی احمد مختار کے گلشن پہ خزاں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ جناب علی اصغر علیہ السلام

روے گا یاد کر کے اصغر نوں زمانہ

رو وے گا یاد کر کے اصغر نوں زمانہ
اصغر دا پانی منگنا حرمل دا پلانا

آکھے شبیرؑ میرے نایاب نے ہے گوہر
اکبر وی جدا کیتا نالے کھو لیا اے اصغر
اینج لٹیا مسلماناں زہراؑ دا خزانہ

رب دا خلیل آکھے مشکل کشاء دا لال اے
توں آپ تیرا اصغرؑ دوویں او بے مثال اے
مینوں اسماعیلؑ دے گل پھلیا چھری بلانا

شبیرؑ دے ہتھاں تے لگدا سی بہوں او پیارا
کیتا تیر نال زخمی قرآن دا او پارہ
کیویں ربابؑ سہہ گئی نیزے تے اُٹھانا

حسرت دے نال ویکھاں تینوں سینے نال لا کے
ایس واسطے رونی آں تینوں چولے میں پوا کے
میں جانڑنیاں اصغرؑ توں مڑ کے نئیں آنا

رو وے گا یاد کر کے اصغرؑ نوں زمانہ
رو وے گا یاد کر کے اصغرؑ نوں زمانہ

سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑاولی شاہ لاہور


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ماں دے دل دیاں ریجاں سر تینوں مہندیاں لاواں

ماں دے دل دیاں ریجاں سر تینوں مہندیاں لاواں
ڑ پیا اے چپ کر کے قاسم میں گُر لاواں

بیوہ ماواں جیوندیاں نیں پتراں دے سہارے
نا مرن کس ماں سے بچھڑے سہریاں والے
گھبرو پتر مرن تے جیوندے مر جانڑ ماواں

روے لاش تیری تے کبریٰ درد ستاویں
پا کے رسیاں کر بیٹھی اے شام تیاری
کیویں تیرے شگناں دا میں لاج بچاواں

لبدے نئیں ہتھ بنڑا تیرے مہندیاں والے
رُل گئے خاک چہ قاسم تیرے شگناں والے
کیویں ٹکڑے جوڑ تیری میں تصویر بناواں

ماں دے دل دیاں ریجاں سر تینوں مہندیاں لاواں
ڑ پیا اے چپ کر کے قاسم میں گُر لاواں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین ومومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ امام حسن علیہ السلام

سبط نبیؑ پہ کیسا یہ آخری سفر ہے

سبط نبیؑ پہ کیسا یہ آخری سفر ہے
لاشہ بھی مجتبیٰ کا یا ربّ لہو میں تر ہے

بعد نبی نا میں نے دُنیا میں چین پایا
مرنے کے بعد مجھ کو تربت نے بھی رولایا
شوہر کے تیغ ماری بیٹے کو سنگ پلایا
بابا ہمارے گھر پہ اُمت کی کیوں نظر ہے

شبیرؑ کربلا میں جب دین کو بچانا
اکبر کی طرح فدیہ قاسم کو بھی سجانا
ممکن نہیں ہے میرا کرب و بلا میں آنا
نصرت کو تیری بھائی حاضر میرا پسر ہے

غازیؑ سے کہہ رہے تھے شبرؑ یہ وقت رخصت
برسائیں تیر میرے لاشے پے گر یہ اُمت
کرنا نا جنگ بھائی میری ہے یہ وصیت
تجھ کو قسم وفا کی تو ہاشمی قمر ہے

آل نبی کی عظمت دل سے مٹا رہے ہیں
قرآن پر یہ قاری فتوے لگا رہے ہیں
مظلوم تیرے گھر کو بدعت بتا رہے ہیں
ان کی خطا نہیں ہے یہ خون کا اثر ہے

اولادِ مصطفیٰ پہ غم کی گھٹا ہے چھائی
خوشیاں نصیب میں نہ آل نبی کے آئیں
قبریں جدا جدا ہیں سادات کی بنائی
امت تیرے ستم سے بکھرا ہوا یہ گھر ہے

لاشہ بھی مجتبیٰ کا یا ربّ لہو میں تر ہے
سبط نبیؑ پہ کیسا یہ آخری سفر ہے

سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑاولی شاہ لاہور


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اہل حرم علیہم السلام

سبحان اللہ سبحان اللہ

آل نبی دربار میں حاضر ہوتی ہے
پڑھتی ہوئی نادِ علیؑ جس دم معصوم سکینہؑ روتی ہے

سبحان اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ

دوہڑے

جدوں جنج چڑھے علی اکبرؑ دی
اتے سوہنے سہرے پاوے

بلے نال رومال دے پلو سکینہؑ
احسان چہ بھنڑ تے لاوے

او مندری میری طرفوں
ہتھ علی اکبرؑ دے پاوے

میکوں کوئی نئیں شکوہ
علی اکبرؑ تے باہویں آوے یا نہ آوے

سبحان اللہ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان اللہ


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

آج دے گا کون پہرے

کوئی مرد جہاں، جہان تے کرن نئیں سکدا تے عباسؑ تے مانگ وفا اے
بلودی چاہ کوئی ویس کرے جیدا ناں جیدا نام رکھے زہراؑ
جدا ماشکی بن کے زیں تے چڑھیا تے گیا فصل توں اے تن شاہؑ اے
جیہڑا بچ پووے اودی خدمت کر کے، اودے وی اپنا وقت نبھا

ہائے شاماں پے گئیاں نیں، عباسؑ ویر آ جا
چدراں وی لہہ گئیاں نیں، آج دے گا کون پہرے

ہے رات نے انہیری ڈردے نے وال سوہنے
دریا دے پاسے تک تک تینوں یاد کر کے رونде

آ ویکھ پردے داراں، آ ویکھ پردے داراں
رو رو کے کہندیاں نے، آج دے گا کون پہرے
آج دے گا کون پہرے، ہائے شاماں پے گئیاں نے

وچ دشت نینوا دے پڑے ظلم دے انہیرے
میرے سر تے کوئی نئیں چادر کیویں میں دیواں پہرے
ویراں دیاں تے لاشاں بے کفن رہ گئیاں نیں
آج دے گا کون پہرے، ہائے شاماں پے گئیاں نے

پردے جناں دے غازیؑ تو آپ سی بنائے
سورج جناں نوں تک کے بدلاں چوں منہ لکائے
بالاں چہ منہ لگا کے منہ ڈھا کے بے گئیاں نے

شمر لعین نوں تک کے معصوم ڈر کے روندی
تیرا نام لے کے غازی رو رو تینوں بلاندی
یوں تے چہ پہرہ چاچا تیرے بعد پے گئیاں نے

وچ شام دے بازاراں ہونڑی اے کل خدائی
بے غیرتاں نے ہسنا رونی اے زہراؑ جائی
سردارِ پردہ داراں ہر ظلم سہہ گئیاں نے

آج دے گا کون پہرے، ہائے شاماں پے گئیاں نے
عباسؑ ویر آ جا چدراں وی لہہ گئیاں نیں

بلندئ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

عابدؑ پہ کربلا میں اِک رات ایسی آئی

عابدؑ پہ کربلا میں اِک رات ایسی آئی
گھر لٹ گیا ہے سارا پہرے پہ زہراؑ جائی

کل انبیاء نے دیکھا منظر یہ بے کسی کا
زہراؑ نے بال کھولے دل روتا تھا علیؑ کا
جب لاش شاہِ دیں نے اکبرؑ کی ہے اُٹھائی

میدان اصغرؑ نے بابا کے ساتھ آ کے
حیران ہوئے مرسل کھایا تیر مسکرا کے
مظلوم میرا بابا اصغرؑ نے دی گواہی

سجادؑ سا نا ہوگا مغموم زمانے میں
مصروف سب تھے ظالم خیموں کو جلانے میں
عابدؑ کو ختم کر گئی زینبؑ کی بے رِدائی

عابدؑ تیرے سفر میں قربان حال سارا
سر ننگے شام لایا کیسے قرآن سارا
سجادؑ نے یہ منظر خون رو کے ہے نبھائی

وہ لوگ سب مسلماں دربار میں کھڑے تھے
قاری نمازی حافظ قرآن بھی کھڑے تھے
کل ایماں کی بیٹی دربار میں جو آئی

کب جائیں گے وطن میں سجادؑ سے یہ کہتی تھی
رو رو کے یہ سکینہؑ ہائے پوچھتی رہتی تھی
یہ لوگ یتیموں کو کیوں مارتے ہیں بھائی

سن لو دعا حسن کی اے والیٔ مدینہ
ہمیں وہ زمیں دکھا دے جہاں سوئی نہ سکینہؑ
عبد کا صدقہ جس کو نہ شام راس آئی

سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑاولی شاہ لاہور



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ شہدائے کربلا علیہم السلام

اے چاند کربلا کے

اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھیں ہوں گے
اترے تھے اس زمیں پر عرش بریں کے تارے

اے چاند جلوہ گر ہے ہاشم کا چاند یہاں پر
خیرات روشنی کی لے لیجیو یہاں سے

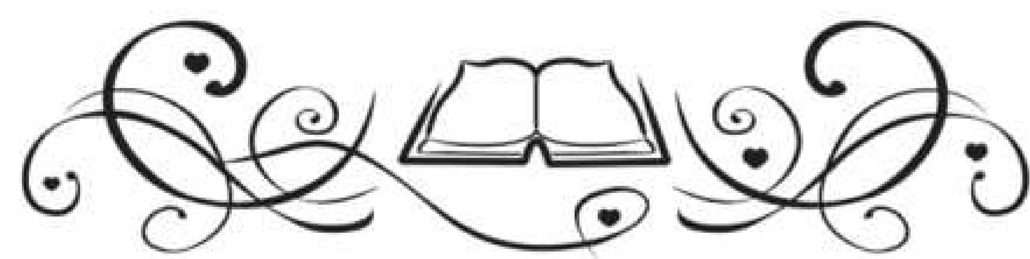
اے چاند اس زمیں پر رکھیو ہمیشہ ٹھنڈک
سوئے ہیں جو یہاں پر زہراؑ کے ہیں یہ پیارے

مارے یہیں پر بے دردیوں ستم سے
زینبؑ کے دونوں بیٹے مسلم کے دونوں پیارے

پامال ہو رہی تھی قاسمؑ کی لاش رن میں
عباسؑ اور سرورؑ چنتے تھے اُن کے ٹکڑے

اس سر زمیں پہ گذرا سرورؑ پے یہ بھی صدمہ
سینے پہ کھائی برچھی ہم شکل مصطفیٰ نے

اے چاند کربلا کے تو نے تو دیکھیں ہوں گے
اترے تھے اس زمیں پر عرش بریں کے تارے



شاعر و سوز: سید سبط جعفر زیدی

بلندی درجات: سبط جعفر، وصی حیدر، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

ہائے سجاد جو زنجیر پہن کر آئے

ہائے سجاد جو زنجیر پہن کر آئے
پھول آنے تھے مگر بدلے میں پتھر آئے

صرف کرتہ علی اصغر کا لیا زینبؑ نے
شامی لوٹا ہوا اسباب جو لے کر آئے

ایک ہنگام اُٹھا شامِ غریباں کی طرح
شہہ کا سر لے کے جو زندان میں ستم گر آئے

دھول سے چہرے اٹے تھے تھی رسن ہاتھوں میں
سرِ بازار وہ قیدی جو کھلے سر آئے

نوحہ کرتی ہے مدینہ میں یہ صغراؑ تنہا
خط ہی آیا نہ خبر آئی نہ اکبرؑ آئے

آؤ بابا ذرا زینبؑ کا کرو استقبال
سر کھلے کس طرح دربار کے اندر آئے

ہائے سجاد جو زنجیر پہن کر آئے
پھول آنے تھے مگر بدلے میں پتھر آئے


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ اہل حرم علیہم السلام

ہائے شام آگیا، کیا مقام آگیا، ہائے شام آگیا

اہل بیتؑ نبیؐ پر عجب وقت تھا عصر عاشور کو قتل سرورؑ کے بعد
آگ خیموں میں شہہ کے لگاتے ہوئے یہ ملاعیں سے کہتا تھا ابن سعد
کس کا ڈر ہے تمہیں آؤ جلدی کرو لوٹو سادات کو اذنِ عام آ گیا

اِک رسن میں بندھے سارے چھوٹے بڑے ان میں بوڑھے بھی تھے اور کمسن بھی تھے
بیبیاں اور باقرؑ سکینہؑ بھی تھے کچھ کے بازو بندھے اور کچھ کے گلے
کوئی تھک کر جو بیٹھا تو ظالم وہیں تازیانہ لئے گام گام آ گیا

کربلا کوفہ اور راہِ کوفہ کو بھی کب بھلا پائے اہل حرم جیتے جی
راہ دربار و بازار و زنداں کبھی جس میں اشرار نے سنگ باری بھی کی
پر نہ قابو رہا جب اسی راہ میں مشہد مسلم تشنہ کام آ گیا

پہنچے جب شام میں لٹ کے اہل حرم جانے کیا بات تھی دل سنبھلتے نہ تھے
از مدینہ تا کوفہ جو لگتے رہے زخم بھرتے نہ تھے اشک تھمتے نہ تھے
بولیں سجادؑ سے زینبؑ خستہ تن بیٹا یہ کیا مقام آ گیا

رو کے سجادؑ نے یہ کہا اے پھوپھی اس سے آگے کہیں اور جانا نہیں
اب یہیں سے رہائی ملے گی ہمیں میرا بھی امتحاں پورا ہو گا یہیں
ہم سے بچھڑے گی بالی سکینہؑ جہاں وہ مقام آ گیا ہائے شام آ گیا

کربلا کوفہ اور شام میں لٹ گیا سب بھرا گھر بتولؑ اور حسنینؑ کا
چادر زینبؑ و ام کلثوم سے پردہ امت کا اور دین کا رہ گیا
کاش آئے ندا جس کے تھے منتظر سبط جعفر وہ ذوالانتقام آ گیا

شاعر وسوز: سید سبط جعفر زیدی

بلندی درجات: سبط جعفر، وصی حیدر، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

﴿بی بی صغرا سلام اللہ علیہا﴾

جاواں میں نال تیرے کوئی تدبیر بنا

جاواں میں نال تیرے کوئی تدبیر بنا
اینج بھینڑاں نوں کدی چھوڑ کے جاندے نئی بھراں

ایدی مرضی ہے میری بھینڑ میرے نال ہووے
وعدہ کرنیاں ہوواں نال نہ اصغر رو وے
آکھ بابے نوں میری گل چوں وے باہنواں نہ چھوڑا

سارے ویڑے توں لگنا اے سب توں پیارا
توں نبی پاکؐ دی تصویر ہے کوئی لا چارا
مانواں تے بھینڑاں رلے میرا وی چا نام لکھا

پھپھیاں دے میں ودھی بال کھڈے ساں اکبرؑ
توڑے بیمار ہاں شکوہ نہ کرے ساں اکبرؑ
ٹردی ویساں میں ویرن پاویں نہ محمل تے بٹھا

آس میری اے تینوں ویر میں سہرا لاواں
ہووے چوگرد میرے بھینڑاں تے پھپھیاں مانواں
ویکھ بیٹھی آں میں تیری شادی دی پوشاک بنا

ایناں آساں تے امیداں تے میں جیوندی رئیاں
میں تیرا سہرا خیالاں چہ سجاندی رئیاں
لیلیٰ دا لال جیویں للہ وچھوڑے توں بچا

 شاعروسوز : بابالال حسین حیدری


بلندیٔ درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی امِ رُباب سلام اللہ علیہا

رو رو کے جھولاتی ہے جھولا علی اصغرؑ کا

رو رو کے جھولاتی ہے جھولا علی اصغرؑ کا
اصغرؑ کو تصور میں ماں لوری سُناتی ہے

کچھ دیر میں اے بانو یہ مانگ بھی اُجڑے گی
بس گود ہی کب تیری خالی ہوئی جاتی ہے

اصغر کی نشانی تھا جو جل گیا وہ جھولا
اب رات کو جھولے کی پہلو میں چھپاتی ہے

دوڑے لئے جاتی ہے اصغر کے لئے پانی
پانی سے سکینہؑ دامن کو بھجاتی ہے

جب پوچھتی ہے صغرا لائی ہو سفر سے کیا
زینبؑ اُسے اصغر کا بس کرتہ دکھاتی ہے

سائے میں نہیں بیٹھی پھر ماں علی اصغر کی
بس دم ہی نکلتا ہے جب سائے میں جاتی ہے

اس در سے نویدؔ ایسی توفیق عطا ہو جب
تاثیر کہیں جا کے تب حرف میں آتی ہے

رو رو کے جھولاتی ہے جھولا علی اصغرؑ کا
اصغرؑ کو تصور میں ماں لوری سُناتی ہے

شاعر: احمد نوید


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

منظر یہ دیکھ کر سجادؑ رو پڑا

منظر یہ دیکھ کر سجادؑ رو پڑا
جب ثانی زہراؑ کو دیکھا تھا بے رِدا

جکڑی ہوئی رسن میں زہراؑ کی بیٹیاں تھیں
ٹوٹا ہوا پڑا تھا پرچم عباسؑ کا

شبیرؑ کے سینے پر تھی جس کو نیند آتی
تھے کان اُس کے زخمی دامن جلا ہوا

ہم کیوں نہ سر کو پیٹیں، کیوں کر نہ خوں بہائیں
زہراؑ کی لاڈلی تھی بازار بے حیاء

بے گور و بے کفن ہیں اہل حرم کے لاشے
قبریں بناتی دیکھیں سہراؤں کی ہوا

آئے نا ماتمی پر یا رب کوئی مصیبت
ہے تیری بارگاہ میں توقیرؔ کی دُعا

منظر یہ دیکھ کر سجادؑ رو پڑا
جب ثانی زہراؑ کو دیکھا تھا بے رِدا

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

صغریٰ نے خط لکھا اکبر تو لوٹ آ

صغریٰ نے خط لکھا اکبر تو لوٹ آ
تیرے سوا بہن کا ہے کون آسرا

جس دن سے تم گئے ہو راہوں میں ہی نظر ہے
جیتی ہوں کس طرح میں تم کو کہاں خبر ہے
گھٹ گھٹ کے مر رہی ہوں بھائی مجھے بچا

روضہ مصطفیٰ میں جا کر دیئے جلائے
پردیس جانے والے تم لوٹ کر نہ آئے
کب میں دیکھوں اکبرؑ تیرے نشانِ پاء

سب ہاشمی گھروں پہ بھائی کفل پڑے ہیں
ہر سمت ہے نرانی سب یاس سے بھرے ہیں
کس کو بلائے صغرا کوئی نہیں میرا

جب بھی کسی بہن کے سنگ دیکھتی ہے بھائی
بیمار کو ستائے اکبرؑ تیری جدائی
آ جاتے تم سے پہلے آ جائے نہ قضا

سب اپنی اپنی بہنوں کو ساتھ لے گئے ہیں
پھر کیوں مجھے جدائی کے داغ دے گئے ہیں
کیسے جئے گی صغرا کوئی تو سوچتا

کل رات سو گئی تو سپنا عجیب دیکھا
کبریٰ بہن کا میں نے بکھرا نصیب دیکھا
شرم و حیا کی ملکہ دیکھی ہے بے رِدا

ارض و سماں کی جب تک ہے سانس میں روانی
توقیر ماتمی کی جب تک ہے زندگانی
اکبرؑ کے قاتلوں پہ لعنت کی ہے سزا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

وضو کر کے شہید کربلا نے خونِ اصغر سے

وضو کر کے شہید کربلا نے خونِ اصغر سے
کٹایا سجدۂ خالق میں سر بے آب پنجہ سے

ذرا آواز دو عباسؑ کو جا کر ترائی میں
کہ بچے پانئ کوثر کے پانی کے لئے ترسے

کمانیں ڈکھ گئیں آنکھوں سے آنسو ہو گئے جاری
کہ کیا کچھ کہہ دیا اصغر نے خاموشی میں لشکر سے

خدایا تیری دُنیا میں یہ کیسا انقلاب آیا
رِدائیں چھن گئیں ہیں زینبؑ و کلثومؑ کے سر سے

گلے ملتے ہوئے کچھ ایسے سے دیر سے بچھڑے ہوئے ساقی
کچھ ایسے حرملا کا تیر ملتا حلق اصغر سے

درِ خیمہ سے یوں نکلی سواری شاہِ بے کس کی
نکلتا ہو جنازہ جس طرح کوئی بھرے گھر سے

وضو کر کے شہید کربلا نے خونِ اصغر سے
کٹایا سجدۂ خالق میں سر بے آب پنجہ سے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زہراءؑ روئی کیوں کر یا رب بھرے دربار میں

زہراءؑ روئی کیوں کر یا رب بھرے دربار میں
حق مانگنے کو آئیں جب مجمع اغیار میں

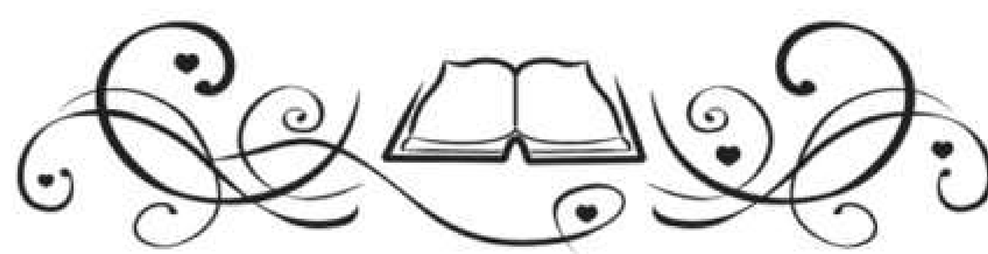
دربار گئیں مادر تطہیر کی چادر سر پہ لئے
تشہیر ہوئی بیٹی کی شام کے بازار میں

تعظیم فاطمہؑ میں احمدؐ تو کھڑے ہو جاتے تھے
بن کے سوالی زہراءؑ ہے کیوں کھڑی دربار میں

پہلو کیا جب زخمی محسن کی شہادت ہوگئی
کہرام ہوا برپا اس گھر کے در و دیوار میں

حق غضب کیا زہراءؑ کا بعدِ نبیؐ بے دینوں نے
تھا جھوٹ گھڑا سب نے ان فطرت کے انکار نے

زہراءؑ روئی کیوں کر یا رب بھرے دربار میں
حق مانگنے کو آئیں جب مجمع اغیار میں





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آ گئی شام شام کا وہ شہر

آ گئی شام شام کا وہ شہر سر پہ زینبؑ کے کیوں نہیں چادر
کلمہ گو کیوں حیا نہیں کرتے ظلم کرتے ہیں کیوں نہیں ڈرتے
روزِ محشر میں رُوبرو رسولؐ ظلم اپنا کریں گے کیسے قبول
ساتھ زہراؑ کے آئے گی زینبؑ رکھ کے جھولی میں بھائی کا اپنا سر
کلمہ گو کیوں حیا نہیں کرتے ظلم کرتے ہیں کیوں نہیں ڈرتے
روزِ محشر میں رُوبرو رسولؐ ظلم اپنا کریں گے کیسے قبول
ساتھ زہراؑ کے آئے گی زینبؑ رکھ کے جھولی میں بھائی کا اپنا سر
کلمہ گو کیوں حیا نہیں کرتے ظلم کرتے ہیں کیوں نہیں ڈرتے

کر دیا دین کی بقا کے لئے گھر لٹایا ہے لا الہ کے لئے
میرا شبیرؑ بے مثال ہوا گر نہ اُمت کو کچھ خیال ہوا
بعد طاہر زمین روتی رہی میرے شبیرؑ کا دیکھ کے صبر
کوئی نیزے پہ پڑھ رہا ہے قرآن آلؑ پر ہے کیسا قیامت کا سماں

آبلہ پا کوئی پابند رسن خون روتے ہوئے کہتا ہے سفر
بے رِدا لوگو نبی زادی ہے پردہ کرتے ہیں جس سے شمس و قمر
ہائے دربار ہے لعینوں کا کس قدر شور ہے کمینوں کا
سر برہنہ ہے زینبؑ و کلثومؑ بے حیا طوق اشقیاء کا ہجوم

رو کے فضہؑ یہ کہہ رہی ہے سُنو پھٹ نہ جائے میرے عابدؑ کا جگر
تھک گئیں شام شام کی گلیاں آلِ احمدؐ کی با حیاء کلیاں
منہ کو بالوں سے کیوں چھپاتی ہے خطبے رو رو کے کیوں سُناتی ہے
کس طرح شام تیری راہوں میں کر کے پہنچی ہیں کربلا کا سفر

رکھ کے کانوں پہ ہاتھ رکھ کہ وہ روتی ہے جس طرح خاک پہ وہ سوتی ہے
جس کو سینے پہ نیند آتی ہے رو کے بابا کو وہ بلاتی تھی
مر کے سردار وہ مر گئی تنہا پرسہ بابا ساقیِ کوثر
کلمہ گو کیوں حیا نہیں کرتے ظلم کرتے ہیں کیوں نہیں ڈرتے

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

آجا تو ویر اکبرؑ بیٹھی ہاں مل کے راہواں

آ جا تو ویر اکبرؑ بیٹھی ہاں مل کے راہواں
اینج ہور کوئی نہ بچھڑے منگی آں میں دُعاواں

میرے دل نوں کیتا زخمی ہائے تیریاں جدائیاں
کھڑے دن دا ٹر گیا توں مینوں نیدراں نئیں آئیاں

میرے وین سُن کے اکبرؑ ہائے روندیاں ہواواں
مہمان چند دناں دی رو رو پکارے ویر اے

تیرے سر تے ویکھاں سہرے بارش بیمار اے ویر اے
مینوں ٹر کے دے گیا توں ہائے کیسیاں سزاواں

رب جانے تینوں کیویں میری یاد بھل گئی اے
آ ویکھ بھنڑ تیری آواز رُل گئی اے

سینے زخم تینوں میں کی کراں وکھاواں
اِک خاب نے ڈرایا ہر ویلے ویر روندی

میں ویکھیا پھپی نوں بالاں چہ منہ لکاندی
تعبیر کوئی نئیں دسدا کینوں خاب میں سناواں

شالا نا سیداںؑ تے اینج ظلم کوئی ہووے
بیمار بیٹھی کلی راہواں دے وچ نہ رووے

سردارؔ جھولی چُک کے منگدا اے اے دُعاواں
آ جا تو ویر اکبرؑ بیٹھی ہاں مل کے راہواں

شاعر: یوسف سردار


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بھیناں نوں مان ہوندے ویراں دیاں باواں دے

بھیناں نوں مان ہوندے ویراں دیاں باواں دے
نئی ویر رئے سر تے نا سائے رداواں دے
آ گئی اے ویر غازیؑ اج رات غم دی کالی

بابل نوں ڈھونڈی اے سینہ پہ سونڑ والی
دس ویر سکینہؑ نوں اج کیویں مناواں گے
میں شام ٹر پئیاں باواں چہ پا کے رسیاں

سنڑ تیریاں وفاواں رونا جہان غازیؑ
اٹھ گئے نیں مان غازیؑ ہائے تیریاں باواں دے
اٹھ گئے نیں مان غازیؑ ہائے تیریاں باواں دے

ہائے ظالماں نے ماواں گردن تے ڈالی رسیاں
کیویں ویر میں کراں گی بند اوتھیاں راہواں دے
پاویں ویر سن اٹھارہ میرا مان توں اے غازیؑ

میں شام ویکھنی اے ہائے ویر پہلی واری
رونا اے خون غازیؑ آ ویکھ لے مہاری
ہونڑے نیں سر تے سائے پتھراں دیاں چھاواں دے

مینوں روک آکھدی اے تیری لاڈلی سکینہؑ
میرے منہ تے کیوں چپیڑاں ہائے ماردا کمینہ
دس کی جواب دیواں ہائے ایدیاں ہاواں دے

اے کنیز فاطمہؑ دا صدقہ میری دُعا اے
تیرے غم دے باج مولا ہور غم نہ کوئی آئے
سردارؔ رو کے آکھے ہائے نال دُعاواں دے

بھیناں نوں مان ہوندے ویراں دیاں باواں دے
نئی ویر رئے سر تے نا سائے رداواں دے
بھیناں نوں مان ہوندے ویراں دیاں باواں دے


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

شام کے زندانوں میں

کس طرح قید کٹی شام کے زندانوں میں
بے ردا روتی رہی نانا مسلمانوں میں
مار ڈالا تیرے شبیرؑ کو بے جرم و خطا
پہرے دیتی رہی نانا میں بیابانوں میں

مجھ کو بازار کو منظر نا کبھی بھولے گا
مجھ پے پڑتی رہی مہکی غیا بیگانوں میں
بیٹھے دربار میں تھے مل کے شرابی سارے
با حیا کوئی نا تھا وقت کے سلطانوں میں

میں بھی روتی رہی دربار میں نانا کی طرح
وہ سقیفہ کے بنائے ہوئے ایوانوں میں
گھر تیرا لوٹ کے پڑھتے رہے کلمہ ظالم
نام لیتے رہے نانا تیرا آذانوں میں

گرچہ قاتل ہے شیعہ پر کہ کہو تم کیا ہو
جھانک کر دیکھو کرو اپنے گریبانوں میں
وہ تو شبیرؑ کو روئیں گے نا سردارؔ کبھی
جو بھی کم ظرف ہیں اور دوست ہے ایمانوں میں

کس طرح قید کٹی شام کے زندانوں میں
بے ردا روتی رہی نانا مسلمانوں میں
مار ڈالا تیرے شبیرؑ کو بے جرم و خطا
پہرے دیتی رہی نانا میں بیابانوں میں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ماں کہتی ہے رو رو کے زنداں میں خدایا

ماں کہتی ہے رو رو کے زنداں میں خدایا
کوئی صاحب اولاد کفن لے کے نہ آیا
گر ہوتی رِدا سر پہ تیرا کفن بناتی
ماں تیری مجبور ہے اور دیس پرایا

ہائے دُر بھی چھنے اور طمانچے بھی ہے کھائے
جب سر پہ سکینہؑ کے اُٹھا باپ کا سایہ
زندہ کھے زنداں رہی معصوم ٹڑپتی
افسوس مسلماں کو ذرا رحم نا آیا

کانوں کو چھپا لیتی نظر آتا شمر جب
معصوم کو ظالم نے کچھ ایسے ڈرایا
سوتی تھی کبھی باپ کے سینے سے لپٹ کر
ہائے خاک کے بستر پہ اُسے کس نے سُلایا

نا آئے مسلمان جنازہ بھی اُٹھانے
ہائے آلِ محمدؐ پہ کیا وقت ہے آیا
تھے ہاتھ بندھے کیسے وہ بیمار کے دونوں
پھر کس طرح عابدؑ نے ہے میت کو اُٹھایا

ظلمت کے اندھیروں میں وہ آخری ہچکی
سجادؑ نے جب آ کے سکینہؑ کو جگایا
اصغر کو دفن شاہ نے بے کفن کیا تھا
زندان میں سکینہؑ پہ وہی وقت ہے آیا

محتاج کفن کیوں تیری میت تھی سکینہؑ
ہائے شام کے لوگوں کو ذرا ترس نہ آیا
محشر میں وہی لوگ جہان غم میں جلیں گے
جن لوگوں نے زہراؑ کے بھرے گھر کو جلایا

ہائے گلشن زہراؑ کی ہے نایاب کلی کو
سردارِ لعینوں نے ہے زنداں میں رُلایا
ماں کہتی ہے رو رو کے زنداں میں خدایا
کوئی صاحب اولاد کفن لے کے نہ آیا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّل فَرَجھُم وَسَھِّل مَخرَجھُم وَالعَن اَعدَاءھُم

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

قیدی بنی کھڑی ہے کربل میں زہرا ثانی

قیدی بنی کھڑی ہے کربل میں زہرا ثانی قیدی بنی کھڑی ہے کربل میں زہرا ثانی
بھولے گی کیسے زینبؑ ہائے بعد از نبیؐ جو کی امت نے مہربانی

زہراؑ بھی دعائیں دیتیں مولاؑ سے اجر ملتا اس کام کے صدقے میں فردوس میں گھر ملتا
کربل میں مسلمانوں ہائے دو گھونٹ پلا دیتے اصغر کو اگر پانی

پابند رسن زینبؑ چادر بھی نہیں سر پہ ٹوٹی ہے قیامت وہ زہراؑ کے بھرے گھر پہ
بازو بندھے ہوئے ہیں ہائے حیدرؑ کی بیٹیوں کے ہے شام کو روانی

کربل نہ گئی بی بی بیٹھی ہو مدینے میں ہائے برچھی لگی کیسے تیرے بھائی کے سینے میں
مر جائے گی صغراؑ تو ہائے زینبؑ نے جب سنائی اکبرؑ کی کہانی

ماتم نماز تیری قائم نماز کر لو زہراؑ کی دعاؤں سے دامن کو اپنے بھر لو
مولاؑ کا ذکر کرنا ہائے زینبؑ کو رونا اختر مومن کی ہے نشانی

قیدی بیمار سیدؑ آنکھوں سے لہو جاری زینبؑ کی اسیری پہ رویا ہے عمر ساری
بھولا ہے مرتے دم تک ہائے کر کے یاد رویا اکبرؑ کی نوجوانی

سیدانیوں نے کھولے کیسے گھروں کے تالے جو کر گئی تھی صغراؑ بیمار کے حوالے
آباد پھر ہوئے نہ ہائے سادات کے گھروں کی ایسی ہوئی ویرانی

شہر نبیؐ میں جاؤں یہ نام تک نہ لوں گی جب تک رہوں کی زندہ زینبؑ کے سنگ رہوں گی
فضہ نے حسب وعدہ ہائے زینبؑ کی لحد پہ ہی چھوڑی ہے دنیا فانی



بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

رب خیر کرے میرے ویراں دی مینوں خاب ڈرونا آیا اے

رب خیر کرے میرے ویراں دی مینوں خاب ڈرونا آیا اے
رب جانڑے کیوں علی اکبرؑ دے قدماں نے رنگ بدلایا اے

پوچھا عونؑ میں دادی سلمہؑ نوں مینوں نام خدا دے ہسدا سی
میرے سہریاں والے اکبرؑ دا کیوں خط نہ ہن تائیں آیا اے

میں خاب دے وچ میرا چن ویرن اصغر دا پینگا تکیا اے
کھنچے ڈور سکینہؑ رو رو کے مینوں اصغر نظر نہ آیا اے

میرے پیئو دی پاک امانت نوں ذرا دادی سلمہ ویکھ تے سہی
اینج لگدا اے اودا مٹیاں نے اج اپنا رنگ بدلایا اے

مینوں چھڈ گیا روندی وطناں تے کر وعدہ اکبرؑ آون دا
ایس وعدے نے ہائے صغراؑ نوں وچ کفر دے خوں روایا اے

میں ویکھیا خاب وچ چن ویرن تیرے سینے وچ پھل برچھی دا
اس خاب نے اکبرؑ اُجڑی نوں ہائے جیوندیا مار مکایا اے

آکھے دادی سلمہؑ روز مینوں اے خاب نئیں صغراؑ سچ ہوندے
پر رب جانڑے کیوں آنکھیاں نے انجواں دا می برسایا اے

سردارؔ عجیب او منظر سی جدوں پتر جوان دی لاش اُتے
شبیرؑ اے رو کے کیندا سی اُٹھ خط صغراؑ دا آیا اے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

امام سید الساجدین علیہ السلام

سجادؑ خون رو کے کہتا تھا ہر بشر سے

سجادؑ خون رو کے کہتا تھا ہر بشر سے
ماحول ہے شرابی گذروں میں اب کدھر سے

یاد آتا تھا سفر میں بابا کا اُس کو سینہ
جب دیکھتی تھی مسلماں نہ روتی تھی سکینہؑ

چہرے کو چھپا لیتی ظالم شمر کے ڈر سے
آئی کوفے جب کھلے سر غازیؑ کی آقا زادی

تطہیر کی وارث کو کسی نے بھی نہ رِدا دی
نکلی اُجڑ کے زینبؑ باباؑ کے ہی شہر سے

تنہا سکینہؑ کیسے اُمت کی تھی نبھاتی
دیواروں سے ٹکرا کے بابا کو ہے بلاتی

مر گئی ہے جُدا ہو کے شبیرؑ مسافر سے
یہ زندگی تو اس کی کبھی نہ سکوں سے ہو گی

محشر میں بھی شفاعت اُس کی حسن نہ ہو گی
اک بار گرا دے گی جسے فاطمہؑ نظر سے

ماحول ہے شرابی گذروں میں اب کدھر سے
سجادؑ خون رو کے کہتا تھا ہر بشر سے

سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑاولی شاہ لاہور

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

سنڑ ویر بھنڑ تیری ہر ظلم سہہ گئی اے

سنڑ ویر بھنڑ تیری ہر ظلم سہہ گئی اے
قیداں تے مک گئیاں نیں کیویں جیوندی رہ گئی اے

کیویں ڈساں میں تینوں جھڑی میرے نال ہوئی
مجبور ساں میں ویرن رج کہ نہ تینوں روئی
تیری بھنڑ نوں اے ویرن حسرت اے رہ گئی اے

پتھراں توں تیرا لاشہ دس ویر کیویں کڈدی
ہوندی رِدا جو سر تے تیری لاش ویر کڈدی
تیرے باج خیماں تے ہائے لوٹی پے گئی اے

باواں چہ پا کہ رسیاں جدوں ٹوریا سپائیاں
غازیؑ نوں یاد کر کے ہائے روئیاں زہراؑ جائیاں
سانوں قید کر کے اُمت بازار لے گئی اے

نیزے توں ظالماں نے ہائے کھو لیا سی پردہ
نیزے تے ویر تیرا سر سی قرآن پڑھدا
مینوں شام دی اے منزل بڑی اوکھی پے گئی اے

تینوں یاد کر کے ویرن روندی رئی سکینہؑ
بند قید کر دیتا سی زندان وچ لعیناں
سینے تے سونڑ والی زندان جہ رہ گئی اے

کر لے قبول مولاؑ سردارؔ دی دُعا نوں
دیواں میں روز پرسہ ہائے ملکہ حیا نوں
نیزے دے نال چادر جیدے سر توں لہہ گئی اے

کیویں ڈساں میں تینوں جھڑی میرے نال ہوئی
مجبور ساں میں ویرن رج کہ نہ تینوں روئی
تیری بھنڑ نوں اے ویرن حسرت اے رہ گئی اے

سنڑ ویر بھنڑ تیری ہر ظلم سہہ گئی اے
قیداں تے مک گئیاں نیں کیویں جیوندی رہ گئی اے

بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ اہل بیت حرم علیہم السلام

یثرب سے ہیں آئے کربل کو بسانے

اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے
ہم شکل پیمبرؐ کے لاشہ پہ گئے شہہ

خط صغراؑ کا لے کر اکبر کو سُنانے
حر آیا تھا جو در پر ہوا پل میں سکندر

کی بندہ نوازی محبوب خدا نے
ہاتھوں پہ اُٹھا کر لئے جاتی ہیں جو حوریں

بے شیر کو کوثر کے جام پلانے
سر سجدے میں رکھ کر جو یہ شہہ نے دکھایا

کٹواتے ہیں یوں سر مولاؑ کے دیوانے
اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے

ہم شکل پیمبرؐ کے لاشہ پہ گئے شہہ
اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے

اسلام کی خاطر گھر بار لٹانے
ہم شکل پیمبرؐ کے لاشہ پہ گئے شہہ



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَہِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

آجاؤ علی اکبرؑ صغراؑ نے پکارا ہے

آ جاؤ علی اکبرؑ صغراؑ نے پکارا ہے
آؤں گا تجھے لینے وعدہ یہ ہمارا ہے

سچ کہتی ہوں اُس دن سے زندہ ہوں کہاں اکبرؑ
جس دن سے مجھے اپنے محمل سے اُتارا ہے

بہنوں سے کئے وعدے بھائی تو نبھاتے ہیں
شاید تیرا وعدہ ہی جینے کا سہارا ہے

ہر روز نشاں تیرے قدموں کے چھپاتی ہوں
دن رات تڑپ کر ہائے یہ وقت گزارا ہے

نانا سے کئے شکوے اور مانی کئی منتیں کے
رونے کے سوا میرا اب کوئی نہ چارہ ہے

دربار میں نانا کے کرتی ہوں چراغاں میں
رو رو کے تجھے میں نے خیالوں میں پکارا ہے

اس خاب ستم گر نے بے چین کیا اکبرؑ
برچھی چھدی ظالم کی اور سینہ تمہارا ہے

آ جاؤ علی اکبرؑ صغراؑ نے پکارا ہے
آؤں گا تجھے لینے وعدہ یہ ہمارا ہے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

عاشور کا ڈھل جانا صغریٰ کا وہ مر جانا

عاشور کا ڈھل جانا صغراؑ کا وہ مر جانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اُتر جانا

اے خونِ علی اصغرؑ میدانِ قیامت میں
شبیرؑ کے چہرے پر کچھ اور نکھر جانا

سجادؑ یہ کہتے تھے معصوم سکینہؑ سے
عباسؑ کے لاشے سے چپ چاپ گزر جانا

ننھے سے مجاہد کو یہ ماں نے نصیحت کی
تیروں کے مقابل بھی بے خوف و خطر جانا

محسنؔ کو رُلائے گا تا حشر لہو اکثر
زہراؑ تیری کلیوں کا صحرا میں بکھر جانا

عاشور کا ڈھل جانا صغراؑ کا وہ مر جانا
اکبرؑ تیرے سینے میں برچھی کا اُتر جانا

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السّلام

اینج ہوئی بیبیاں دی ہائے شام نوں تیاری

اینج ہوئی بیبیاں دی ہائے شام نوں تیاری
سر ننگے ہتھاں چہ رسیاں سجادؑ بے مہاری

مینوں معاف کر سکینہؑ سجادؑ کہہ کے رویا
نئیں انتظام میتھوں تیرے کفن دا ہویا

اے دُکھ نیں اے بھلواں عابدؑ نوں زندگی ساری
اج میں تیرے شہر وچ بنڑ قیدی آ گیا ہاں

دادا تیری شجاعت میں اینج وکھا گیا ہاں
جیہڑا طوق میں ہے پایا خیبر کولوں اے بھاری

عابدؑ دے میزباناں بازار اے سجائے
سر ننگے دِھی علیؑ دی سب لوگ ویکھنڑ آئے

گھبرا گئی سی زینبؑ ویکھی بھیڑ جد بازاری
بھلواں ربابؑ نوں نیں اصغرؑ نشانہ تیرا

سُکھ چین کھو لیا اے حُرملہ دے تیر میرا
کِدے آسرے تے جیواں مینوں دس جا جاندی واری

کیتے حسنؑ آ کے زینبؑ نبیؐ تے وینڑ اے
تن ون پیاسا رکھ کے کیتا قتل حسینؑ اے

جنگ بدر دے بدلے چادر میری اُتاری
سر ننگے ہتھاں چہ رسیاں سجادؑ بے مہاری

اینج ہوئی بیبیاں دی ہائے شام نوں تیاری
زہراؑ دیاں جائیاں دی ہوئی شام تیاری اے

بلندی درجات: ریحان عباس رضوی، وصی حید زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ بی بی ام رباب سلام اللہ علیہا

اِک جھولا جل گیا

اِک جھولا جل گیا اِک جھولا جل گیا
یہ جھولا اُس جلے ہوئے جھولے کا ہے نشاں

پہلو میں نہ ہوں تو نہ گھبرانا میرے لال
جنگل میں نیند آئے تو سو جانا میرے لال

تم آ گئے تو لعل سلائے گی ماں کہاں
سائے میں آئی بانو تو گھبرا کے گر گئی

پہلو جو شل ہوا تو سر خاک گر پڑی
دامن میں تھیں جلے ہوئے جھولے کی لکڑیاں

قدموں میں تھک کے غازیؑ کے دریا بھی سو گیا
اصغرؑ کو لے کے گود میں صحرا بھی سو گیا

جھولے کی راکھ بن گئی اِک ماں کی لوریاں
کوزہ لئے ہے ہاتھ میں دل غم سے پاش پاش

شاید سکینہؑ کو علی اصغرؑ کی ہے تلاش
کیوں ڈورتی ہے ادھ جلے خیموں کے درمیاں

وہ خاک سر پہ فاطمہؑ ڈالیں تو کیا کریں
سر پیٹنے کام نہ آئیں تو کیا کریں

بن ہاتھوں سے جھلاتی تھی جھولا تجھے یہ ماں
مجھ کو تو بس نویدؔ یہ حسرت ہے بیکراں

اصغرؑ کے بعد کس کے لئے قائم یہ آسماں
چلتی ہیں کیوں ہوائیں یہ دریا ہیں کیوں رواں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہو تم کہاں بابا

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہو تم کہاں بابا
آواز دے کے بلاؤ ہو تم جہاں بابا

تو باہیں کھول کے اک بار تو بلا مجھ کو
لٹا کے سینے پہ اپنے قرآں سُنا مجھ کو
کہ نیند آتی نہیں تیرے بنا بابا
ہمیشہ تیرے ہی سینے پہ بابا سوتی ہوں
کھڑی ہوں موت کے صحرا میں تنہا روتی ہوں
ہے میرے کانوں سے تیرا لہو رواں بابا

وہ جس کے پاس میرے دونوں گوشوارے ہیں
تیری سکینہؑ کو اس نے طمانچے مارے ہیں
یہ دیکھ چہرے پہ میرے پڑے نشاں بابا
یہ سوچتی ہوں پلٹ کر میں کیسے جاؤں گی
بہت اندھیرا ہے رستہ میں بھول جاؤں گی
بچھڑ گیا ہے سکینہؑ سے کارواں بابا
خلوصِ دل سے جو غم میں تمہارے آئے گا
تیری قسم وہ نرالی توقیر پائے گا

وہ ماتمی ہو کوئی ہو گا نوحہ خواں بابا
اے دست اجل رک جا بیمار کو آنے دے
بابا کے لئے کوئی پیغام سُنانے دے
شاید میری تربت پہ وہ آئے کبھی نہ
ہائے موت بھی حیراں تھی معصوم کی میت پر
افسوس رہی کرتی احمد کی رعیت پر
تھا موت کے چہرے پہ غیرت کا پسینہ

سردار سکینہؑ کو زنداں میں دفن کر کے
سجادؑ یہ کہتے تھے نہ کفن ملا کر کے
تا حشر رُلائے گی تیری موت سکینہؑ

شاعر: یوسف سردار


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

کس شان سے اُٹھا ہے ہائے غازیؑ علم تیرا

کس شان سے اُٹھا ہے ہائے غازیؑ علم تیرا
ہر آنکھ رہ رہی ہے سینے میں ہے غم تیرا

قائم ہے تیرے دم سے رسم وفا جہاں میں
ہوگا نہ زمانے میں پرچم کبھی خم تیرا

ہائے لُوٹنے آئے تھے بے پیر مسلماں جو
راہ دیکھ کے روتے تھے خیموں میں حرم تیرا

ہائے توڑ دیئے کوزے معصوم سکینہؑ نے
جب آتے ہوئے دیکھا ہائے خالی علم تیرا

زینبؑ کو نظر آئی نیزے پہ رِدا اپنی
جب خون میں تر دیکھا عباسؑ علم تیرا

تھی شامِ غریباں میں وہ موت کی خاموشی
زینبؑ نے دیئے پہرے ہائے لے کے علم تیرا

مولاؑ نے کہا رو کر ہائے ٹوٹی کمر میری
گرتے ہوئے جب دیکھا مولاؑ نے علم تیرا

سردارؔ جو ہوتا ہے آغاز محرم کا
ہم رو کے سجاتے ہیں عباسؑ علم تیرا

کس شان سے اُٹھا ہے ہائے غازیؑ علم تیرا
ہر آنکھ رہ رہی ہے سینے میں ہے غم تیرا





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

لاشہ جب سبطِ پیمبرؑ کا اُٹھایا ہوگا

لاشہ جب سبطِ پیمبرؑ کا اُٹھایا ہو گا
خلد میں چین محمدؐ کو کو نہ آیا ہو گا

سر کھلے لحد سے تب فاطمہؑ نکلی ہوں گی
زہر جعدہ نے جو شبرؑ کو پلایا ہو گا

قبر میں حسنؑ تو اس وقت ہی اُترے ہوں گے
ماں نے جب دامن تطہیر بچھایا ہو گا

دل کے سب حسنؑ نے ارمان نکالے ہوں گے
سہرا قاسمؑ کو خیالوں میں لگایا ہو گا

داستاں حسن نے اپنی جو سُنائی ہو گی
ماں نے رو رو کے کلیجے سے لگایا ہو گا

جو کہ مادر کے جنازے پہ نہ گھر سے نکلی
کیسے بیمار اُنہیں شام میں لایا ہو گا

لاشہ جب سبطِ پیمبرؑ کا اُٹھایا ہو گا
خلد میں چین محمدؐ کو کو نہ آیا ہو گا

سوز و نوحہ خواں: انجمن العباس، کڑاولی شاہ لاہور


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین ومومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

معصوم سکینہؑ دُنیا توں روندے ٹُر گئی

دُنیا توں روندی ٹُر گئی معصوم سکینہؑ
زنداناں چوں رئی لبدی جیڑی بابے دا سینہ

زنداں دی خاموشی بے چین کر گئی اے
اینج لگدا کوے عابدؑ تیری بہن مر گئی اے

تیرے ناں تو رئی ڈردی اُتے شمر کمینہ
بابا توں جاندا اے تیرے سینے سوندی رئی آں

تیرے بعد سکینہؑ نئیں جیوں سختیاں ہو سائیاں
لگدا اے موت مینوں جاری بعد اے جینا

تک اُڑدے پنچھیاں نوں وچ قید سی روندی رئی
کربل توں شام تائیں بیمار نوں پوچھدی رئی

چن ویر کدوں آ سی میرا وطن مدینہ
آکھے شمر معصومہ کیوں روندی بار بار اے

سجادؑ کہوے ایدھا بہوں بابا نال پیار اے
نئی بھلدی محرم دا پُردرد مہینہ

سجادؑ جگ توں ٹُر گئی ہائے درداں دی ستائی
وچ قیداں جیڑی مر گئی او سی حسینؑ جائی

شبیرؑ دی اُنگلی دا نایاب نگینہ
دُنیا توں روندے ٹُر گئی معصوم سکینہؑ

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اُٹھ توں لہنڑاں زینبؑ دا معمولی گال نئیں

اُٹھ توں لہنڑاں زینبؑ دا معمولی گال نئیں
پیا چپ کر کے گنڈ تے چابک دا کھانڑاں زینبؑ دا
میںنوں کوئی نئیں دیندا میں منگ منگ تھک گئی آں

عباسؑ دی لاش کولوں وَنج برقعہ منگنڑاں زینبؑ دا معمولی گل نئیں
اک جاتے رک گئی اے رب جانڑیں کیا لبدی
پتھراں دے ڈھیر وچوں شبیرؑ نوں لبڑاں زینبؑ دا معمولی گل نئیں

متاں ایں جا دفن ہوے متاں اوں جا دفن ہوے
مٹیاں تے بہہ بہہ کے اصغرؑ نوں لبڑاں زینبؑ دا معمولی گل نئیں
پیا لاش بہترا اے کسے لاش دا سر کوئی نئیں

شرما کے لاشاں توں رُک رُک لنگڑاں زینبؑ دا معمولی گال نیں
پسے گردن ہن باواں سجادؑ یاڈیندا
ایں حالت وچ جھکڑاں شبیرؑ نوں چومڑاں زینبؑ دا معمولی گال نیں

اُٹھ توں لہنڑاں زینبؑ دا معمولی گال نئیں
پیا چپ کر کے گنڈ تے چابک دا کھانڑاں زینبؑ دا
میںنوں کوئی نئیں دیندا میں منگ منگ تھک گئی آں
اُٹھ توں لہنڑاں زینبؑ دا معمولی گال نئیں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک رقیہ بنت علی سلام اللہ علیہا

یہ بات رُلاتی ہے رقیہؑ کو سفر میں

یہ بات رُلاتی ہے رقیہؑ کو سفر میں
کس حال میں ہیں لعل میرے کوفہ شہر میں

کہتی ہے یہ رو رو کے غازیؑ سے رقیہؑ
آئے نہ میرے لعل تو مر جاؤں گی بھیا
یہ زخم جدائی کے ہوئے میرے جگر میں
ہائے بچھڑے ہوں جس ماں کے دو لعل پیارے
وہ زندہ رہے کیسے یادوں کے سہارے
اُس ماں کو نہ آئے گا کبھی چین قبر میں

ماں بیٹوں کو ہر عید پر ہاتھوں سے سجا کے
دیتی ہے دُعا بیٹوں کو سینے سے لگا کے
ہائے عید کے دن خاک پڑی ہے میرے سر میں
دروازے پہ دیکھا سر مسلمؑ کو لٹکتے
اور غازیؑ میرے لعل ہیں گلیوں میں بھٹکتے
اس خواب پریشاں کا نقشہ ہے نظر میں
ہر سمت کھڑی موت ہے بانہوں کو پسارے
معصوم ہیں سہمے ہوئے دریا کے کنارے

اُجڑے نہ رقیہؑ کی طرح کوئی دہر میں
یہ بات رُلاتی ہے رقیہؑ کو سفر میں
حارث کو یتیموں پر ذرا رحم نہ آیا
اک اُجڑی ہوئی ماں کو ہے راہوں میں رُلایا
سر کاٹ کے تن پھینکے ہیں دربار کے بھنور میں
سردارِ رقیہؑ نے سہے کیسے یہ صدمے
عباسؑ کی ہمشیر تو روتی ہے لحد میں
وہ بیٹے مرے شام تو دو کوفہ شہر میں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

چلو حسین تمہیں کربلا بُلاتی ہے

چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے
صدائے فاطمہ زہراؑ لحد سے آتی ہے

طواف کرتا تھا جس گھر کا خانہ کعبہ
کہ حاجیوں کی جماعت وہ گھر جلاتی ہے

قدم حسینؑ اُٹھاتے ہیں سوئے کرب و بلا
قدم سے لپٹی ہوئی کائنات جاتی ہے

خبر ہے شام غریباں تیرے اندھیرے کو
نبیؐ کے روضے پہ صغراؑ دیئے جلاتی ہے

بتا اے ماہِ محرم یہ کون بی بی ہے
وہ بال کھول کے بس چاند دیکھے جاتی ہے

یہ کون بی بی ہے اور کس کی راہ تکتی ہے
نہ موت آتی ہے اِس کو نہ نیند آتی ہے

نویدؔ کیا ہوا لبیک کیوں نہیں کہتے
صدا تو دشت سے ہل مِن کی اب بھی آتی ہے

صدائے فاطمہ زہراؑ لحد سے آتی ہے
چلو حسینؑ تمہیں کربلا بُلاتی ہے

شاعر: احمد نوید

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ علی اکبر علیہ السلام

ہے وقتِ سحر آخری اکبرؑ کی اذاں ہے

ہے وقتِ سحر آخری اکبرؑ کی اذاں ہے
خیمے میں مُصلے پہ سسکتی ہوئی ماں ہے

اے موت مؤذن کو چھکنے دے ذرا دیر
پھر دل علی اکبرؑ کا ہے اور نوکِ سناں ہے

دل تھام کے ہاتھوں سے کچھ اس طرح سے کی آہ
پہچان گئے سب علی اکبرؑ کی یہ ماں ہے

کھنچتے ہی سناں ساتھ نکل آئیں گے دونوں
ہے ماں ابھی خیمے میں ابھی دل میں سناں ہے

لیلیٰ نے نظر بھر کے نہ دیکھا کبھی اس کو
سب دیکھ کے جیتے ہیں جسے یہ وہ جواں ہے

ماریں گے نویدؔ اس لیے اعدا اسے برچھی
صورت ہے محمد کی محمد کی زباں ہے

ہے وقتِ سحر آخری اکبرؑ کی اذاں ہے
خیمے میں مُصلے پہ سسکتی ہوئی ماں ہے



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

خنجر تلے یہ شہہ نے کہا میں حسینؑ ہوں

خنجر تلے یہ شہہ نے کہا میں حسینؑ ہوں
راضی ہے مجھ سے میرا خدا میں حسینؑ ہوں
مرضی خدا کی میری رضا میں حسینؑ ہوں
یہ آج کا یزید ہے کیا کل کے سب یزید

میرے قتل میں ظلم بڑھیں جس قدر مزید
مجھ کو نہ کر سکیں گے فنا میں حسینؑ ہوں
ہونے میرے صبح ہے ہونے سے میرے شام
بُجھ جائیں گے جہان کے آتش کدے تمام

جلتا رہے گا میرا دِیا میں حسینؑ ہوں
سُن لو کوئی بھی دور ہو میرا ہی ہے وہ دور
سُن لو کہ جیسے جیسے یہ گذرے گا وقت اور
گونجے اور میری صدا میں حسینؑ ہوں

سجدے میں اپنی روح کو پاتا ہوں میں سُبک
او شمر تیز بڑھ میری جانب نہ رُک نہ رُک
خنجر میرے گلو پہ چلا میں حسینؑ ہوں
کر دے جد سر پسر نائب رسولؐ

لے تو بھی کر کے دیکھ لے یہ کوشش فضول
تجھ پر ابھی نہیں ہے کھلا میں حسینؑ ہوں
تجھ پر کھلے گا کون ہے شبیرؑ بعدِ عصر
پلٹے گا تیری سمت تیرا تیر بعد بعدِ عصر

ہو گا وہی جو میں نے کہا میں حسینؑ ہوں
چاہوں ابھی سروں سے میں ٹکرا دوں آفتاب
دریا میرے اشارے سے بن جائے سیل آب
مٹھی میں بند کر لوں ہوا میں حسینؑ ہوں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی ام رباب سلام اللہ علیہا

میں رو رو رات دن کروں اصغر کا انتظار

میں رو رو رات دن کروں اصغرؑ کا انتظار
جھولے سے ایک لپٹی ہوئی ماں کی تھی پکار

بچے تو دودھ اگلتے ہیں اگلا ہے تو نے خون
تیری ادا رُلائے گی اس ماں کو بار بار

اصغرؑ کو قتل کر کے بھی آیا نہ اُس کو چین
چھلنی کیا لحد کو بھی نیزوں کو مار مار

پلکوں سے میں کروں گی اُسے ضبط میرے لال
خون جم گیا تیرے مقتل کا جو غبار

کیسے اُسے لہو بھرا کُرتا دکھاؤں گی
صغریٰ جو تجھ کو پوچھے گی اے میرے گلزار

کیسے میں گود میں لوں رسن میں ہیں میرے ہاتھ
نیزے پہ تیرا سر ہے میں ناقے پہ ہوں سوار

نوحہ نویدؔ ماں کا تھا راہوں میں شام کی
آ جاؤ میری گود میں اے لال ایک بار

جھولے سے ایک لپٹی ہوئی ماں کی تھی پکار
میں رو رو رات دن کروں اصغرؑ کا انتظار



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

پابند سلاسل رہے

پابند سلاسل رہے سجادؑ سفر میں
زینب کی بے ردائی کا ہے داغ جگر میں

بیمار صغریٰ روضے پہ روتی رہی تنہا
دم اُس کا نکل جائے نہ اُجڑے ہوئے گھر میں

مادر تڑپ تڑپ کے ہے بے شیر کو روتی
زخمی گلے سے اب بھی ہے خوں جاری قبر میں

زنجیروں سے ہے زخمی لہو بہنے لگا ہے
خم آ گیا ہے طوق سے عابدؑ کی کمر میں

تھا سر برہنہ زینبؑ و کلثومؑ کا آنا
روشن چراغ ہونے لگے شام شہر میں

کر لیں قبول ساقیٔ کوثر یہ عبادت
صفدرؔ جو ملے آبِ جناح اس کے اجر میں

زینب کی بے ردائی کا ہے داغ جگر میں
پابند سلاسل رہے سجادؑ سفر میں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

پتراں دی موت دا غم کدی بھلدیاں نئیں ماواں

پتراں دی موت دا غم کدی بھلدیاں نئیں ماواں
اکبرؑ تیری جوانی میں کس طرح بُھلاواں
میں اُٹھدا باہندا بچڑا آ تیرے کول ویساں
حالت نوں ویکھ میری تیرا لاشہ کیویں چاساں
اکبرؑ میں چا نئیں سکیا عباسؑ دیاں باواں

اکبرؑ جیا بھرا کوئی کسے بھینڑ دا جے ہووے
ہووے جُدا بھرا تے او بھینڑ کیوں نہ روے
بیمار صغراؑ وانگوں او تکدیاں نے راہواں

ہر ماں دی ہوندی حسرت ویکھے پُتر دا سہرا
تقدیر نے ویکھایا اکبرؑ ہے لاشہ تیرا
منظور کیوں نہ ہونیاں تیری ماں دیاں دُعاواں

سجادؑ دے اجازت وچ شام رہ پواں میں
کلی ہے دھی سکینہؑ ایدے کول رہ سکاں میں
جھولی میں خالی لے کے کیویں وطن تے جانواں
پھل ماں دیاں سدراں تے کیویں لاش تے میں پاواں

کلی ہے دھی سکینہؑ ایدے کول رہ سکاں میں
جھولی میں خالی لے کے کیویں وطن تے جانواں
پھل ماں دیاں سدراں تے کیویں لاش تے میں پاواں

ہم شکل مصطفیٰ دا سلطان توں عرب دا
سُن موت تیری ماں نوں خیمے دا در نہیں لبھدا
اکبرؑ میں ٹر نہ سگدی تیرے کول کیویں آنواں

حسرت دے نال تکیا اکبرؑ دا منہ حسینؑ
سینے دا زخم چُم کے ماں اُجڑی کیتا وین
اکھیاں توں کھول اکبرؑ صغراؑ دا خط ویکھاواں

تنویرؔ فخر یوسف ہویا شہید اکبرؑ
آکھے بتولؑ لُٹیا میرے حسینؑ دا گھر
یا رب میں سُن نئی سکدی شبیرؑ دیاں آہواں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

سر میرے تے چادر کوئی نئیں

سر میرے تے چادر کوئی نئیں سورج دا رُخ ویر بدل دے
صاحب امر چن زہراؑ دا یا میری تقدیر بدل دے

ٹھنڈے نئی ہوسکدے تیرے اِک اِک گھوٹ پانی دے نال
بس لگدائی اے بھنڑ سکینہؑ میرے گل زنجیر بدل دے
منیا اے نئی پیو لکھوایا توں وی پیو اے چاچا سائیں
لکھدے نام مسافراں دے وچ توں اپنی تحریر بدل دے

"دوہڑے"

پئی غیرت مریم بن چادر ہو گیا قتل نظام حیا دا
پا قاف دا برقع سینڑ میڈھی کیتا پوکٹا پرسا دا
ول عصر دی آیت بکل دیتی اوڈا نام عباسؑ بھرا دا
میکوں کلیاں ذات پیاں دیاں اے آمد وفا دا

ایس گلوں پیا چوری ویندا میرا اللہ بابا میکوں
شکل میری ماں زہراؑ والی توں میری تصویر بدل دے

"دوہڑے"

شالا سفر آفیت نال دی وی اوڈی مار دے لے دعا اے
رت پور ٹیڈے کیوں منزل تے آفیت نال بجھا اے
میکوں ماں ڈسیا اے میں ات رہنا اے اومیں نئیں وجھنا مرا اے
سوہنے گل سے پہلی منزل تے تیڈی مرگئی اے صغرا اے

رکھ قرآں توں سر تے بی بی آکھیا حرمل نوں کئی واری
نازک ہے میرا اصغر بچھڑا بہوں وزنی اے تیر بدل دے

صاحب امر چن زہراؑ دا یا میری تقدیر بدل دے
سر میرے تے چادر کوئی نئیں سورج دا رُخ ویر بدل دے

بلندئ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراؑ بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو بھولی نہیں میں

① بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو بھولی نہیں میں
اپنے بندھے ہاتھوں کو بیمار کے زیور کو بھولی نہیں میں
اُٹھتی ہوئی آندھی کو، محشر کو بیاباں کو
چُھپتے ہوئے سورج کو، تاریکی کو میداں کو
چلتے ہوئے خنجر کو، نیزے پہ تیرے سر کو
بھولی نہیں میں

② اِک چاند تھا بدلی میں، چھپتا تھا نکلتا تھا
پردہ درِ خیمہ کا، اٹھتا کبھی گرتا تھا
وہ خیمۂ لیلیٰ سے، ہائے رخصتِ اکبرؑ کو
بھولی نہیں میں

③ یاد آتا ہے دلہن کو، غش کس طرح آئے تھے
اِک گٹھری شہِ والا، جب کاندھوں پہ لائے تھے
اُس لاش کی گٹھری کو، اُس خوں بھری چادر کو
بھولی نہیں میں

④ لہراتے ہوئے نیزہ، ہئے شمر کا وہ بڑھنا
آ آ کے میرے پیچھے، ہر بی بی کا وہ چُھپنا
شعلوں میں گھرے گھر کو، چھنتی ہوئی چادر کو
بھولی نہیں میں

⑤ معصوم سکینہؑ کو، بڑھتے ہوئے نیزوں کو
رِستے ہوئے گالوں کو، بے رحم تمانچوں کو
دُکھتے ہوئے کانوں کو، کھنچتے ہوئے گوہر کو
بھولی نہیں میں

⑥ جس رات میں تنہا تھی، اُس رات کے ڈھلنے کو
ٹوٹے ہوئے نیزے کو، اُس رات کے پہرے کو
بچوں کے سسکنے کو، اور راکھ کے بستر کو
بھولی نہیں میں

⑦ اُن شام کی گلیوں کو، جن سے کھلے سر گزرے
جس در سے گزرنے میں، یہ سولہ پہر گزرے
دربار کے اُس در کو، اور شامیوں کے شر کو
بھولی نہیں میں

بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو بھولی نہیں میں
بھولی نہیں میں

2/1

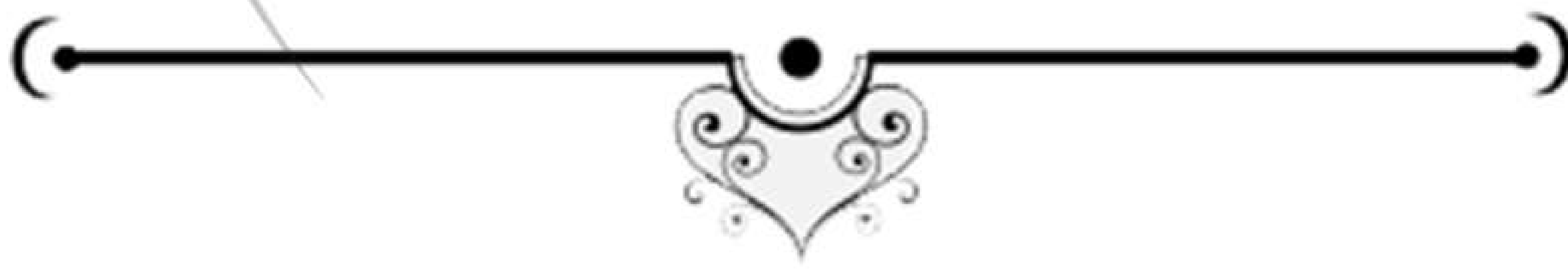
⑧ ہے آج بھی وہ گریا، ہے آج بھی وہ زاری
ہے آج بھی پتھر کے، سینے سے لہو جاری
روتے ہوئے پتھر کو، پتھر پہ رکھے سر کو
بھولی نہیں میں

⑨ فضّہ کو میرا بھائی، ماں کہہ کے بلاتا تھا
دم اس کا میرے بھائی، کے نام پہ جاتا تھا
رتبے میں جو ماں بن کر، آئی اُس مادر کو
بھولی نہیں میں

⑩ یاد آتا ہے اِک ماں کا، وہ خاک میں دھنس جانا
اور آگ کے شعلوں میں، وہ ماں کا جھلس جانا
جلتے ہوئے جھولے سے، لپٹی ہوئی مادر کو
بھولی نہیں میں

⑪ آتی ہے نویدؔ اب بھی، آواز یہ زینبؑ کی
ہے مجھ کو قسم صدیوں، سے سوکھے ہوئے لب کی
پیاسے علی اصغرؑ کو، سوکھے ہوئے ساغر کو
بھولی نہیں میں

2/2



ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آ گئیاں میں اُجڑ کے آ گئیاں

آ گئیاں میں اُجڑ کے آ گئیاں آں، ہائے اپنے گھر نوں نانا
سب اِک اِک کر کے ٹُر گئے نئیں بس دین بچا آئی آں

سب پُتر بھتیجے وار دیتے مظلوم وِیرن نہ بچیا
اُمت نے خیمے ساڑ دیتے چدراں وی لا آئیاں

ہائے روندے جاندی سارے سن جدوں لاڑنا قاسمؑ بنیا
تک سہرا رووے ماں فروہ لڑیاں وی رُل گئیاں

ہائے شکل نبیؐ دے سینے وچ جدوں ظلم دی برچھی ماری
تک رو پئی ذاتِ خدا لوگو چدراں وی رُل گئیاں آں

نانا کی حال سناواں میں ہائے شام دیاں راہواں
تک شامی کوفی ہسدے رئے میں خطبے پڑھ آئیاں

سب پُتر بھتیجے وار دیتے مظلوم وِیرن نہ بچیا
اُمت نے خیمے ساڑ دیتے چدراں وی لا آئیاں

ہتھ رسیاں وچ سر مٹیاں سن سانگاں تے ویر آئے
دس آصفؔ توں وی دُنیا نوں میں ویر کھواں آئیاں

سب اِک اِک کر کے ٹُر گئے نئیں بس دین بچا آئی آں
آ گئیاں میں اُجڑ کے آ گئیاں آں، ہائے اپنے گھر نوں نانا

آ گئیاں میں اُجڑ کے آ گئیاں آں، ہائے اپنے گھر نوں نانا
سب اِک اِک کر کے ٹُر گئے نئیں بس دین بچا آئی آں



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

ایک بچی کائنات پہ احسان کر گئی

ایک بچی کائنات پہ احسان کر گئی
ننھی سی جان دین پہ قربان کر گئی

دانشوروں نے دیکھا ہے دربارِ شام میں
خطبہ سُنا کے معصوم مجمع عام میں
سارے لعینوں ذہنوں کو ہذیان کر گئی
احمدؐ سے رو کے کہتے تھے یہ سارے انبیاءؑ
اللہ کے حبیب اے سلطان دوسرا
چھوٹی بتولؑ دین کو ذیشان کر گئی

دُنیا سے ایسے گذری ہے اک بچی بے وطن
جس کا لباس بن گیا پردیس میں کفن
عابدؑ کے خون رونے کا سامان کر گئی
رُخسار پہ طمانچوں کے صدموں کو پال کر
عابدؑ کے پاک تلوں سے کانٹے نکال کر
باطل کی ساری سرحدیں ویران کر گئی

دربارِ یزید کے منبر کے رو برو
بن کر بتولؑ آ گئی معصومہ ہو بہو
روئی تو دردمندوں کو بے جان کر گئی
توقیرؔ اُن کے در پہ تو نظریں جُھکا کے جا
پلکوں پہ اپنے اشکوں کے گوہر سجا کے جا
تبلیغ دین جاں پہ جو زندان کر گئی

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

بن تیرے میں نئیں سونا

بن تیرے میں نئیں سونا وے، اکبر ویرن توں آ جا
آ اکبرؑ بھنڑ بلاوے ہائے شکل نبیؐ یاد آوے

خالی جھولا سر تڑپا وے، اصغرؑ نئیں پانی پینا وے
اکبرؑ ویرن توں آ جا، بن تیرے میں نئیں سونا وے

تک علم دا ذیں میں پکاری توں آ جا ویرن غازیؑ
رہوے زینبؑ ہائے دُکھیاری، آتکیاں وے ہمشیراں وے

میرے دل دیاں دل وچ رئیاں، نال لے نہ گئیاں
آکھے کلیاں میں مرگئیاں، دس میراں کی تقدیراں وے

اکبرؑ ویرن توں آ جا، بن تیرے میں نئیں سونا وے
صغراؑ تھک سفر تے آوے دُکھ حال نبیؐ نوں سُناوے

ہائے رو رو کے کُرلاوے، آصفؔ اے غم نئیں بھلنا وے
اکبرؑ ویرن توں آ جا، بن تیرے میں نئیں سونا وے

آ اکبرؑ بھنڑ بلاوے ہائے شکل نبیؐ یاد آوے
خالی جھولا سر تڑپا وے، اصغرؑ نئیں پانی پینا وے

اکبرؑ ویرن توں آ جا، بن تیرے میں نئیں سونا وے
بن تیرے میں نئیں سونا وے، بن تیرے میں نئیں سونا وے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

فضہ نے کہا مولاؑ کیا ایسا سفر ہو گا

فضہ نے کہا مولاؑ کیا ایسا سفر ہو گا
یوں شام کی گلیوں سے زینبؑ کا گزر ہو گا

زہراؑ کی بیٹیوں نے دی شام میں صدائیں
سجادؑ سے کہتیں تھیں منہ کیسے ہم چھپائیں

غم خوار مہاری کا کیا حال ہوا ہو گا
سر نیزے پہ آئے گا جب دین کے وارث کا

دیکھیں گے سب مسلماں دن ہو گا با اثر کا
چادر چھنیں گی جس دم عباسؑ کدھر ہو گا

کنبہ نبیؐ کا ہو گا جب کوفے کی گلیوں میں
حیدرؑ کی بیٹیوں پہ کیا خاک ہو گی سر میں

خطبوں کا تیرے زینبؑ کیا اُن پہ اثر ہو گا
زہراؑ کی بیٹیوں نے دی شام میں صدائیں
سجادؑ سے کہتیں تھیں منہ کیسے ہم چھپائیں
غم خوار مہاری کا کیا حال ہوا ہو گا

آصفؔ نہ دیکھے کوئی اُجڑا ہوا وہ منظر
خم میں چلا نبیؐ جو کیا اُس سے ہو گا خنجر
پامال ہو گا لاشہ اور نیزے پہ سر ہو گا
فضہ نے کہا مولاؑ کیا ایسا سفر ہو گا

یوں شام کی گلیوں سے زینبؑ کا گزر ہو گا
فضہ نے کہا مولاؑ کیا ایسا سفر ہو گا



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے ہائے نانا میں شام چلی

ہائے ہائے نانا میں شام چلی، سر ننگے اور سر عام چلی
پابند سلاسل طوق و رسن، پامال ہوا زہراؑ کا چمن
ہے بعد رِدا نوری کفن، احمدؐ کا کھلا ہے سر پہ سخن
غازیؑ کا علم وہ تھام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی

نفسوں کا ہے خالق شاہ حسینؑ، نفسوں کا ہے مالک شاہ حسینؑ
تیروں کو نبھاتا یا حسینؑ، نیزے کو چھڑاتا یا حسینؑ
دینے کو یہی پیغام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
ہے بنت علیؑ توقیر خدا، تعظیم ہے واجب بحر خدا

فتویٰ نا کرا تعظیم حرم، آئیں تھیں صدائیں رب کرم
اُونچا ہی رہے بس نامِ علیؑ، وہ غم کی اداسی چھا ہی گئی
ہائے شام غریباں آ ہی گئی، کربل کی زمیں تھی خون سے بھری
کربل میں کیسی آگ لگی، یوں شام غریباں شام چلی

۔۔۔؟ وہ سہی رہتی ہے، دُروں کی اذیت سہتی ہے
زنداں کو سجانے شام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
سر ننگے اور سر عام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
احمدؐ کا نواسہ صل اعلےٰ، مرقد تھا جو نورِ آلِ عبا

آ جاؤ نجف کے بابا تم، بازو میں رسن تو دیکھو تم
دُروں کے داغ تو دیکھو تم، اُمت نے دیئے وہ درد و الم
زخموں کا لئے انعام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
سر ننگے اور سر عام چلی ہائے ہائے نانا میں شام چلی

زہراؑ کی دُعا حیدرؑ کی صدا، ماتم کی صدا زینبؑ کی قضا
ماتم کرتی ہر گام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
سر ننگے اور سر عام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
عابدؑ نے سہے وہ درد و الم، کافر مجمع اونٹوں پر حرم

اکبرؑ سا پسر بھی مارا گیا، غازیؑ کا سہارا بھی نا رہا
۔۔پسر پہ وار دیا، مظلوم برادر گھر نا بچا
عابدؑ کو بچانے شام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
دیکھو وہ سکینہؑ روتی ہے، بابا کی جدائی سہتی ہے

سر جس کا رہا نیزے پہ چڑھا، دیتا ہی رہا ھل من کی صدا
کرنے وہ قائمؑ نام چلی، سر ننگے اور سر عام چلی
ہائے ہائے نانا میں شام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی
سر ننگے اور سر عام چلی، ہائے ہائے نانا میں شام چلی

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اہل حرم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کربلا والے شام جاتے ہیں

کربلا والے شام جاتے ہیں
دین حق کا بیاں سُناتے ہیں
کربلا والے شام جاتے ہیں

اُٹھو غازیؑ ہم پے دیکھو یہ ستم
ہم زیادہ ہیں رسیاں ہیں کم
لوٹ کر ہم پہ مسکراتے ہیں

ہم گئے کوفے میں جو بے پردہ
کنبہ احمدؐ کا وہ مجمع بے حیا
باغی کہہ کر ہمیں بلاتے ہیں

ہائے کیوں کر دی تنگ ہم پہ زمیں
تیروں نیزوں پہ تھی مولاؑ کی جبیں
نیزوں پے سر قرآں سُناتے ہیں

دیکھیں ناناؐ نہیں اُٹھتے ہیں قدم
طوق اور بیڑیوں سے آ گیا خم
ہو کے مجرم سزا سُناتے ہیں

چچا غازیؑ سکینہؑ کے ہیں غم
بالیاں کھینچیں شمر کے ہیں ستم
آگ دامن سے ہم بجھاتے ہیں

تیر بھاری ہے یا اصغرؑ کا گلا
رو کے سر پیٹنے لگی تھی قضا
پیاس اصغرؑ کی یوں بجھاتے ہیں

میں نبیؐ زادی ہوں سُن شمر و زیاد
زہراؑ کی بیٹی نے یوں کی فریاد
آصفؔ اُمت کو ہم بتاتے ہیں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

رو رو کے کہا ماں نے جھولا میں جھلاؤں گی

رو رو کے کہا ماں نے جھولا میں جھلاؤں گی
اے لال میرے آ جا گودی میں سُلاؤں گی

ہے شیر میرے مجھ کو تو جان سے پیارا ہے
اس غمزدہ مادر کا تو ہی تو سہارا ہے
بن تیرے بیٹا میں جی نہیں پاؤں گی

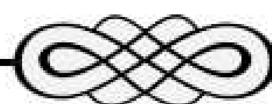
اس تپتے ہوئے بن میں تو سو نہیں پائے گا
ماں روئے گی تو جب تک واپس نہیں آئے گا
آ جا تجھے ممتا کے سائے میں سُلاؤں گی

بکھرے ہوئے لاشے ہیں خون بہتا ہے مقتل میں
ڈر جائے نہ تو بیٹا اس موت کے جنگل میں
آ جا میں تجھے اپنی گودی میں چھپاؤں گی

تکلیف نہیں دینا تم اپنے برادر کو
گر خود نہیں آ سکتے آواز دو مادر کو
مقتل سے تمہیں لینے میں خود چلی آؤں گی

اِک حشر ہوا برپا گوہرؔ یہ صدا سُن کے
جب جاتے ہوئے رن سے مُڑ مُڑ کے کہا ماں نے
گھبرانا نہیں بیٹا میں لوٹ کے آؤں گی

رو رو کے کہا ماں نے جھولا میں جھلاؤں گی
اے لال میرے آ جا گودی میں سُلاؤں گی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام زین العابدین علیہ السلام

روکدا نئیں اکھیاں چوں ہائے خون مہاری دا

رکدا ئیں اکھیاں چوں ہائے خون مہاری دا
غیرت ہے سبب بینا عابدؑ دی بیماری دا

مجبور اینج میں ہویا تینوں کفن نئیں پایا
او آیتاں قرآنی تیزے اُتے چڑھا کے

چُک لاشہ بہت رویا او بھین پیاری دا
ہلیا نہ دل کسے وی حافظ کسے قاری دا

زینبؑ اے وین کر دی نہ شمر مار کوڑے
اے شامیوں میں زینبؑ ہاں بتولؑ جائی

بیمار ہے اُو لاغر بڑی دیر دا بے ہوش اے
سر ننگے ہتھ وچ رسیاں ہو قید شام آئی

مُک جاوے نہ ساں ظالم، سجادؑ مہاری دا
ویکھو نہ اینج تماشہ ہائے میری لاچاری دا

عابدؑ دی ویکھ مجمع ہوئیاں اوکھیاں نے ساواں
مر گئی تیری سکینہؑ آویں یاد تو شبیرؑ اے

باغی دی بہن آ گئی اے شور وچ بازاراں
عابدؑ دی اے مجبوری ہائے طوق تے زنجیر اے

کیتا آ کے ویہڑ شامی زینبؑ دی سواری دا
کیویں لاشہ اُٹھائے گا او بہن پیاری دا

سر ننگے دِھی علیؑ دی بازاراں دے وچ ٹرنا
اج تک نئیں اے سمجھے تنویرؔ مسلمان اے

شبیرؑ دے قاتل توں زینبؑ دا رِدا منگنا
شبیرؑ دا غم کرنا اے دین تے ایمان اے

سجادؑ توں پوچھ منظر زینبؑ دی لچاری دا
جنت اے صلہ اونا ایدی ماتم داری دا

شاعر: تنویر   سوز و نوحہ: العباس کڑہ ولی شاہ لاہور

ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

تھے بین سکینہؑ کے عباسؑ نہیں آئے

تھے بین سکینہؑ کے عباسؑ نہیں آئے
دریا پہ گئے ایسے عباسؑ نہیں آئے

ایسا تو نہ ہوتا تھا جب تک تھے مدینے میں
قاتل کو بلا آئے عباسؑ نہیں آئے

دلوائی ہی تھی میں نے بابا سے رضا رن کی
فریاد کروں کس سے عباسؑ نہیں آئے

جس طرح سے نکلے تھے اُس طرح مدینے کو
کس طرح سے لوٹیں گے عباسؑ نہیں آئے

اِک میں ہی نہ تھی پیاسی بچے بھی تو پیاسے تھے
کیوں روٹھ گئے مجھ سے عباسؑ نہیں آئے

دربار کی آتش اور قیدی ہیں رسن بستہ
چوبیس پہر جکڑے عباسؑ نہیں آئے

بیمار بھتیجے پر ننھی سی بھتیجی پر
کیا کیا نہ ستم ٹوٹے عباسؑ نہیں آئے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ویراں دیاں تانگاں نے مینوں مار مکایا اے

ویراں دیاں تانگاں نے مینوں مار مکایا اے
اکبرؑ وی مڑ نئیں آیا قاصد وی نئیں آیا اے

اکبرؑ نے سارے کہندے تصویر توں نانے دی
بیمار نوں سک ڈاڈی تیرے سہرے تے گانے دی

اکبرؑ دیاں خاباں نے ہائے مینوں ڈرایا ہے
تیرے باجوں عید اکبرؑ کیویں کلیاں مناواں گی

آکھیں میرے اصغرؑ نوں کنوں گود کھڈاواں گی
صغراؑ نے خالی جھولا رو رو کے جھلایا اے

لبدی اے ہانواں بھر کے قدماں دے نشاناں نوں
نظراں نہ لگن تینوں تیری سوہنری جوانی نوں

روضے نبیؐ تے آکے اے حال سنایا اے
کربل دے وچ کی ہونڑے انجام جوانی دا

شالا وچھڑے نہ اینج ویرن کسے بھینڑ نمانڑی دا
تیرا ناں نہیں لہہ لہہ تھکدی توں ویر بھلایا اے

کلیاں مدینے رہ گئی کدوں ویر تو اونڑاں اے
ویران ویڑا ویرن کدوں آ کے وسانڑاں اے

خاباں چہ سرخ چولا اصغرؑ نوں پوایا اے
تو آکھیا سی اکبرؑ تئنوں لینڑ میں آ واں گا

کعبے تے کربلا دا تئینوں حال سنڑا واں گا
آصفؔ تیرے نوحے نے ہائے خون رلایا اے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بازار میں ستمگر زینبؑ کو لا رہے ہیں عباسؑ کو بلاؤ

بازار میں ستمگر زینب کو لا رہے ہیں عباسؑ کو بلاؤ
آلِ نبیؐ کو ظالم درد بھرا رہے ہیں عباسؑ کو بلاؤ
سیدانیاںؑ تو شہؑ کے ماتم میں رو رہی ہیں
اور بے حیا ستمگر خوشیاں منا رہے ہیں عباسؑ کو بلاؤ

بازار میں ستمگر زینبؑ کو لا رہے ہیں عباسؑ کو بلاؤ
اک اشک پر ہیں جن کے دونوں جہان صدقے
ہنس ہنس کے شام والے ان کو رُلا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

اہل حرم پہ ظالم برسا رہے ہیں پتھر
مظلومؑ سر جھکا ہے آنسو بہا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

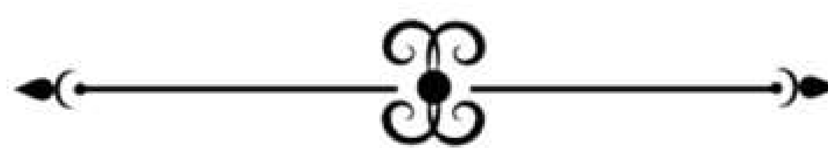
بے خوف ہو کے ظالم غاصب غلام زادے
شہؑ کی یتیم بچی پر ظلم ڈھا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

تشنہ دہن سکینہؑ حسرت سے دیکھتی ہے
پانی دکھا دکھا کر شامی رولا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

بیمار ساربان سے گھبرا کے بولی زینبؑ
ہم بے ردا کھلے سر دربار جا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

اک ماں تڑپ تڑپ کے فریاد کر رہی ہے
سجادؑ کے ستمگر دُرّے لگا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ

پھر وقت آگیا ہے دنیا میں آج گوہر
اہلِ سِتم جہاں میں پھر سر اٹھا رہے ہیں
عباس کو بلاؤ




ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی ام لیلیٰ سلام اللہ علیہا

اکبر نہیں آئے ماں دیکھتی رہ گئی

ہائے اکبرؑ نہیں آئے ماں دیکھتی رہ گئی
ماں دیکھتی رہی دل تھامے اکبرؑ نہیں آئے

خود دولہا بیٹے کو ارماں تو ہیں دل میں مگر
ماں قید پسر کی شادی کا ارمان بڑھائے

خیموں کی طنابوں سے لپٹی ویران اُداسی روتی ہے
میدان لہو میں ڈوب گیا کہتے ہوئے سائے

آغوش کے پالے بیٹے کا غم جینے نہیں دیتا اس کو
ماتم کی ماری دُکھیاری کہیں مر نہ جائے

اٹھارہ برس کا شیر جری کچھ دیر کو گھر میں آ جائے
ماں بہنیں دُعائیں کرتی رہیں دامن پھیلائے

خیمے کے در پہ بنت علیؑ جاتی ہے کبھی لوٹ آتی ہے
ماں بن کے جس نے پالا ہو کیوں نہ گھبرائے

سہمی ہوئی بچی خیمے میں بھائی کو ڈھونڈتی پھرتی ہے
معصوم سکینہؑ کو زینبؑ کیسے سمجھائے اکبر نہیں آئے

اے لعل میرے میں کب سے تجھے رو رو کے صدائیں دیتی ہوں
ماں کہتی رہی یہ رو رو کر مقتل سے ہائے اکبرؑ نہیں آئے

یہ کہہ کر خاک پر بیٹھ گئی وہ دُکھیا مادر اے گوہرؔ
جانا تو ہے سوئے شام مگر ماں کیسے جائے
اکبرؑ نہیں آئے ماں دیکھتی رہ گئی


ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہم السلام

چادراں سر تے نئیں

چادراں سر تے نئیں زخم پیراں چہ بڑے پتھراں خاراں دے
کیویں ٹریا ہوسن بھنڑی مظلوم دیاں وچ بازاراں دے

رات نوں جینا دی امڑی دا جنازہ اٹھیا
آکے جبرئیل سدا جینا دے در تے رکیا
اونا مستوراں نوں پینڈے کرنے پے گئے سنگ اشراراں دے

نال بابے دے جیڑی سینڑ نہ بولے لوکوں
بعد زہرا دے رہی فضہ دے اولے لوکوں
اللہ جانڑے کیویں بول دی رئی ہوسی نال خوں خواراں دے

ہویا اعلان یتیمہ نوں ستایا جاوے
مار کے کوڑے مہاری نوں ٹرایا جاوے
بین گونجڑ لوکو فاطمہؑ جائیاں دے وچ بازاراں دے

رو سکینہؑ نے کیا ورکو نہ رت رون دیوں
میرے سجادؑ نوں دو گھڑیاں ذرا سون دیوں
کوئی جگ دنیا تے پیش اینج نئیں اوندا نال بیماراں دے

تنگ بازار اندر رو پئیاں پھوپھیاں ماواں
سر تے عابدؑ تے جدوں کیتیاں پتھراں جھاواں
رنگ تبدیل ہوئے ویکھیاں دنیا نے نیزے اسواراں دے

کول سجادؑ دیاں وینڑ یہ پاوے زینبؑ
باج چادر دے کیویں شام نوں جاوے زینبؑ
ویر غازیؑ وی نئیں لگے مجمع بچھڑا بدکرداراں دے

ایہو توقیر صدا رو کے دعاواں کردا
ماواں بھنڑا دا روے شالا سلامت پردا
کہو آمین توں سی رہنڑ آباد صدا گھر عزاداراں دے



ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

دو گھڑیوں کی زنداں میں مہمان سکینہؑ ہے

دو گھڑیوں کی زنداں میں مہمان سکینہؑ ہے
سجاد چلے آؤ پریشان سکینہ ہے

جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسا تم کرو گے
کرتے میں ہی بھیا مجھ کو دفن کرو گے

کچھ مانگتی ہے تم سے مہمان سکینہؑ ہے
تھوڑا سا وقت بھائی خوں رونے سے نکالو

تیری منتظر ہے بہنا آ کر اسے سنبھالو
کچھ دیر میں دیکھو گے بے جان سکینہؑ ہے

میرے گوشوارے بھیا ہے شمر نے اُٹھائے
بالوں سے مجھ کو پکڑا منہ پر تمانچے مارے

سمجھا نہ طہارت کا قرآن سکینہؑ ہے
آنتیں نکالنے کا اتنا مجھے صلہ دو

کچھ دیر کے لئے ہی بابا کے گھر بلا لو
پھلائے بیٹھی اپنا دامن سکینہ ہے

توقیر ماتمی کیوں دنیا میں دکھ اٹھائے
غیروں کے در پہ جا کے کیوں جھولیاں پھلائے

اس کے معملوں کی نگران سکینہؑ ہے
دو گھڑیوں کی زنداں میں مہمان سکینہؑ ہے


ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

مقتل میں خاموشی ہے خیموں میں اُداسی ہے

مقتل میں خاموشی ہے خیموں میں اُداسی ہے
عاشور کا دن ڈُوبا غربت کی شب آتی ہے

زینبؑ گر پڑے مقتل اللہ رے تنہائی
بیٹے ہیں بھتیجے ہیں نا اب کوئی بھائی ہے

اب تک نہیں آیا ہے بے شیر پسر رن سے
ماں بیٹھے ہوئی خالی جھولے کو جھلاتی ہے

بے خوف و خطر عادہ خیموں کو جلاتے ہیں
گھبرائی ہوئی زینبؑ غازیؑ کو بُلاتی ہے

کڑیل علی اکبرؑ کی ماں کہتی تھی رو رو کر
کیوں سُنتے نہیں بیٹا ماں کب سے بُلاتی ہے

آل ابوطالبؑ نے باطل کو مٹا ڈالا
گوہرؔ یہ ہمیں دیں کی تاریخ بتاتی ہے

مقتل میں خاموشی ہے خیموں میں اُداسی ہے
عاشور کا دن ڈُوبا غربت کی شب آتی ہے





ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

میں مہدیؑ پتر دی آس چہ ہاں

آندھے بھنڑ بتولؑ دے اج تائیں آرام قبر وچ آیا نئیں میں مہدیؑ پتر دی آس چہ ہاں
میں پُتر حسینؑ مسافر دا زخمی چولا دفنایا نئیں میں مہدیؑ پُتر دی آس چہ ہاں

میڈھا کاظمؑ بچڑا ہن تائیں ہن قبر دے وچ وی قیدی اے
او چودہ سال دے قیدی دا میں کوئی زنجیر لہایا نئیں میں مہدیؑ پُتر دی آس چہ ہاں

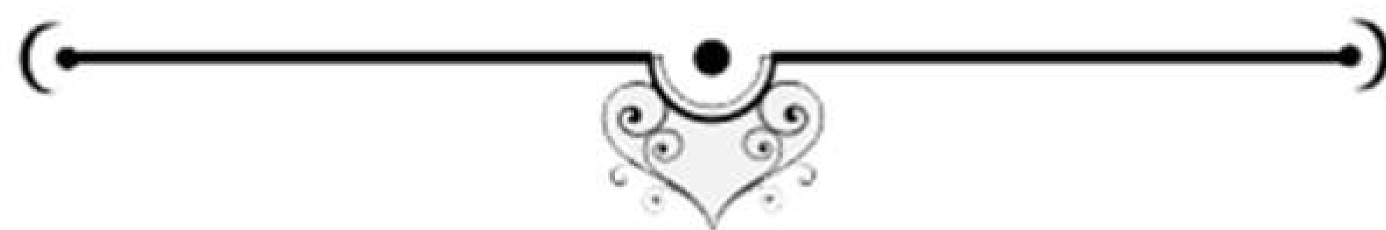
میڈھا مہدیؑ بچڑا پچھ گھن سی کیویں واپس میت ولیندے ہن
میں ہن تائیں حسنؑ دے کفن اُتوں کوئی سرخ نشان مٹایا نئیں

میڈھا محسنؑ توں آغاز دیاں میکوں روز جنازے ملدے ہن
وتی انا للہ پڑھدی ہاں میں پاسے توں ہتھ چایاں نئیں

سجادؑ دی کنڈ دے شامیاں دے ہر ظلم دی سطر لکھی ہوئی اے
میں قائم نوں صف کوں ہن تائیں سجادؑ دا جگر وکھایا نئیں

میں مہدیؑ پُتر دی آس چہ ہاں آندھے بھنڑ بتولؑ دے اج تائیں
گوہر زہراؑ فریاد کرے بکھرا قرآن ہے قبر میری
میڈھے اپنے بابے دی پگ دا گئے آن غلاف پوایا نئیں

میں مہدیؑ پُتر دی آس چہ ہاں آرام قبر وچ آیا نئیں میں مہدیؑ پُتر دی آس چہ ہاں





ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی اُم فروا سلام اللہ علیہا

نہ دے فرواؑ توں صداواں قاسمؑ نئیں آونڑاں

نہ دے فروا توں صداواں قاسمؑ نئیں اونڑاں
نہ ویکھیا کر ہن راہواں قاسمؑ نئیں اونڑاں

فرمایا پاک حسینؑ اے کرو بیبیوؑ رج کے وین اے
سرمایا ویر حسنؑ دا زہراؑ دے دل دا چین اے

گیا ماریا وچ صحراواں قاسمؑ نئیں اونڑاں
سہرے دے پھل مرجھائے گانے دے رنگ بدلائے

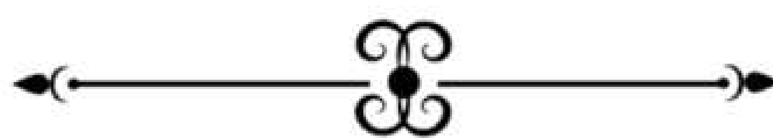
قاسمؑ دی لاش دے ٹکڑے خیمیاں دے وچ آئے
کیتا ماتم پھپیاں ماواں قاسمؑ نئیں اونڑاں

فرواؑ دیاں روندیاں اکھیاں ہائے چُنڑ ہواواں تتیاں
قاسمؑ دے ہوئے ٹکڑے کیویں وکھڑی پھل دیاں پتیاں

اینج پتر نہ ویکھن ماواں قاسمؑ نئیں اونڑاں
کدی والاں نوں میں کھوواں کدی پتر دی یاد چہ رُوواں

میرے لال دے ہتھ نئی لبدے لئی میں مہندی گھولاں
اودے کیویں شگن مناواں قاسمؑ نئیں اونڑاں

نہ ویکھیا کر ہن راہواں قاسمؑ نئیں اونڑاں
نہ دے فروا توں صداواں قاسمؑ نئیں اونڑاں





ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

پھنس گئے پیر رکاباں وچ عباسؑ بھرا ہنڑ آوے گا

پھنس گئے پیر رکاباں وچ عباسؑ بھرا ہنڑ آوے گا
مینڈھی بھنیڑی سرتوں ڈھینڈ یاں ہن آ زین توں آپ لہاوے ھا

مینڈھا آخر ویلا ہے ویرن میکوں نانا گنن آیا
مینڈھا زور کمر غازی ویرن میکوں پیو دی شکل وکھاوے ھا

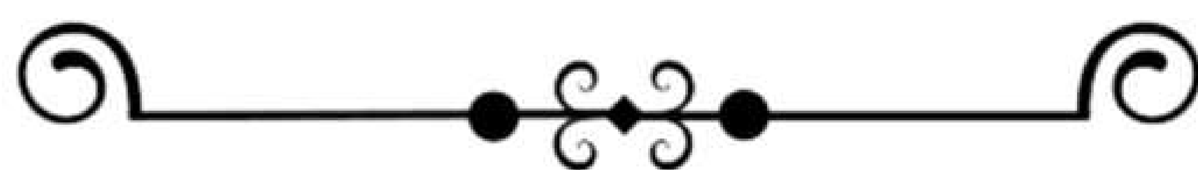
گھر ڈینڈھی ویراں دیندی غازی مینڈی دھی معصوم سکینہ ہے
رکھ باواں مشک اپنیاں اُتے میکوں ونج کے دیکھ وکھلاوے ھا

تیکوں واسطہ ھو مظلومؑ دا اے جیدی لاش تے گھوڑے وجدے رئے
امامِ زمانہؑ جل پرسے پیا نظرِ کرم دی پاوے ھا

پھر پھپھیاں بھنڑاں نال مینڈھے پیا ملک پرایا دشمن دا
اکبرؑ وی چھوڑ کے ٹر گیا اے ہن توں تے واپس آواے ھا

مینڈھا آخر ویلا ہے ویرن میکوں نانا گنن آیا
مینڈھا زور کمر غازیؑ ویرن میکوں پیو دی شکل وکھاوے ھا

پھنس گئے پیر رکاباں وچ عباسؑ بھرا ہنڑ آوے گا
مینڈھی بھنیڑی سرتوں ڈھینڈ یاں ہن آ زین توں آپ لہاوے ھا




ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

عباسؑ ہن آ گیا شام دا بازار اے

عباسؑ ہن آ گیا شام دا بازار اے
زہراؑ دا کنبہ میرے نال اے سجادؑ بیمار اے

ڈتا اے حکم شمر نے پیادا سارے ٹرون
ہے نوں میلا دی منزل کیویں عبور کرون

اساں ڈے بال جو بیمار ہن سفر ڈتا مار اے
تماشا جوڑ کھڑے سارے شامی راہواں اُتے

میں برقعے منگدی رہیاں اساں کوں کھیں نہ ڈتے
نوحاں بتولؑ دیاں سر ننگے ہن پردے دار اے

سکینہؑ بی بی میڈی دھی نئی اے ٹر سگدی
او تیڈی سانگ تلے رو رو کھڑی ایویں آھدی

چھڑا تون میکوں میڈا چا چا یتیم لاچار اے
سجادؑ اکھیاں توں شاہ خون روندا آندا اے

او زخمی بال جو چھڑ پوندن چاندا آندا اے
او ٹر نئی سگدا میڈا بچڑا زنجیراں دا بار اے

ڈوکھے ھن موڑ بازاراں دے تنگ ھن گلیاں
دیواراں نال لگن غازیؑ امن دیاں پلیاں

تو ساں ڈی چپ دے اندر چپ ہاں غلام لاچار اے
بھرا دے سر کوں میڈی سینڑ پئی ڈیھدی اے

علیؑ دی دِھی پئی محسنؔ اسے رو کے آھدی اے
ونجاں میں کیویں میڈا ویرن ہے آیا دربار اے



ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ

نا شام کا زنداں یاد رہا نا اپنا کھلا سر یاد رہا

نا شام کا زنداں یاد رہا نا اپنا کھلا سر یاد رہا
بھائی کے گلے پر چلتا ہوا زینبؑ کو خنجر یاد رہا

وہ منظر شام غریباں کے سجادؑ کی آنکھ نہیں بھولی
اک سر نیزے پر یاد رہا اک سر بے چادر یاد رہا

بس یاد رہا تو سواری کا وہ مقتل سے خالی آنا
نا اس کو تمانچے یاد رہے نا اس کو گوہر یاد رہا

نا درد تھما نہ ہاتھ ہٹا اک پل بھی ماں کا سینے سے
لیلیٰ کو برچھی یاد رہی لیلیٰ کو اکبرؑ یاد رہا

کیسا پانی کیسا سایہ جب دیکھو دھوپ میں بیٹھی ہے
سائے میں جانا بھول گئی بس ماں کو اصغرؑ یاد رہا

صغراؑ کی گود میں اصغرؑ کا جا کر نہ کسی صورت آنا
زنداں میں سکینہؑ کو ہر دم رخصت کا منظر یاد رہا

خوں رستے ہوئے زخموں کی قسم قیدی بازار نہیں بھولا
نہ یاد رہی بیڑی اس کو نہ طوق نہ زیور یاد رہا

عابدؑ سے پوچھا صغراؑ نے بس خوں روتے اسے دیکھا کی
بازار کا منظر کیا پوچھے سجادؑ کو کیوں کر یاد رہا

وہ آگ میں جلنا جھولے گا وہ شام ربابؑ نہیں بھولی
آنا وہ عدو کا آگ لئے خیموں کے اندر یاد رہا

ماتم کرتا سینے میں دھڑکتا دل ہر دم کہتا ہے نویدؔ
شبیرؑ کا غم دھڑکن کی قسم اس دل کو برابر یاد رہا

شاعر: احمد نوید



ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی صغری سلام اللہ علیہا

اے دُعاواں تیرے روضے تے نیں ہمشیر دیاں

اے دُعاواں تیرے روضے تے نیں ہمشیر دیاں
خیراں ہوون میرا نانا تیری تصویر دیاں

شالا ہووے نا گلا میرے علی اصغرؑ دا
دیکھنی آں خاب چہ لوکاں اے تینوں چیر دیاں

جا کے میرا علی اکبرؑ نوں اے پیغام دیویں
آخری سانواں نیں ویرن بھینڑ دلگیر دیاں

اے دُعاواں تیرے روضے تے نیں ہمشیر دیاں
خیراں ہوون میرا نانا تیری تصویر دیاں

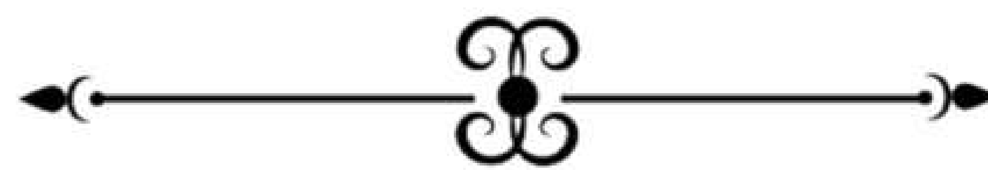
شالا ہووے نا گلا میرے علی اصغرؑ دا
دیکھنی آں خاب چہ لوکاں اے تینوں چیر دیاں

ہووے سردار مدینہ نا کوئی درزی میرا
لے کے آوے جیڑا خبراں میرے چن ویر دیاں

اے دُعاواں تیرے روضے تے نیں ہمشیر دیاں
خیراں ہوون میرا نانا تیری تصویر دیاں

شالا ہووے نا گلا میرے علی اصغرؑ دا
دیکھنی آں خاب چہ لوکاں اے تینوں چیر دیاں

خیراں ہوون میرا نانا تیری تصویر دیاں
اے دُعاواں تیرے روضے تے نیں ہمشیر دیاں




ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

حسینؑ تو نے جو سجدے میں سر کٹایا ہے

حسینؑ تو نے جو سجدے میں سر کٹایا ہے
بہن نے خیمے کے در سے قرآں اُٹھایا ہے

مقامِ عرشِ اولیٰ سے صدا یہ آتی ہے
حسینؑ تو نے میرا لا الہ بچایا ہے

وہ جس کے بوسے لیا کرتے تھے حبیب خداؐ
اُسی جگہ پہ شمر نے لہو بہایا ہے

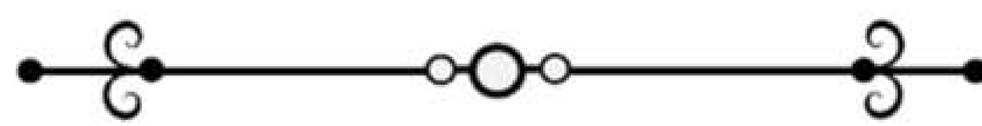
رِدا تو لُٹ گئی لیکن جنابِ زینبؑ نے
بڑے وثوق سے سجادؑ کو بچایا ہے

قضا اذان کی گونجی جو صبح عاشورا
بہن یہ سمجھی میرا بھائی لوٹ آیا ہے

حسینؑ تیغ تلے کر کے شکر کا سجدہ
حسینؑ تو نے خدا کو خدا بنایا ہے

اُٹھا کے لاش کے ٹکڑے بنائی ہے گھڑی
امامہ کھول کے قاسمؑ کو جب اُٹھایا ہے

بہن نے خیمے کے در سے قرآں اُٹھایا ہے
حسینؑ تو نے جو سجدے میں سر کٹایا ہے




ایصال ثواب و بلندی درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

جھولیاں چا کہ کھو و درد وچھوڑا دے کے

جھولیاں چا کہ کھوو درد وچھوڑا دے کے
شالا بہناں توں کدی ہوں نہ اے ویر جدا
چالی دروازے تے جندرے خالی ویڑے
ہائے بیمار کیویں رہ گئی اے کلی صغراؑ

خالی نے دُور دُور تک راواں
ہانواں تے ہو کے بن گئیاں سانواں
نانے دے روضے تے کئی واری میں پوچھیا اے
کہڑے دن آنڑ دا وعدہ اے علی اکبرؑ دا

اللہ جانے اے کیویں دن تے رات ہوندی اے
اینج لگدا اے جیویں کائینات روندی اے
دادی سلمہؑ وی میرے حال توں بے چین ہوندی
قبر وچ روندا مینوں ویکھ کے نانا میرا

تیرے باجوں اے کیویں زندگی نبھے ساں میں
آسرا کوئی نئیں کہڑے پاسے جاواں میں
میں نہ دنیا تے ہوندی تیرے ٹرنے توں پہلاں
کتھوں کھولا میں تیکوں خواباں دے وچ آن ڈسا

آ گئی عید وِیر نئیں آئے
میں اِیتھے کلی دور ہن سارے
جے ہوندی کول تے اکبرؑ نوں لاندی سہرا
نال بنواندی نوا چولا علی اصغرؑ دا

شاعر سوز: مولائی


ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

گھر لوٹ کے گھر میں پہرہ دیا کس طرح جلایا زینبؑ نے

گھر لوٹ کے گھر میں پہرہ دیا کس طرح جلایا زینبؑ نے
بس آہ بھری اور گھٹ گھٹ کے بیٹوں کو پکارا زینبؑ نے

پھر کوئی ہوک اُٹھی دل سے پھر شامِ غریباں یاد آئی
حجروں میں عونؑ و محمدؑ کو ویکھا جو اندھیرے زینبؑ نے

کس طرح سے زینبؑ اور صغراؑ اک دوسرے کو پہچانے گی
صغراؑ کے بال سفید ہوئے کیا کالا جوڑا زینبؑ نے

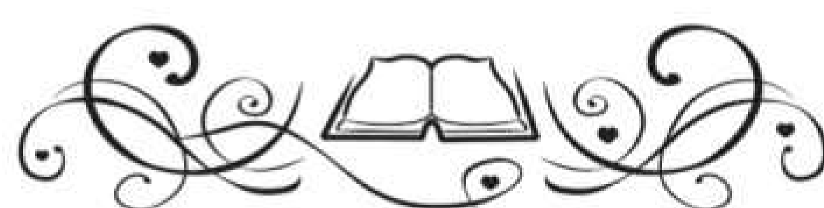
غش آنے سے پہلے دونوں نے اک دوجے ہو بس تھام لیا
صغراؑ نے جو دیکھا زینبؑ کو، صغراؑ کو جو دیکھا زینبؑ نے

اِک شور اُٹھا اُجڑے گھر میں ہائے اکبرؑ ہائے اصغرؑ
صغراؑ نے سنبھالا زینبؑ کو، صغراؑ کو سنبھالا زینبؑ نے

بھائی کی یاد میں جیتے جی آنکھوں سے بہایا اِک دریا
بیٹوں کی یاد میں جیتے جی آنسو نہ بہایا زینبؑ نے

نبیوںؑ کی وارث کے وارث کی امانت دار بہن تھی نویدؔ
توحید کے بار کو شانوں پر تنہا ہی اُٹھایا زینبؑ نے

شاعر: احمد نوید




ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

دوویں عیداں ویرا اکبرؑ روندایاں لگیاں

دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں
آوے وطنی شالا اکبرؑ اے دُعاواں منگیاں

دن عید دے بھینڑاں ویراں کول آ کے
ہائے لیندیاں عیداں نویں کپڑے پا کے
مینوں چھڈ گئیوں کلی نیئوں کیتیاں چنگیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں

گُج گودا چہ لہہ کے کوئی اُنگلی لا کے
ویراں نوں بھینڑاں ہائے خوب سجا کے
میں ویکھ کے روندیہائے ہجرا چہ کلیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں

اک رات جدا نہ ویراں توں ہوی
ایہو سوچ کے روندی میرے کول نہ کوئی
بیمار ہاں اکبرؑ تائیں موتاں منگیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں

آوے وطنی شالا اکبرؑ اے دُعاواں منگیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں

اج ڈھل پیاں ویرا دسویں دیاں شاماں
دربار نبیؑ تے سُنڑیاں نیں اذاناں
پیا ہلدا اے روضہ جدوں ویر میں منگیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں

سردارؔ اے عرضاں پیا رو رو کردا
میرے روگ مُکا دے صدقہ اکبرؑ دا
نیں سہہ سکدا میں اے دُکھ تے تنگیاں

آوے وطنی شالا اکبرؑ اے دُعاواں منگیاں
دوویں عیداں ویر اکبرؑ روندایاں لنگیاں


ایصال ثواب و بلندی درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہراء بنت علی قنبر زیدی

بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا

رحمان گواہ میں تھک پئیاں آں

رحمان گواہ میں تھک پئیاں آں، گل لا دھیاں تے پتراں کوں وچ کفن بتولؑ الہ یا
رحمان گواہ میں تھک پئیاں آں

میکوں جھڑکاں تے ضرباں ملیاں جڑاں ناں عمرانؑ راچایا
عمرانؑ گواہ میں تھک پئیاں

میںڈے فدک اُوتے لٹ جاری رئی کیں مسجد وچ آذان دیتی
میں سُنڑ یائے حسنؑ دے بابے دا اذان چہ نام نئیں آیا
اذان گواہ میں تھک پئیاں

کوئی اموی ممبر تے بیٹھا ہا، جیں جھنڈک دے نال دلیل منگی
میں فدک دی دعوے دار جو ہاں کھڑ کے قرآن سنایا
قرآن گواہ میں تھک پئیاں

میکوں اتنی واری ممبر اُتوں اے جھڑک ملی چپ رہ زہراؑ
میں جتنی واری امڑی دا احسان ہے یاد ڈوایا
احسان گواہ میں تھک پئیاں

ایویں لگدا اے نیں سند جھڑی زینبؑ دی چادر جھڑ پئی اے
اودے وکھرے ہوئے اوں ورقیاں نوں سلمانؓ وی آچنڑ وایا
سلمانؓ گواہ میں تھک پئیاں

رحمان گواہ میں تھک پئیاں آں، عمرانؑ گواہ میں تھک پئیاں
اذان گواہ میں تھک پئیاں، قرآن گواہ میں تھک پئیاں
احسان گواہ میں تھک پئیاں، سلمانؓ گواہ میں تھک پئیاں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ظالم کے لئے صبر کی تلوار ہے زینبؑ

ظالم کے لئے صبر کی تلوار ہے زینبؑ
گر غیض میں آ جائے تو کرارؑ ہے زینبؑ

لہجہ بھی علیؑ کا ہے جلالت بھی علیؑ کی
خطبوں سے عیاں ہوتا ہے کرارؑ ہے زینبؑ

دربارِ یزیدی میں عجب شان کے خطبے
گہ قید مصیبت میں گرفتار ہے زینبؑ

قربان کئے بھائی بھتیجے بھی پسر بھی
راضی با رضا مند کی غفار ہے زینبؑ

جلتے ہوئے خیموں میں امامت کی حفاظت
سجادؑ سے ہر لمحہ خبردار ہے زینبؑ

بخشش کی بھلا فکر تجھے کس لیے عشرتؔ
فردوس کی جب مالک و مختار ہے زینبؑ

گر غیض میں آ جائے تو کرارؑ ہے زینبؑ
ظالم کے لئے صبر کی تلوار ہے زینبؑ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بے ردا شہر کی گلیوں سے گزر زینبؑ کا

بے ردا شہر کی گلیوں سے گزر زینبؑ کا
پشتِ عابدؑ پہ ہے تحریر سفر زینبؑ کا

لاش اکبرؑ سے لپٹ کر یہ ہوا کہتی تھی
کس نے چھلنی کیا برچھی سے جگر زینبؑ کا

گر پڑا خاک پہ عباسؑ کا سر مقتل میں
نوک نیزہ سے نہ دیکھا گیا سر زینبؑ کا

لشکر شام کی تیغوں میں گرا ہے اکبرؑ
جھک گیا جس کی گھٹاؤں میں قمر زینبؑ کا

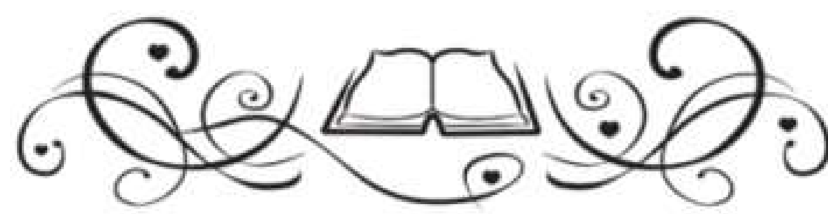
جس جگہ شامِ غریباں کی ہو مجلس برپا
ذکر ہوتا ہے وہاں تا بہ سحر زینبؑ کا

خون شبیرؑ کی ہر بوند کا مقروض بشر
خون شبیرؑ ہے مقروض مگر زینبؑ کا

رات لگتی ہے مجھے بنتِ پیمبرؐ کی ردا
چاند لگتا ہے مجھے دیدۂ تر زینبؑ کا

یہ الگ بات کہ محفوظ رہا دین رسولؐ
یہ الگ بات کہ لوٹا گیا گھر زینبؑ کا

اور گونجے نہ ابھی عرض و سماں میں محسنؔ
ماتم ابن علیؑ میں ہے اثر زینبؑ کا





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

دے صدا امبڑی جایا دربار اندر کیویں جاواں

شام دا دربار ہے ویرن شام دا دربار
دے صدا امبڑی جایا دربار اندر کیویں جاواں

سر دربار تے آ گئے ویرن سر تے نئیں اے رِداواں
شمر آہندا اے ناکوں کرتی ہے دربار وچالے
پیشی ون توں پہلے ویرن منگ دُعا مر جاواں

کئی بیمار نبی دیاں دُکھیاں تھک پیئے ہن پالے
ٹر سکدے نئیں کھڑ سکدے نئیں مار ڈیٹا اے راہواں

دھی بتولؑ اُس راہ دِی ہاں میں پتر غیور ہے میڈھا
اُس دربار شرابی دا ہے کیویں خیر لتھاواں

ہک قاسمؑ دی امبڑی دا ہن وتری دا ویرا ہن
بچھڑے اکبرؑ اصغرؑ دھیاں نال مینڈھے ہن ماواں

ٹنیڈھے ناں دے نال اے ظالم ماں اُجڑی دا جاوے
میں کیویں دربار دے وچ ونجھ ظالم نال بلاواں

محسنؔ وِیر شبیرؑ دے سر توں آئی اے آواز اے
آخری منزل توڑ نبھا ہن میں کیا وین سناواں

سر دربار تے آ گئے ویرن سر تے نئیں اے رِداواں
دے صدا امبڑی جایا دربار اندر کیویں جاواں


بلندیٔ درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ اہل بیت حرم علیہا السلام

دیکھ لو کوفیو ہم ہیں آلِ نبیؑ

کربلا سے چلے جب کہ اہل حرم، گزرے گنج شہیداں سے بہ چشم نم
گرتے پڑتے چلے عابدؑ خستہ دم، غنچے کوفے کو بولے امامِ اُمم

دیکھ لو کوفیو ہم ہیں آلِ نبیؑ، ہم کو پہنچان لو ہم ہیں آل نبیؑ
تم ہو سب کلمہ گو ہم ہیں آلِ نبیؑ، ہم کو تعظیم دو ہم ہیں آلِ نبیؑ

ختم جس گھر پہ آ کہ شریعت ہوئی، اور مکمل نبوت رسالت ہوئی
اور امت پہ جن کی موودت ہوئی، اُن کی امت کے ہاتھوں یہ حالت ہوئی

جن کا جبریلؑ جھولا جھلاتے رہے، حور و الماں لوری سُناتے رہے
بن زائر ملائک بھی آتے رہے، ہمراہ جس کے گھر آتے جاتے رہے

تم جمع جو یہاں اتنے افراد ہو، دیکھ کر ہم کو کیوں مشکل میں شاد ہو
یہاں نبیؑ زادیاں ہیں اگر یاد ہو، تم ہمارے غلاموں کی اولاد ہو

جن کا تم دیکھتے ہو تماشہ یہاں، بنت پیغمبر دو جہاں ان کی ماں
تھیں یہی پہلے کوفے کی شہزادیاں، تھیں کنیزیں تمہاری بہو بیٹیاں

ہم کو تاج و حکومت سے رغبت کہاں، ہم تمہارے بُلانے پہ آئے یہاں
مجھ کو پہنائے طوق و رسن بیڑیاں تم میں اتنے امامِ امام و زماں

کیسے کیسے حسیں اور پیارے گئے، مصورنُور اور قرآں کے پارے گئے
سامنے اپنی آنکھوں تے تارے گئے، کیسے کیسے جواں اپنے مارے گئے

گھر کا ندر کرب و بلا ہو گئے، آج بلوے میں ہے عترت مصطفےٰؐ
قید و اور بند میں ہم ہوئے مبتلا، ہم کو در در پھراتے ہو تم بے خطا

پھر رہے ہیں جو بازار و منظر بدر، لٹ گیا دوپہر میں بھرا گھر کا گھر
ہیں شہیدوں کے لاشے پڑے خاک پر، رکن بے جاں پہ ہیں سب شہیدوں کے سر

کیا میری شاعری اور نوحہ میرا، آل احمدؐ سے مجھ کو یہ رُتبہ ملا
آپ نے سبط جعفر جو پرسہ دیا، تر یہی تر میں ہے سیدہؑ کی عطا

شاعر و سوز: سید سبط جعفر زیدی (شہید)

نوحہ اہل بیت حرم علیہا السلام

ہر وقت زمانے سارے میں شبیرؑ کا ماتم ہوتا ہے

ہر وقت زمانے سارے میں شبیرؑ کا ماتم ہوتا ہے
سجادؑ کو رونے والے ہیں تطہیر کا ماتم ہوتا ہے

سینے میں سناں ہے اکبرؑ کے شبیرؑ زمیں پر بیٹھے ہیں
قاسمؑ پے جوانی روتی ہے بے شیر کا ماتم ہوتا ہے

وہ صابر خالق تھا لیکن اُس کی یہ حقیقت ہے ظاہر
وہ خاب تھا بیداری میں تعبیر کا ماتم ہوتا ہے

وہ بازو باندھتے ہیں دیکھو کٹ کر جو علم کے ساتھ رہیں
اس ثانی حیدر صفدر کی تطہیر کا ماتم ہوتا ہے

تطہیر کی تعدار تھی وہ دربار خالی لوٹ گئی
جو چاک ہوئی پیغمبرؐ کی تحریر کا ماتم ہوتا ہے

یہ مجلس و ماتم آہ و بکا چودہ سو برس سے جاری ہے
اِک ویراں گھر کی یاد میں یہ زنجیر کا ماتم ہوتا ہے

سجادؑ کو رونے والے ہیں تطہیر کا ماتم ہوتا ہے
ہر وقت زمانے سارے میں شبیرؑ کا ماتم ہوتا ہے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی ام لیلیٰ سلام اللہ علیہا

ماں دُکھیاری کسے لوری دے گی

دوں گی کس کو لوری، دوں گی کس کو لوری
ماں دُکھیاری کسے لوری دے گی
جنگل سے مقتل سے ہے شام کی اب تیاری

تنہائی کا عالم ہے شبیرؑ نہیں
گود ہے خالی اب میرا بے شیر نہیں
رو رو کر یہ مادر کرتی ہے آہ و زاری

قیدی بن کر دُکھیا ماں ہے شام چلی
تھا سفر میں کی جب آئے گی
رستے میں اُجڑی ماں مر جائے نہ غم کی ماری

پھول سا نازک سہرا اکثر یاد آیا
خاک پہ بیٹھی ماں کو اصغرؑ یاد آیا
ایسے میں اُس ماں کی آنسو ہیں آنکھ سے جاری

لٹ گئی مادر جھولا جل کر خاک ہوا
رن میں ہے اولاد نبیؐ ہے واویلا
رب جانے زینبؑ نے کیسے یہ رات گذاری

کرب و بلا میں آیت یہ کیا ظلم ہوا
اس گلے پہ اصغرؑ کے جب تیر لگا
پھر تھاما زینبؑ نے ہے ماں پر سکتہ طاری

کیسے اجڑی میں ہوں کوئی نہ اجڑے
یا رب کوئی نہ ایسا ماں دیکھے
اصغرؑ کے لاشے پہ تھی ماں کی آہ و زاری

گونج رہی ہے نوحے کی آواز محبؔ
یہ ماتم ہے اکبرؑ کا اعلان محبؔ
صدیوں سے جاری ہے شبیرؑ کی پُرسہ داری

جنگل سے مقتل سے ہے شام کی اب تیاری
دوں گی کس کو لوری، دوں گی کس کو لوری
ماں دُکھیاری کسے لوری دے گی
ماں دُکھیاری کسے لوری دے گی

شاعر: محب فاضلی

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

میں رووان درداں ماری میرا ماں جایا کیوں نئیں آیا

میں رووان درداں ماری میرا ماں جایا کیوں نئیں آیا
میں بیٹھی مل کے راواں میرا ویر نئیں آیا نئیں آیا
رات انھیری مینوں آن ڈراوے چین نہ آوے دل گھبراوے
تیرا دردی ویر میرے نوں اے پیغام پہچاوے
تو جا کے پردیساں نوں ڈیرا پایا کیوں نئیں آیا

رات انھیری مینوں آن ڈراوے چین نہ آوے دل گھبراوے
وسدے گھراں نوں جندرے نے لگ گئے انکھیوں دریا ویکھ کے وگ گئے
مر جاواں گی ایتھری ویرا تیری یاد ستاوے
مینوں تیراں سوچاں پایا غم دا باجوں نئیں آیا

تیرے سہرے میں ویکھ کے رووان ہنجواں دے میں ہار پرووان
ہونڈے مان بھرا دا ویرن شالا بھنی آوے
میں شگن منائے تیرے توں سہرا لایا کیوں نئیں آیا

ستویں دا سی وعدہ اے تیرا لبدی ٹردی کھا اے سویرا
ہر پاسے نیں کالیاں راتاں کوئی نظر نہ آوے
میں راہواں تک تک ہاری میرا ماں جایا کیوں نئیں آیا

دیس میرے لئی ہویا اے پرایا ویر اصغر نا قاسمؑ آیا
چاچا غازیؑ نال تیرے گئے کوئی مڑ نا آئے
میں وانگوں کوئی جگ تے نظر نئیں آیا کیوں نئیں آیا

دیس میرے لئی ہویا اے پرایا ویر اصغر نا قاسمؑ آیا
چاچا غازیؑ نال تیرے گئے کوئی مڑ نا آئے
میں وانگوں کوئی جگ تے نظر نئیں آیا کیوں نئیں آیا

شاہد نے ہائے اتھرو اکھیاں دے بھلنے نئیں تانے سکھیاں دے
سمجھ کے مینوں ویرا کوئی کوئی کول نہ آوے
تیرے درد وچھوڑے مینوں گھیرا پایا کیوں نئیں آیا

بلندیٔ درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

منگو دُعا ہن ٹھنڈیاں میرا اکبرؑ گھر ول آوے

منگو دُعا ہن ٹھنڈیاں میرا اکبرؑ گھر ول آوے
ہن میکوں گھنڑ نئیں آیا شالا ویرن سہرے پاوے

بہوں موجی ہاں گھر کلڑے وچ میکوں کھا گئی اے بیماری
مِٹھ تانگ وجے اُجڑی دی میکوں جلدی منہ ڈکھلاوے

میں خاب ڈراوَنے دیندھی ہاں ہر رات گذدی ہے روندے
لگی سانگ میرے ویرن کوں پیا لاش کوں بابا چاوے

چاچے دے بازو قلم تھیے قاسمؑ دی لاش دے ٹکڑے
چا ٹکڑے لاش دے چن چن بابا پیا لاش بناوے

دیواراں روندیاں وہیڑ دیاں بیٹھی لال ہا ویندھی روندھی
خوش کیتا سی بنڑی کوں میکوں ویرن آ گل لاوے

لگا تیر ظلم دا اصغر کوں او تیر بہوں آ وزنی
گل چیر گیا ویرن دا پیا منہ توں تیر جو آوے

ہو دن صغراؑ دی قبر وچوں آواز آوے ہر ویلے
آوے قبر تے مینڈھی اکبرؑ جدوں ویر مدینے آوے

ہن میکوں گھنڑ نئیں آیا شالا ویرن سہرے پاوے
منگو دُعا ہن ٹھنڈیاں میرا اکبرؑ گھر ول آوے


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

رات بھر بے وارثوں کو سیدہؑ روتی رہی

رات بھر بے وارثوں کو سیدہؑ روتی رہی
آ گئی شامِ غریباں کربلا روتی رہی
کربلا میں چھا چکی ہے شامِ غم کی تیرگی
اب نا اکبرؑ ہے نا قاسمؑ ہے نا عباسِؑ جری

غم اُٹھانے کے لئے زینبؑ اکیلی رہ گئی
بے کفن لاشوں پہ زینبؑ بے رِدا روتی رہی
بعد عاشورا نبی زادیؑ کا گلشن لٹ گیا
خستہ تن لاشوں پہ بن میں خاک اُڑاتی تھی ہوا

اور ان لاشوں کو مقتل میں کفن مل نہ سکا
کربلا والوں کو مقتل، کربلا والوں کو مقتل میں قضا روتی رہی

لٹ گئی آلِ نبیؐ مقتل میں خیمے جل گئے
ہر طرف بے وارثی ہے آج زینبؑ کا تیرے
کوئی بھی آتا نہیں زینبؑ کسے آواز دے
اد جلے خیموں میں بنت فاطمہؑ روتی رہی

لاشہ شبیرؑ مقتل کی زمیں پر دیکھ کر
نرغہ عادا میں زینبؑ خاک اُڑا کر دیکھ کر
آئے شامِ غریباں میں یہ منظر دیکھ کر
بے کسوں کے ساتھ ارضِ نینواں روتی رہی

کربلا کے بن میں دن عاشور کا ڈھلنے کے بعد
جھولا اصغرؑ کا ستم کی آگ میں جلنے کے بعد
ہاتھ اپنے شدت اعصاب میں ملنے کے بعد
خوں بھرا کُرتا لئے اِک مامتا روتی رہی

1/2

ہائے وہ شام غریباں اور دشت نینوا
ہائے وہ عالم کے جب ایک ایک خیمہ جل گیا
پرسہ دینے کے لئے زینبؑ کا جب کوئی نہ تھا
دربدر اُس رات آلِ مصطفیٰ روتی رہی

ڈھونڈتی پھرتی تھی بابا کو سکینہؑ رات بھر
پھول سے رُخسار جس کے خون میں تھے تر بہ تر
پوچھتی تھی بنت زہراؑ کہ بابا ہیں کدھر
رات بھر پیاسی وہ بچی جا بجا روتی رہی

ہائے وہ پیاسی سکینہؑ اور وہ پُر ہول رات
غربت آل نبی پر رو رہی تھی کائینات
وہ اداسی تھی کہ آلِ مصطفےؐ کے ساتھ ساتھ
خستہ تن لاشوں کو مقتل کی ہوا روتی رہی

ہائے وہ معصوم بچی ہے سکینہؑ جس کا نام
جس کی تربت کی نشانی بن گیا زندانِ شام
ان عزاداروں کو پہنچے اُس سکینہؑ پر سلام
اے محبؔ جو باپ سے ہو کر جدا روتی رہی

رات بھر بے وارثوں کو سیدہؑ روتی رہی
آ گئی شامِ غریباں کربلا روتی رہی
رات بھر بے وارثوں کو سیدہؑ روتی رہی
رات بھر بے وارثوں کو سیدہؑ روتی رہی

2/2

شاعر: محب فاضلی


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بازار دے وچ غیور سجادؑ ہے رت روندا

ہتھ رسیاں والے چا زینبؑ سجادؑ لئی رئی کردی دُعا
بازار دے وچ غیور سجادؑ ہے رت روندا
سر ننگے ویکھی دھی زہراؑ زینبؑ دی بن گئی مقتل گاہ
آکھے غازیؑ بھنڑ رقیہ جد توں شام گئی

میں زینبؑ ہاں آکھی لوکاں نوں میرا بابا علیؑ
توں پتر جلی زینبؑ بن کے نہ زخمی ہووے دھی زہراؑ
لٹوا کے گھر زینبؑ آ وطن توں دور گئی
عمرانؑ دی غیرت شام چہ ہو مجبور گئی

عباسؑ بھرا دے قاتل توں رئی چادر منگدی عونؑ دی ماں
بازار دے وچ غیور سجادؑ ہے رت روندا
سر ننگے ویکھی دھی زہراؑ زینبؑ دی بن گئی مقتل گاہ
جیویں شام تائیں میں آئی ہاں سجادؑ گواہ

اودے زین گئی توں ویکھ تے سہی نئیں ٹرن دا راہ
میں پڑھ ساں نادِ علیؑ ویرن توں نیزے تے قرآن سُنا
بازار دے وچ غیور سجادؑ ہے رت روندا
آواز آئی تلہ زینبؑ دی میں اُجڑ گئی

عابدؑ دی عمر دراز ہووے کچھ نئی منگدی
ہتھ رسیاں والے چا زینبؑ سجادؑ لئی رئی کردی دُعا
سر ننگے ویکھی دھی زہراؑ زینبؑ دی بن گئی مقتل گاہ
بازار دے وچ غیور سجادؑ ہے رت روندا

بلندیٔ درجات : بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

امام حسین علیہ السلام

شاعر: محب فاضلی

زہرا کا لاڈلا بے جرم و بے خطا ہائے مارا گیا

① حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسین یا حسین یا حسین
زہرا کا لاڈلا بے جرم و بے خطا ہائے مارا گیا
غربت کی یہ شب ہے بے پردہ زینبؑ ہے
کرتی ہے رو رو کر زینبؑ یہی بقا

② وہ جو لہو لہو ہے خالق کی آبرو ہے
اے شاہِ کربلا محشر تلک خدا ممنون ہے تیرا
امت کا رہبر ہے نبیوں سے برتر ہے
تیرے ہی صدقے میں باقی ہے یہ جہاں

③ زینبؑ کو بس یہ غم ہے اس بات کا الم ہے
پر خاک نینوا زہراؑ کے لال کا لاشہ پڑا رہا
زینبؑ کو یاد آئی بھائی کی تنہائی
جب رن سے جاتا تھا لاشوں کا کارواں

④ سہمی ہوئی سکینہؑ پیاسی ہے وہ حزینہ
دیتی رہی صدا گوہر میرے چھنے
دامن بھی جل گیا، دامن بھی جل گیا
صحرا ہی صحرا ہے اے بابا جنگل میں یہ دُکھیا مقتل میں
ڈھونڈے تمہیں کہاں حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسین

⑤ بابا کو رونے والی سینے پہ سونے والی
اب ساری زندگی بابا کو روئے گی کیسے وہ سوئے گی
گھبرا کر خیموں سے نکلے گی پیاسی وہ ڈھونڈے گی
لاشوں کے درمیاں حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسین یا حسین

⑥ بعد حسینؑ زینبؑ شبیرؑ بن گئی ہے
سب خیمے جل گئے لاشے پہ بھائی کے
ہمشیر نے کہا مقتل میں یہ تجھ سے وعدہ ہے
زینبؑ کا یہ تیری قربانی ہو گی نہ رائیگاں

⑦ بس اے محبؔ یہ ماتم زینبؑ کی آرزو ہے
جو اپنے بھائی کو بن میں نہ رو سکی
اے بنت مصطفیٰ اے بنت مصطفیٰ
قاسمؑ کا اکبرؑ کا زہراؑ کے دلبر کا
دیتے ہیں سب پرسہ یہ تیرے نوحہ خواں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی اُم البنین سلام اللہ علیہا

ماں نے بیٹے سے یہ کہا غازیؑ بنت زہرا کی یوں دعا لینا

ماں نے بیٹے سے یہ کہا غازیؑ بنت زہرا کی یوں دعا لینا
آنچ شبیرؑ پر اگر آئے موت کو تم گلے لگا لینا

تم کو پالا ہے کربلا کے لئے لاج رکھ لینا سیدہؑ کے لئے
تم وفا دار ہو تو لال میرے فخر کی بات ہو وفا کے لئے
تم علمدار ہو علیؑ کی طرح دین اسلام کو بچا لینا

پانی مانگے جو چھوٹی شہزادی اپنے دل کا لہو بہا دینا
دل میں خوشبو نہ جائے پانی کی سانس دریا پہ اس طرح لینا
لاش پامال ہو تو ہو جائے ہاں مگر مشک ہو بچا لینا

تم ہو ضامن ردائے زینبؑ کے یہ ردا ہے جناب زہرا کی
میرے عباسؑ اس ردا کی قسم کم ہے اس کے غلاف کعبہ بھی
میرے غازی پہنچ کے دریا پر اس ردا کو دُعا بنا لینا

ہے وفاؤں کے بولتے قرآں جنگ کرنے کا رہ گیا ارماں
بوند دے کر کربلا کا مشکیزہ تو نے دریا کا کب لیا احساں
لاش جائے نہ میری خیمے میں مجھ سے یہ وعدہ وفا لینا

جب سکینہؑ طمانچے کھاتی تھی لاش عباسؑ کانپ جاتی تھی
زخمی کانوں پہ ہاتھ رکھ کر وہ جب علمدار کو بلاتی تھی
جب قیامت بپا ہو بچی پر ہاتھ دامن سے تم بجھا لینا

تھا یہ ریحانؔ ماں کا یہ کہنا ساری دنیا کو یاد آئے گا
چاہے طوفان اے میرے غازیؑ قافلہ قید ہو کے جائے گا
سر برہنہ بہن کو جب دیکھو سر کو نیزے سے تم گرا لینا

شاعر: ریحان اعظمی

بلندی درجات: ریحان عباس رضوی، وصی حیدر زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

میرا اکبرؑ میرا قاسمؑ میرا غازیؑ میرا اصغرؑ

میرا اکبرؑ میرا قاسمؑ میرا غازیؑ میرا اصغرؑ
لٹ گئی نبی دی آل تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

شام غریباں العماں زینبؑ ہو گئی سر عُریاں
یتیم تھا تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

ویر غریب سڈاویں نا خیمیاں وچ ٹرپاوی نا
زینبؑ جو آئی نام تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

قاسم دی مہندی رُل گئی ریتاں تے تقسیم ہوئی
لاشے ہوئے پامال تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

وسدا رے مظلوم بھرا زینبؑ ٹر پئی شام دے راہ
گھر چا نا بہناں دا تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

اکبرؑ اصغرؑ مارے گئے پتر وی دین توں وارے گئے
آ ویکھ میرا حال تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

دین پیمبرؐ دی خاطر شام دے زندان وچ نانا
نئیں آیا پورا سال تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

شام غریباں العماں زینب ہو گئی سر عُریاں
یتیم تھا تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال

میرا اکبرؑ میرا قاسمؑ میرا غازیؑ میرا اصغرؑ
لٹ گئی نبی دی آل تیرا دین بچ گیا اے رب ذوالجلال



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

میں شام جا رہی ہوں

میں شام جا رہی ہوں میں شام جا رہی ہوں
کہتی تھی شہہ کی خواہر کرب و بلا سے لٹ کر
میں شام جا رہی ہوں میں شام جا رہی ہوں

بھیا جو چھین لیتے سر سے ردا جو عادا
عریاں پڑے جو رہتا رن میں تمہارا لاشہ میں ڈال دیتی چادر
میں شام جا رہی ہوں میں شام جا رہی ہوں

بھیا عدو نے سارے خیمے جلا دیئے ہیں
ہم آسماں کے نیچے بے آسرا پڑے ہیں
گھیرے ہوئے ہیں لشکر میں شام جا رہی ہوں

جو سر رہا ہمیشہ آغوش فاطمہؑ میں
جو سر ہے خون اگلتا ہے خاک کربلا میں
ہائے ہائے میرا برادر میں شام جا رہی ہوں

کر دے شگاف یا رب اس دشت نینوا میں
بھائی کے ساتھ میں بھی رہ جاؤں کربلا میں
کیسے جیئے کی مظطر میں شام جا رہی ہوں

اے بے کفن برادر تم کو سلام میرا
مظلوم لاشے بے تر تم کو سلام میرا
چھوڑا تمہیں خدا پر میں شام جا رہی ہوں

جب یاد آئے تم کو اُجڑا ہوا گھرانا
تم دیکھ کر گھر میں فرش عزا بچھانا
پڑھنا یہ نوحہ محشرؔ میں شام جا رہی ہوں

کہتی تھی شہہ کی خواہر کرب و بلا سے لٹ کر
میں شام جا رہی ہوں میں شام جا رہی ہوں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

اکبرؑ میرا سہریاں والا اکبرؑ

اکبرؑ میرا سہریاں والا اکبرؑ، اکبرؑ میرا چوٹیاں والا اکبرؑ
سک دے ویلے جوان بچھڑے کوں پگ بندھندائے حسینؑ تھک پاوندائے

انا للہ دی صرف اک آیت پڑھ سناندائے حسینؑ تھک پاوندائے
ایک تھتل حالت پیمبر دا ہر گھڑی ہر بتولؑ دی چادر
غم کے ہتھ لال صرف بتولاں تے کھل کے ڈیندائے حسینؑ تھک پاوندائے
ہے جنازہ خیال اکبرؑ دا مصطفیٰ عالمین دا سچ گئے
آخری وار سوہنڑے اکبرؑ دا منہ ڈھکیندائے حسینؑ تھک پاوندائے
پتر مہمان ہووے لادے دا پیو دی سانواں تو دید ہٹدی نئیں
گھر توں ٹورن توں پہلے اکبرؑ دے تھا گنیدائے حسینؑ تھک پاوندائے
ایویں ڈسدے جو وقت نئیں ملڑنا پیوں توں ایدا جگر چنن کیتے
زین برچھی لگن توں بہو پہلے ہاملیندائے حسینؑ تھک پاوندائے
تھوڑی پت ہے جو پتر نئیں ولنا پڑھ تسبیح حسبنا اللہ دی
کھول کڑیاں عبادیاں دل تے غم کریندائے حسینؑ تھک پاوندائے
ایجی پت پتر توں جہان اُتے کوئی پیمبر نئیں ودا سکھیا
موت دی پگ تو ہے سہو پگ دا لڑ ولیندائے حسینؑ تھک پاوندائے
سک دے ویلے جوان بچھڑے کوں پگ بندھندائے حسینؑ تھک پاوندائے
اکبرؑ میرا سہریاں والا اکبرؑ، اکبرؑ میرا چوٹیاں والا اکبرؑ



سوز: میوہ خان کلیری
بلندی درجات: میوہ خان کلیری، وصی حید زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

سجادؑ تیرا باقرؑ جیویں فضہ دا مانڑ ودھا دے

فضہ کردی اے دُعاواں، فضہ کردی اے دُعاواں
سجادؑ تیرا باقر جیویں فضہ دا مانڑ ودھا دے
مینوں سمجھ کے نوکر دادی دی وچ قبر دے آنڑ لہا دے

مریم تے آسیہ حاجرہ توں ہوئے میرے بخت سوائے نے
میں چار امامؑ زمانے دے چا گودی آپ کھڈائے نے
پر صدمے مینوں مار گئے زینبؑ دی پاک ردا دے

بیمار اے حسرت ہے میری اج آخری ویلے آوے ہا
سردار مدینہ بچھڑی مینوں آ کے کفن پواوے ہا
وچ بقیع دادی زہراؑ دے میری موت دی چا اطلاع دے

کل فجر ویلے توں کیوں خبر اجڑی دی روح گھبراندی اے
مینوں سانواں گنڑ دی روح عابدؑ ہائے تیری یاد ستاندی اے
اے سانواں مکنڑ دے توں پہلے کڑیاں دے کس چُھوا دے

تیرے نانے پاک محمدؐ نے جیڑی زندگی مینوں دان کیتی
کُج زہراؑ توں کُج زینبؑ توں صد شکر میں کر قربان گئی
قدماں وچ ثانیٔ زہراؑ دے اج آ کے قبر بنڑا دے

مینوں سمجھ کے نوکر دادی دی وچ قبر دے آنڑ لہا دے
فضہ دا مانڑ ودھا دے سجادؑ تیرا باقرؑ جیویں
سجادؑ تیرا باقر جیوے فضہ دا مانڑ ودھا دے


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

سر حسینؑ سے ہے خون مصطفیٰ کا رواں

سر حسینؑ سے ہے خون مصطفیٰ کا رواں
کیا ہے سبط پیمبر نے گھر کا گھر قرباں

بدل دیا رُخ تاریخ کربلا پل میں
دکھا کہ اصغر بے شیر تو نے سوکھی زباں

کوئی کفن نہیں دیتا کوئی دفن تو کرے
کوئی تو لاشیں اُٹھائے کٹا ہوا قرآں

حسینؑ لائے ہیں ڈوبا ہوا لہو میں علم
تڑپ کے بولی سکینہؑ میرے چچا ہو کہاں

بدل گیا ہے زمانہ یہ کیا قیامت ہے
رسول زادی کی چادر ہے لوٹ کا ساماں

زمانہ آیا غریبی میں یاد نانا کا
سُنی جو شاہ نے اپنے جواں پسر کی اذاں

حسینیت کی محافظ ردائے زینب ہے
نبی کے دیں جو ملی ہے اسی ردا میں اماں

کیا ہے سبط پیمبر نے گھر کا گھر قرباں
سر حسینؑ سے ہے خون مصطفیٰ کا رواں




شاعر: باوا سید صدا حسین بخاری

بلندی درجات: سید صدا حسین بخاری، وصی حیدر زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

سجادؑ خون رووے، سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے
یا رب مسافراں دا اینج دا جہان ہووے

کدی چھڑدا نئیں سی سورج ننگا سر دا بال ہووے
ہتھ رسیاں وچ پابند نیں وچ شام دے بازاراں

نا نیند آوے ویرن نا بابے دا اے سینہ
سجادؑ کولوں رو رو پوچھدی رئی سکینہؑ

زنداں دا اندھیرا مینوں ستاوے ویرن
بابے توں جدا ہو کے نا چین آوے ویرن

کوئی حوصلہ نئی دیندا دشمن نے لوگ سارے
جدوں قافلے تو رئی میں ظالم طمانچے مارے

رئے کنڈ تے مار کوڑے رئیا ٹوردا کمینہ
نالے چادراں نے لُٹیاں ایناں ظالماں ویکھی نا

یا رب مسافراں دا اینج دا جہان ہووے
سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

رتیاں ریتاں تے ٹریاں سر ننگے نانا پلیاں
نو گھنٹے وچ شرابی دربار رئی آں کھلیاں

پتھراں دی ہائے سلامی اے وڑ دا لے ہزاراں
کوئی ٹور دا نئی سانوں غازیؑ جے نال ہوسے

منگیاں نے میں دُعاواں کسے نال نا اینج ہووے
سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

بھیناں دا ویرا باجوں جینڑا محال ہووے
سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

کیویں ہووے سفر اصغرؑ دا قاتل جے نال ہووے
سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

یا نعیمؔ قید پھپیاں سنگ بھنڑاں نال ہووے
سر ننگے ویکھ پھپیاں بیمار خون رووے

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ پکارتی ہے

عباسؑ یہ بتا زینبؑ پکارتی ہے
میں شام جاؤں کیسے سر پر نہیں رِدا

پیاسا رہا تو غازیؑ دریا پہ کر کے قبضہ
روئے گی یاد کر کے دنیا تیری وفا

اِک تیرے آسرے پہ چھوڑا وطن مدینہ
تیرے بعد آج غازیؑ ہے کون آسرا

معصوم سکینہؑ پہ کیا وقت آ گیا تھا
کھاتی رہی طمانچے بے جُرم و بے خطا

اصغرؑ کی پیاس غازیؑ تیرے بعد یوں بجھی ہے
حرمل نے چیر ڈالا بے شیر کا گلا

بولی قمرؔ یہ زینبؑ غازیؑ سے شام جا کر
خطبوں میں اپنے دوں گی اسلام کو بقا

میں شام جاؤں کیسے سر پر نہیں رِدا
زینبؑ پکارتی ہے عباسؑ یہ بتا

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

روندی رئی سکینہ گل ویر دے پا آواں

روندی رئی سکینہؑ گل ویر دے پا آواں
اینا تے دس جا ویرن کیویں قید نبھاواں

نا ملیا مینوں ویرن اج بابے دا اے سینہ
نا قید وچ میں روندی ہوندا جے اے مدینہ

درداں دی ماری ویرن کینوں درد سُناواں
ہائے نانے دی اُمت نے ساڈا حیا نا کیتا

نا چاچا خیمے آیا نا پانی پچھیا پیتا
نالے ویر کٹیاں چاچے غازی دیاں باواں

سر ننگے پھپیاں تک کے تیرا خونڑ رونا ویرن
نالے وزنی طوق کڑیاں وچ تیرا کھلونا ویرن

کیتے سفر نال پھپیاں ہائے بعد توں چھاواں
مینوں چھوٹے ویر اصغرؑ دے نئیں پیار ویر بھلدے

جدوں آوے یاد اودی اکھیاں چوں اتھرو رُلدے
کدی پینگا ویکھ روواں کدی ڈور ہلاواں

سہرا دیاں نے ریتاں ظلماں دی گرمی ویرن
میں وی نال قافلے دے رئی سفر کردی ویرن

گئے ڈگدے وین لاشوں بچے روندیاں ماواں
سجادؑ ویر مینوں اک واری سینے لا جا

مجبور ہاں میں ویرن ہتھ رسیاں چوں کھلا جا
زنداں چوں نعیمؔ کس نوں میں دیواں صداواں

اینا تے دس جا ویرن کیویں قید نبھاواں
روندی رئی سکینہؑ گل ویر دے پا آواں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی ام رباب سلام اللہ علیہا

آجا علی اصغرؑ ماں کا یہ بین ہے

آ جا علی اصغرؑ ماں کا یہ بین ہے
میری گود ہے خالی بے شیر اب آ جا
لوری سنائے ماں ماں کا یہ بین ہے
آ جا علی اصغرؑ ماں کا یہ بین ہے

ہے رات اندھیری مجھے چین نا آئے
جو گذری ہے دل پر کس کو وہ بتائے
سُونا ہے جنگل آ جا اے اصغر
جھولا جھلائے ماں ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

اصغر کی جدائی میں کیسے سہوں گی
اصغر سے بچھڑ کر میں جی نا سکوں گی
کوئی یہ بتائے پردیس میں کب تک صدمے اُٹھائے ماں
ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

خیمے کے در پر میں کب سے کھڑی ہوں
بے شیر کا رستہ میں دیکھ رہی ہوں
پیاسے اصغر کا وہ چاند سے چہرہ کیسے بھلائے ماں
ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

اصغر کے گلے پر جب تیر لگا تھا
مقتل میں اُس دم شبیرؑ نے سوچا
بے شیر سے جھٹ کر کہیں مر نہ جائے دُکھاری ہائے ماں
ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

چھ ماہ کا اصغر واپس نہیں آیا
بے پردہ الم ہے اور جل گیا جھولا
افسوس کے رن میں چھلنی یہ کلیجہ کس کو دکھائے ماں
ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

رن میں یہ محبؔ ہے اِک ماں کا نوحہ
برباد ہوئی میں گھر لٹ گیا میرا
کوئی بھی نہیں اب رُوداد ستم کی کس کو سُنائے ماں
ماں کا یہ بین ہے آ جا علی اصغرؑ

بلندیٔ درجات : بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

صغریٰ دی یہ صدا

صغراؑ دی اے صدا صغراؑ دی اے صدا
نا ہونڑ بہنڑ توں مولا کدی اینج ویر جدا

ویر جے کول ہونڑ لگدنے وسدے وہڑے
آ کے مل جا تو ویر اکبرؑ کھتے مک جانڑ نا سا

ویکھ کے وین کراں اصغرؑ تیرا خالی جھولا
روضے نانے تے جا کے صغریٰ بئی بالے دیوے

خالی وہڑے گھراں دے جندرے ویکھ رونیاں
اگ کندھاں دے نال اکبرؑ تینوں کہنی آں

سہرا لایا نا ویر اکبرؑ نا مہندی لائی
اینج ظلماں دی کربلا وچ انھیری آئی

کیتا بیمار مینوں ویرن وچھوڑے تیرے
آپ لا لئے نی ویر اکبرؑ تو کربل ڈیرے
تیرے وچھڑن دا نئی مینوں رہنڑا دکھ ویر صدا

باج اکبرؑ دے نا مر جاواں رو رو آکھے صغراؑ
لٹیاں بہنڑاں نوں ویرا تے ہوندے مانڑ بڑے

تینوں ویکھن میں ٹریاں اے ویرا موئی
تیرے جئی درداں ماری بہنڑ نہ ہوے کوئی

نئی میں کجھ اور منگدی نانا شالا اکبرؑ جیوے
ظالماں مار دِیتا کربل میرے حصے دا بھرا

مینوں تے مار گیا ویرن ہائے وچھوڑا تیرا
نا ہونڑ بہنڑ توں مولا کدی اینج ویر جدا

رُل گئے خاک دے وچ ویرن میرے ہائے سارے چا
نا ہونڑ بہنڑ توں مولا کدی اینج ویر جدا

باج اکبرؑ دے نا مر جاواں رو رو آکھے صغراؑ
نا ہونڑ بہنڑ توں مولا کدی اینج ویر جدا



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ

اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ لوٹ آئی رن سے شہہ کی سواری
زینبؑ سنبھلنا ہے دین خالی زخمی بدن سے ہے خون جاری

زینبؑ کی رن میں آہ و فغاں ہے مظلوم بھائی بتلا کہاں ہے
کیا حال تیرا یہ مرتجز ہے آنکھوں سے تیرا کیوں یہ خون رواں ہے

تیروں سے چھلنی سارا بدن ہے سارے بدن سے ہے خون جاری
اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ لوٹ آئی رن سے شہہ کی سواری

تیرے بدن سے بھیا کی خوشبو تازہ لہو کی آتی ہے خوشبو
ہے سرخ کیونکر یہ جسم تیرا کیونکر ہے تیری آنکھوں میں آنسو

باچھیں پھٹی ہے راتیں کٹی ہیں کیوں سر پہ تیرے ہے زخم طاری
اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ لوٹ آئی رن سے شہہ کی سواری

اے ذوالجناح سبط پیمبر بتلا کہاں ہے میرا برادر
پیاسی سکینہؑ کرتی ہے نوحہ بابا نہ آئے مقتل سے کیوں کر

مارا گیا کیا مظلوم بھائی کرتی ہے زینبؑ یہ آہ و زاری
اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ لوٹ آئی رن سے شہہ کی سواری

ہر شام صغریٰ روضے نبیؐ پر شمع جلانے تو جاتی ہو گی
عاشور گذرا بابا نا آئے یہ سوچ کر وہ گھبراتی ہو گی

ویران گھر کی چوکھٹ پہ اب تک بیٹھی ہو شاید وہ غم کی ماری
اب اے ہواؤں کچھ خاک اُڑاؤ لوٹ آئی رن سے شہہ کی سواری



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اماں فضہ بتا دے مجھکو پتھر کیوں آ رہے ہیں

اماں فضہ بتا دے مجھکو پتھر کیوں آ رہے ہیں
کیسا ہے یہ چراغاں دل ڈوبے جا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

ہیں لوگ کس طرح کے ہم سے دُعا کرائیں
اے قیدیوں دُعا دو یہ دن نہ ہم پہ آئیں
لے کر دُعائیں ہم سے دل بھی دُکھا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

نیزوں پہ جتنے سر ہیں ایک سر ہے اُن میں ایسا
آنکھیں ہیں بند اُس کی اور خاک پر ہے گرتا
عباسؑ کا یہ سر ہے تیور بتا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

ماؤں کی گودیوں سے لپٹے ہوئے ہیں بچے
ہیں ہاتھ رسیوں میں ماؤں سے ایسے جکڑے
بچے جو گر رہے ہیں وہ مرتے جا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

اتنا چلے ہیں پیدل کانٹوں پہ سارے قیدی
تھک جاتی چلتے چلتے چلتی اگر زمیں بھی
پاؤں کے آبلے بھی رہ کر بتا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

1/2

ہونے لگیں اذانیں کیسے سروں کو ڈھانپیں
بازو بندھے ہوئے ہیں خوں رو رہی ہیں آنکھیں
آنکھوں کے خوں سے رستے خوں میں نہا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

نیزے پہ رو رہا ہے مشکل کشاء کا بیٹا
نامحرموں کے لب پر آیا ہے نام میرا
مجھ کو کنیز زادے بھی یوں رُلا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

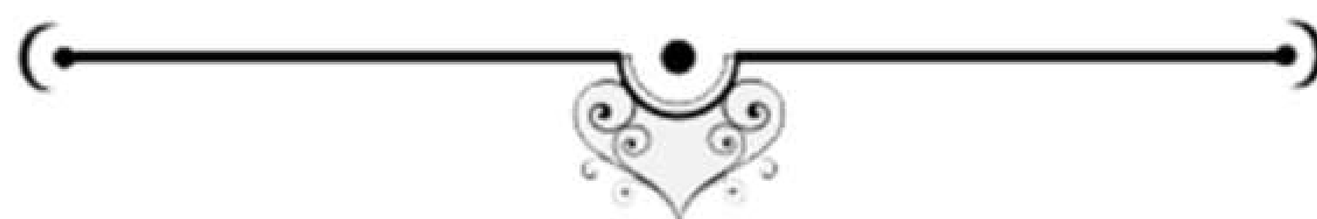
کیوں قافلہ رُکا ہے بجتے ہیں شادیانے
لہرا رہے ہیں اعدا خوش ہو کے تازیانے
کیوں جشن کا سماں ہے سب مسکرا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

وہ فضہؑ ہو کہ باقر عابدؑ کی بیڑیوں پر
کرنے کو سرد بیڑی چلو میں پانی بھر کر
وہ جلتی بیڑیوں پر پانی بہا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

کرنے لگا تلاوت نیزے پہ ابن حیدرؑ
ناموسِ مصطفیٰ کے سر پہ نہیں ہے چادر
نظروں کو اشقیاء کی سرورؑ ہٹا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

ریحانؔ قیدیوں میں برپا تھا شورِ گریہ
پلکوں سے کر رہی تھیں ماتم جو بنت زہراؑ
سجادؑ نوحہ خواں ہیں نوحہ سُنا رہے ہیں
کیا شام آ گیا ہے

شاعر: ریحان اعظمی



بلندی درجات: ریحان عباس رضوی، وصی حید زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بازار ہے پتھر ہیں زینبؑ کا کھلا سر ہے

بازار ہے پتھر ہیں زینبؑ کا کھلا سر ہے
ہر زخم پہ شکرانہ زینبؑ کے لبوں پر ہے
اک گریہِ خونیں کی جاتی ہی نہیں لالی
سجادؑ کی آنکھوں کو دیکھا ہی نہیں خالی

لٹکا درِ کوفہ پر دیکھا ہے کوئی لاشہ
کیوں چوب سے محمل کی زینبؑ نے ہے سر مارا
اے وقت لہو سے کیوں زینبؑ کی جبیں تر ہے
جو بڑھ کے ہر اک دُرّا خود پُشت پہ کھاتی ہے

یا ہے سرِ سرور یا زینبؑ تیری چادر ہے
کیوں ہائے حُسینا کا اک شور سا اٹھتا ہے
سر غازیؑ کا نیزے سے کیوں خاک پہ گرتا ہے
غازیؑ کی بہن شاید بلوے میں کھلے سر ہے

اک ہاتھ کلیجے پر رہتا ہے دھرا جسکا
لگتا ہے مجھے شاید یہ مادرِ اکبرؑ ہے
ٹکراتی ہے سر اپنا جائے تو کہاں جائے
معصوم سکینہؑ کو غش آئے کہ موت آئے

یا خون ہے آنکھوں میں یا شام کا منظر ہے
وہ قلب تھے کیسے جو جاں لے گئے سرورؑ کی
پتھر تو وہ ہے جس نے پتھر کی حیا رکھی
اے سنگِ حلب تجھکو کیسے کہوں پتھر ہے

خود خوں میں نہاتی ہے زینبؑ کو بچاتی ہے
ہاں یہ ہے وہی فضہ قنبر کی جو ہمسر ہے
یہ شورِ بکا کیا ہے ماتم کی صدا کیا ہے
توحید بچائے جو وہ کرب و بلا کیا ہے

لے شامِ غریباں سے پُر ہول بیاباں تک
بازار سے کوفہ تک دربار سے زنداں تک
بے رحم طمانچے ہیں اور شاہ کی دختر ہے
مقتل نے خدا جانے کیا چھین لیا اس کا

اُس کے لئے زنداں میں بس خاک کا بستر ہے
اک کرب و بلا اوّل اک کرب و بلا آخر
کہتے ہیں نویدؔ اُس کو شبیرؑ جو ہے ظاہر
اور جو پسِ پردہ ہے وہ زینبؑ مضطر ہے

شاعر: احمد نوید

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بے کفن خاکِ شفاء پر دین کا سلطان ہے

بے کفن خاکِ شفاء پر دین کا سلطان ہے
نوحہ گر قیدی گئے کربلا ویران ہے

جسم ہے کہ آیتوں پہ آیتیں لکھی ہوئی
اور سرِ اقدس انی پہ بولتا قرآن ہے

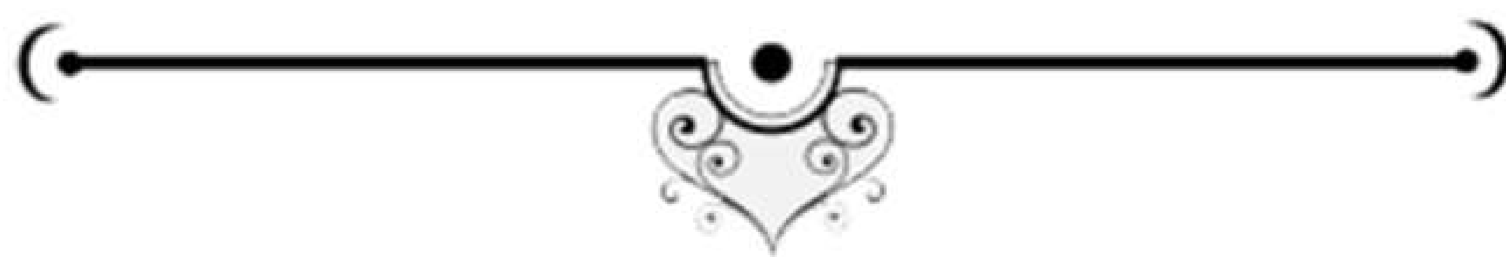
لاشِ اکبرؑ پہ یہ رو رو کے مہاری نے کہا
کربلا مشکل ہے لیکن شام سے آسان ہے

اے علی اکبرؑ یہ دشتِ کربلا ہے دھیان سے
تیرے پہلو میں علی اصغرؑ کی ننھی جان ہے

حلق اصغرؑ پہ جفا کا تیر چل جانے کے بعد
زندگی خموش ہے اور موت بھی حیران ہے

غیرتِ اسلام کیا تجھ کو گوارہ ہے یہ بات
مالکِ کون و مکاں اور شام کا زندان ہے

ماتمِ زنجیر اور سینہ زنی کہدے رضا
یہ مقدر ہے ہمارا اور یہی پہچان ہے




بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

دُکھیا دا مان غازیؑ اُجڑی دا مان غازیؑ

دُکھیا دا مان غازیؑ اُجڑی دا مان غازیؑ
جھنڑ زین توں پیا اے زینب دا مانڑ غازی
آ ویکھ میرے وہڑے ہو گئی ویرن غازیؑ

تیرے نال جھن پیاں اے زینبؑ دا مان غازیؑ
ہر اِک رِدا اے دیندی تینوں لکان غازیؑ

رسیاں جہ قید کر کے گھن آؤ زہرؑا جائیاں
ہر پاسے ساڈے لئی اے اودے لیان غازیؑ

بیت الحزن سمجھ کے میں ویر ہے نبھایا
اُمت نے قید خانہ کیتا جو دان غازیؑ

سجادؑ تے سکینہؑ دے درد مینوں کھا گئے
اک شام دی اے قیدن اک ناطوان غازیؑ

تیرے نال جھنڑ پئیاں نیں گھر دیاں رداواں
ہر اک ردا اے ڈیندی مینوں مکانڑ غازی

رسیاں جہ قید کر کے گھن آؤ زہرؑا جائیاں
ہر پاسے ساڈے لئی اے اودے لیان غازیؑ

غیورؔ سینڑ آکھے پہرے میں دیندی رئیاں
میرا گواہ اے ویرن تیرا نشان غازیؑ

جھنڑ زین توں پیا اے زینب دا مانڑ غازی
آ ویکھ میرے وہڑے ہو گئی ویرن غازیؑ
دُکھیا دا مان غازیؑ اُجڑی دا مان غازیؑ

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی ام فروا سلام اللہ علیہا

مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا

① مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا
مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا
تینوں بھیڑاں لاونڑ سہرے
آ کھڑیاں چار چفیرے
نئی آ سکدی صغراؑ
مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا

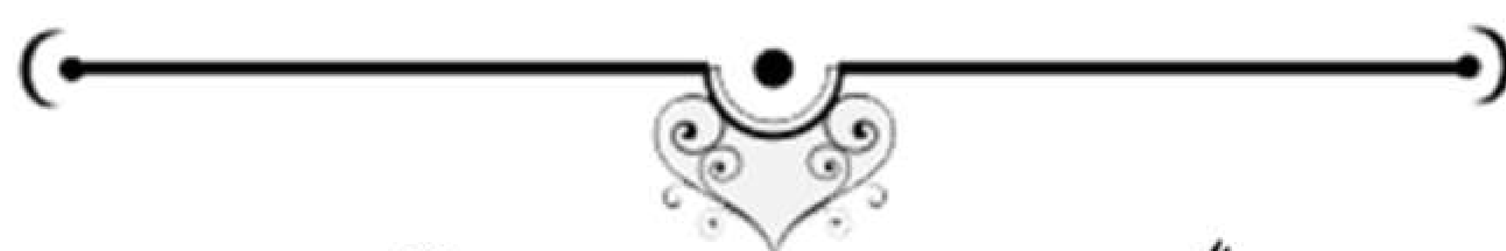
② کیویں جنج قاسمؑ دی آئی اے
ماں رووے درد سنائی اے
مینوں نہ چھڈ جا بچڑا
مہندی لاوے قاسمؑ مہندی لا

③ جدوں بنڑا خیمے آیا
پھپیاں نے وینڑ سی پایا
دتی گٹھڑی کھول وکھا
مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا

④ توں ویر حسنؑ دی نشانی
شالا جیویں مانڑ جوانی
نہ کھول تعویز وکھا
مہندی لاوے قاسمؑ مہندی لا

⑤ تیرا چاچا دین دا غازی اے
میرے بابے وانگ نمازی اے
بڑا عاشق سجدے دا
مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا

⑥ افضالؔ اے درد انوکھے نیں
کربل وچ ہانواں ہوکے نیں
دونویں اُجڑے بھینڑ بھرا
مہندی لا وے قاسمؑ مہندی لا





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

بی بی صغری سلام اللہ علیہا

رب اکبر میرا اکبرؑ ویر ملا دے

وچھڑن نہ ویر شالا وچھڑن نہ ویر شالا
رب اکبر میرا اکبرؑ ویر ملا دے

واسطہ میرے نانے دا صغراؑ دی آس پہنچا دے
اکبرؑ مینوں لینڑ نہ آیا ایس غم مینوں مار مکایا

جے نئی آنا ویر اکبرؑ اک وار اذان سنڑا دے
اُجڑی صغراؑ ویکھے راہواں سنڑ لے میریاں مولا دُعاواں

اکبرؑ باجوں چین نہ آوے اکبرؑ دی شکل وکھا دے
ایس غم نے مینوں مار مکایا اکبرؑ مینوں خط نہ پایا

اک واری میرا ویر ملا دے کی مولا بھروسے ساہ دے
نانے دے روضے تے جا کے صغراؑ رو رو پئی آکھے

نانا میرے ملنڑ دی گل اکبرؑ دے دل وچ پا دے
مک جاوے صغراؑ دا وچھوڑا جے میرا ویرن پاوے موڑا

مینوں درداں گھیر لیا میرا مولا درد مکاوے
مولاؑ سنڑ دے صدقے بی بیؑ دی چادر دے صدقے

واسطہ تینوں اکبرؑ دا کر نعیمؔ دی معاف خطا دے
رب اکبر میرا اکبرؑ ویر ملا دے

شاعر: نعیم پچیاری



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ویراں دے وچھوڑے

ویراں دے وچھوڑے ہائے مار گئے مینوں
آ جا وے ویر جیویں زندگی دے نین تھوڑے

چھڈ ویر توں مدینہ کربل چہ لایا ڈیرا
میں آندیاں راہیاں توں پچھنی آں حال تیرا
اکبرؑ تیری جدائی میرا خون پئی نچوڑے

روضے تے بال دیوے منگی آں میں دُعاواں
اک واری آ جا اکبرؑ تینوں نال سینے لاواں
مر جاندی ایس غم وچ جے ویر وعدے توڑے

تکیا اے خاب دادی چلی خون دی ھنیری
مہندی ہتھاں نوں لا کے روندی اے بھینڑ میری
بنڑے دے ہوئے ٹکڑے امڑی پئی لاش جوڑے

رئیاں آساں میرے دل وچ ہائے پوریاں نہ ہوئیاں
بنڑیا سی لاڑا قاسمؑ جن سنگ پھپیاں روئیاں
امڑی دے سر چہ مٹیاں جنج پائے کالے جوڑے

جیڑی تیرے نال ہوئی مینوں کہہ گئیاں ہواواں
تیری لاش اُتے اکبر ہائے روندیاں نیں ماںواں
ظالم نے مار برچھی سنگ تیرے میرے توڑے

میں رووواں بیٹھی کلی توں کھانڑ آوے ویڑہ
چالی گھراں نوں جندرے آ کھول ویر میرا
سردارؔ کوئی جا کے صغراؑ دے ویر موڑے


شاعر: سردار یوسف

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کرب و بلا میں زینب کرتی رہی یہ بین

یاحسین یاحسین یاحسین یاحسین یاحسین یاحسین
کرب و بلا میں زینب کرتی رہی یہ بین
بے گور و بے کفن ہے زہرہ کا نورِ عین

شبیرؑ لا رہے ہیں کڑیل جواں کا لاشہ
آواز دے رہے ہیں عباسؑ کو حسینؑ

کرب و بلا کے بن میں روتی رہی سکینہؑ
بعدِ حسینؑ دکھیا پائے گی کیسے چین

خالق کی کل خدائی شبیر نے بچائی
احسان ہے یہ تیرا اے شاہِ مشرقین

شبیرؑ لا رہے ہیں کڑیل جواں کا لاشہ
آواز دے رہے ہیں عباسؑ کو حسینؑ

کرب و بلا کے بن میں روتی رہی سکینہؑ
بعدِ حسینؑ دکھیا پائے گی کیسے چین

خالق کی کل خدائی شبیر نے بچائی
احسان ہے یہ تیرا اے شاہِ مشرقین

نوحے اذانِ غم میں آنسو محبؔ وضو ہیں
شبیرؑ کا یہ ماتم حق کی ہے زیب و زین

شاعر: محب فاضلی


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

زندان میں سکینہؑ عابدؑ سے کہہ رہی ہے

زندان میں سکینہؑ عابدؑ سے کہہ رہی ہے
دم گُھٹ رہا ہے بھیا یہ رات آخری ہے
⊛ جلا میرا کُرتا چھینے گوشوارے
ستم گرنے مجھکو طمانچے ہیں مارے
ستاتے ہیں مجھکو یہ بابا کے قاتل
یہ دُکھیا مصیبت میں کس کو پکارے

بابا کے قاتلوں سے ہر گز کفن نہ لینا
ہے یہ میری وصیّت خواہش میری یہی ہے
⊛ سکینہؑ پہ بھیا کٹھن یہ گھڑی ہے
اسیری ہے مجھ پر مصیبت بڑی ہے
وطن یاد آتا ہے بھیا چلو گھر
مدینے کی راہوں پہ صغراؑ کھڑی ہے

ہر شام یہ پرندے جاتے ہیں اپنے گھر کو
کب جاؤنگی وطن میں رو کر وہ پوچھتی ہے
⊛ مری دادی زہراؑ کا رتبہ ہے عالی
یہ حق جنکی چوکھٹ سے لوٹا نہ خالی
فدک بھیک میں ہم نے جنکو دیا ہو
سکینہؑ کفن کی ہو اُن سے سوالی!

بابا کے قاتلوں سے ہرگز کفن نہ لینا
ہے یہ میری وصیّت خواہش میری یہی ہے
⊛ جو محوِ خطابت سرِ شاہِ دیں ہے
سناں پر وہ دوشِ نبی کا مکیں ہے
ہُوا ہے جو فلک سے پتھر سے ظاہر
ہے وہ خونِ نا حق جو چھپتا نہیں ہے

نیزے پہ شاہِ دیںؑ کے سر کا خطاب کرنا
مقتول کا تصرّف قاتل کی بے بسی ہے
⊛ زمین پر میں زنداں کی سوتی ہوں بابا
میں اشکوں سے دامن بھگوتی ہوں بابا
خدارا مجھے پاس اپنے بلا لو
جدا ہو کے تم سے میں روتی ہوں بابا

صدیاں گزر چکی ہیں اب بھی ہر اک محبؔ کو
زنداں سے سسکیوں کی آواز آ رہی ہے

شاعر: محب فاضلی

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

گھر لٹ گیا بتولؑ کا فضہؑ کا بین ہے

گھر لٹ گیا بتولؑ کا فضہؑ کا بین ہے
تپتی ہوئی زمین پہ لاشے حسینؑ ہے

اب کون ہے جو تجھ کو سکینہؑ بچائے گا
عباسؑ بھی نہیں ہے یہ زینبؑ کا بین ہے

خنجر گلے پہ جس کے چلاتا ہے اے لعین
ظالم رسول زادیؑ کا یہ نورِ عین ہے

کچھ خاک سر میں ڈال کہ فضہ نے یہ کہا
تیروں کی زد پہ آج شہہ مشرقین ہے

لاشہ ہے جس کا زین پہ اور نہ زمین پر
زہراؑ کا لال ہے وہ محمدؐ کا چین ہے

فضہ وہ فاطمہؑ کی دُعا ہے غمِ حسینؑ
بس اے محب ہمارا نصب العین ہے

گھر لٹ گیا بتولؑ کا فضہؑ کا بین ہے
تپتی ہوئی زمین پہ لاشے حسینؑ ہے

شاعر: محب فاضلی





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

غربت کی انتہا ہے نہ سایہ نہ رِدا ہے

غربت کی انتہا ہے نہ سایہ نہ رِدا ہے زہراؑ تیری لحد پر
چند پتھروں نے مل کر محرومہ لکھ دیا ہے زہراؑ تیری لحد پر

تیروں بھر قباء تھی اور خوں بھری رِدا تھی
جو شام سے بچا تھا زینبؑ نے رکھ دیا ہے زہراؑ تیری لحد پر

دوپہر ڈھل رہے ہیں خیام جل رہے ہیں
تصویر کربلا کی کوئی بنا رہا ہے زہراؑ تیری لحد پر

زندانؑ کی گھٹن سے اور لاش بے کفن سے
عابدؑ نے جو سنبھالا وہ آنسو گر پڑا ہے زہراؑ تیری لحد پر

کیا یہ دلیل کم ہے اُس کی کمر میں خم ہے
کئی بار آسماں نے سجدہ ادا کیا ہے زہراؑ تیری لحد پر

سن کر ہوا بھی روئی خود کربلا بھی روئی
خاکِ رہ نجف نے جو مرثیہ پڑھا ہے زہراؑ تیری لحد پر

تیرے غم کی چند سطریں کام آئیں گی لحد میں
بخشش عقیلؔ کی ہے یہ نوحہ جو لکھا ہے زہراؑ تیری لحد پر



شاعر: عقیل محسن
بلندی درجات: غلام عباس، وصی حیدر، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا

ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری اے شہہ کی یتیمہ

ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری اے شہہ کی یتیمہ
پردیس میں کیا تم بھی خفا ہوگئی پیاری اے شہہ کی یتیمہ

ہے زخم جو کانوں میں دِکھا دو وہ پدر کو رخسار دِکھا دو
اور پیٹھ پہ دُرّوں کے نشاں ماں گئی واری اے شہہ کی یتیمہ

چین آ گیا لپٹ کے شہہ شاہِ زماں کو کیا اس لئے چپ ہو
تھی باپ کی فرقت میں سزا گریہ و زاری اے شہہ کی یتیمہ

زندانِ بلا میں ہے قیامت کا اندھیرا ماں کیا کرے دُکھیا
غربت میں ہے بے گور و کفن لاش تمہاری اے شہہ کی یتیمہ

روتی تھی شب و روز پدر کے لئے اے جاں مادر گئی قرباں
کیا پاتے ہی سر خلد گئی تیری سواری اے شہہ کی یتیمہ

ہے زخم جو کانوں میں دِکھا دو وہ پدر کو رخسار دِکھا دو
اور پیٹھ پہ دُرّوں کے نشاں ماں گئی واری اے شہہ کی یتیمہ

کملا گیا کس واسطے یہ پھول سا چہرہ کیا حال ہے تیرا
افسوس سوئے خلد تو پیاسی ہی سدھاری اے شہہ کی یتیمہ

ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری اے شہہ کی یتیمہ
پردیس میں کیا تم بھی خفا ہوگئی پیاری اے شہہ کی یتیمہ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام زین العابدین علیہ السلام

ماموراں میں مجبور نئیں

ماموراں میں مجبور نئیں بازار دی بدل فضا ڈیواں
جیڑی ہیبت توں کوہطور اُتے موسیٰ یک دم بے حوش ہویا
جے چاواں توساں شامیاں نوں او ہیبت آپ ڈیکھا دیواں
ماموراں میں مجبور نئیں بازار دی بدل فضا ڈیواں
مختار ہوں میں مجبور نئیں

یہ طوق و رسن یہ زنجیریں گر چاہوں ٹوٹ کے گر جائیں
لیکن میں آج بھی سُنتا ہوں بابا کی صدائیں ینصرنا
مختار ہوں میں مجبور نئیں
جے چاواں نال جلالت دے ایناں رت وچ بھجیاں اکھیاں نوں
کوفے تے شام دی نگری دے سب در دیوار ہلا ڈیواں
ماموراں میں مجبور نئیں بازار دی بدل فضا ڈیواں
مختار ہوں میں مجبور نئیں

حق مانگنے دادی زہراؑ بھی دربار گئیں تھیں غاصب کے
یہ سوچ کے میں خاموش رہا میرے ساتھ حرم ہیں
مختار ہوں میں مجبور نئیں
میں وانگوں فضل دے بابے دے حیدر دی تیغ داوارث ہاں
بیمار بھاویں جنگ کر کے خیبر تے اُحد بھال ڈیواں
ماموراں میں مجبور نئیں بازار دی بدل فضا ڈیواں
مختار ہوں میں مجبور نئیں

بازار میں میرے بابا نے قرآن سُنایا نیزے پر
گستاخ یہ اُمت کیا جانے ہم آلِ محمدؐ کا رُتبہ
مختار ہوں میں مجبور نئیں
کوئی تک نہ پاوے پھپھیاں تے میں ایسی ہول ہوا ڈیساں
ماموراں میں مجبور نئیں بازار دی بدل فضا ڈیواں
مختار ہوں میں مجبور نئیں

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

جھل کے تمانچے آئی عق بابل تیری سکینہؑ تیری سکینہؑ

جھل کے تمانچے آئی عق بابل تیری سکینہؑ تیری سکینہؑ
مظلوم بابلا ہائے ملنڑ آئی اے
بیٹھا ہے خاک پہ کیوں سر کیوں جھکائی اے

میں ہاں تیری سکینہؑ کیوں نئیں سیانڑدا
تعویز تیرے سینے دا نا توں اے جانڑدا
کیویں جھلا میں دس جا تیری جدائی اے

دیواں سلام ول ول نا رکنڑ پئیاں ہاواں
آکے کھا کے جنھڑکاں آئیاں ہنڑ ملنڑاو کیویں جاواں
تک تے سہی یتیمی تیری دھی تے چھائی اے

تیری لاڈلی سکینہؑ درباراں وچ کھلونڑا
کربل توں لے کے بابا زندان تائیں رونا
جیویں میری دادی زہراؑ اُمت رُوائی اے

تک کے حیران ہاں میں تیرا جو حال ہے
بھریا اے جسم سارا تیراں دے نال ہے
دستارِ امامت دی کیوں سر توں لائی اے

کم سن ہاں بھاویں دس میں امداد کی کراں
تیرے گل تے گل نوں رکھ کے دیواں پہرے میں بھراں
رو آکھدی سخاوت شبیرؑ جائی اے

مظلوم بابلا ہائے ملنڑ آئی اے
بیٹھا ہے خاک پہ کیوں سر کیوں جھکائی اے
جھل کے تمانچے آئی عق بابل تیری سکینہؑ تیری سکینہؑ

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

نئیں بھلنڑ نا غم شبیرؑ دا

نئیں بھلنڑ نا غم شبیرؑ دا — اکبرؑ صغراؑ دیاں سانواں وچ
دکھ زینبؑ دا دل چیر دا — ہائے خاباں وچ تے رہواں وچ

راہ تک دی اے صغراؑ ویر دا
دکھ زینبؑ دا دل چیر دا

سن اج تک واجاں آندیاں نیں — سر ویکھ کہ غازیؑ ویر دا
کجھ بیبیاں رو کرلاندیاں نیں — دکھ زینبؑ دا دل چیر دا

سن اج تک شام بازاراں وچ
ہائے ظالماں دے درباراں وچ

رونڑا عابدؑ چیزن چیردا — اکبرؑ دے سینے وچ برچھی
دکھ زینبؑ دا دل چیر دا — اے آکھ کے ظالم توڑ دتی

ویکھا حوصلہ میں شبیرؑ دا
دکھ زینبؑ دا دل چیر دا

سن ھل من ناصر ینصرنا — کیڈا ظلم جہ جیویں شیر دا
اصغرؑ نے جھولا جھڈیا اے — دکھ زینبؑ دا دل چیر دا

نئیں بھلنڑ نا غم شبیرؑ دا
دکھ زینبؑ دا دل چیر دا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

سجادؑ گھر چلو

کہتی ہے سکینہؑ یہ سجادؑ گھر چلو
آتی ہے مجھے صغراؑ بہن یاد گھر چلو

زندان میں صغراؑ کی سُنتی ہوں صدائیں
کہتی ہے مجھے نانا اکبرؑ سے ملائیں

روضے پہ کر رہی ہے یہ فریاد گھر چلو
لوٹا ہے بیاباں میں کبراؑ کا جو گہنا

اکبرؑ سے کا چھدا سینہ صغراؑ سے نہ کہنا
ممکن ہے میرے بھیا میرے بعد گھر چلو

ہے راس نہیں تم کو زندان کا موسم
بابا کی بچھا لینا لا کر صفِ ماتم

اُجڑے ہوئے یوں ہوں گے آباد گھر چلو
کربل سے گذر جانا مل جائے رہائی

کہنا کہ نہ سہہ پائی ویر تیری جُدائی
بابا سے میرے کہتے روداد گھر چلو

شاہد کہے معصومہ تو غیرت کا خدا ہے
کم سن ہوں میں قیدی ہوں یہی میری دعا ہے

اب ساتھ رہے تیرے صدا ساتھ گھر چلو
آتی ہے مجھے صغراؑ بہن یاد گھر چلو

کہتی ہے سکینہؑ یہ سجادؑ گھر چلو
سجادؑ گھر چلو، سجادؑ گھر چلو

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

تانگاں مک گئیاں نیں

تانگاں مک گئیاں نیں اکبرؑ نئیں آیا
مینوں خاب ڈراونڑے آندے ویرن نئیں آیا

تیرے باجوں اکبرؑ ودھ گئی ہور بیماری
روندی مر نہ جانواں آکھے درداں ماری
کوے قاصد آندے جاندے ویرن نئیں آیا

ویراں والیاں اکبرؑ اپنے ویر کھڈا ونڑ
تک کے خالی ویڑے میرے ساہ رک جا ونڑ
میتھوں سارے ویر لکاندے ویرن نئیں آیا

میرے وانگ کسے دا گھر نہ خالی ہووے
کوئی بھینڑ نہ کلی ویراں باجوں رووے
مینوں تیرے درد ستاندے ویرن نئیں آیا

کیہڑے پاسے جانواں کس نوں حال سنڑانواں
رو وے لے چل اکبرؑ تکدی تیریاں راہواں
دن رات وچھوڑے کھاندے ویرن نئیں آیا

سہرے جدوں لانویں مینوں ویر بلاویں
میرے بعد نہ اکبر خوشیاں ویر مناویں
بھینڑاں نوں ویر بلاندے ویرن نئیں آیا

تانگاں مک گئیاں نیں اکبرؑ نئیں آیا
مینوں خاب ڈراونڑے آندے ویرن نئیں آیا

شاعر: حسنین اکبر



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

تیری لحد پر چراغ آخر جلا رہا ہوں

تیری لحد پر چراغ آخر چلا رہا ہوں میں جا رہا ہوں
میں محملوں پہ قرآن و عترت بٹھا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

شبابِ اکبرؑ گلوئے اصغرؑ یتیم قاسمؑ وفائے غازیؑ
خدا کے دیں پر کمائی ساری لُٹا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

مجاوری کو ہے چھوڑی صغراؑ کہ ہو بہو ہے وہ شکل زہراؑ
میں شامیوں کی نظر سے اُس کو بچا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

ہے ایک منظر میری نظر میں کنارے دجلہ کے پیاسا صحرا
میں خون اصغرؑ سے پیاس اُس کی بجھا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

خلیل یہ حوصلہ بھی دیکھیں حسینؑ کا کربلا میں آ کر
میں کیسے اپنے جواں کا لاشہ اُٹھا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

یہ شہہؑ نے رو کر کہا سکینہؑ نا پھر ملے گا تمہیں یہ سینہ
تمہیں میں تنہائیوں میں سونا سکھا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

انیسؔ قبر نبیؐ سے وعدہ یہ کر کے شبیرؑ چل دیئے تھے
یزیدیت کے محل وہ سارے گرا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

میں محملوں پہ قرآن و عترت بٹھا رہا ہوں میں جا رہا ہوں
تیری لحد پر چراغ آخر چلا رہا ہوں میں جا رہا ہوں

شاعر: حسنین اکبر


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینب کو سر برہنہ جو بازار لے گئے

سجادؑ ذرا اب ہوش میں آ میں شام چلی ہوں بے رِدا
زینب کو سر برہنہ جو بازار لے گئے

وہ تو سر رسولؐ سے دستار لے گئے
زینب کو سر برہنہ جو بازار لے گئے

آئے نا جن کے سامنے شمس و قمر کبھی
ان کو لعین برسرِ دربار لے گئے

قربانی حسینؑ کی تفسیر کے لئے
اہل حرم کو آپ کے غمخوار لے گئے

حجت تمام کرنے کو اصغر کی شکل میں
غازیؑ یہ خون حیدر کرار لے گئے

اب تک نمازیوں کو وہ رتبہ نہیں ملا
رتبہ حسینؑ کے جو عزادار لے گئے

کوثر کے اضطراب سے آتی ہے یہ صدا
یوں تشنگی قضا علمدار لے گئے

وہ تو سر رسولؐ سے دستار لے گئے
زینب کو سر برہنہ جو بازار لے گئے



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا﴾

اکبرؑ آ کے شکل دکھا

نوحہ شہزادہ علی اصغر علیہ السلام

ذرہ ذرہ کربلا کا رو رہا ہے

ذرہ ذرہ کربلا کا رو رہا ہے
خاک کے جھولے میں اصغر سو رہا ہے
پھول سے نازک گلا اصغر ہے تیرا
حرملا کا ظلم جس پہ ہو رہا ہے

شہہ نماز عشق ادر کرنے کی خاطر
خون سے معصوم کے منہ دھو رہا ہے
تیر سے جو قتل پیاسا ہو گیا ہے
ہائے وہ پامال لاشہ ہو رہا ہے

شہہ نماز عشق ادر کرنے کی خاطر
خون سے معصوم کے منہ دھو رہا ہے
تیر سے جو قتل پیاسا ہو گیا ہے
ہائے وہ پامال لاشہ ہو رہا ہے

جو بضدیاں کربلا کو ہو چکی ہیں
ماتم شبیرؑ اب تک ہو رہا ہے
دیکھ کر پانی وہ روئے گا ہمیشہ
کربلا والوں کا غم جس کو رہا ہے

عمر بھر رویا ہے عابدؑ خوں کے آنسو
بے رِدا زینبؑ کا غم اس کو رہا ہے
خاک کے جھولے میں اصغر سو رہا ہے
ذرہ ذرہ کربلا کا رو رہا ہے


بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

ہائے او میڈا مظلوم بابا دھی تیڈی کوں نئیں رونڑ ڈیندے

ہائے او میڈا مظلوم بابا دھی تیڈی کوں نئیں رونڑ ڈیندے
لاش تے آ پتھر ٹینڈی کول تیڈے نئیں آونڑ ڈیندے

جیں بھراتے بہوں مانڑ ہائیں کیوں نئیں آیا تیڈا ویر غازیؑ
چاچا ٹریاول نا ہی مڑیا دھی تیڈی دے ایہو وینڑ آوندے

رونا بچڑی انج کر کے وینڑ اے رو رو آکھے غازیؑ دی بھینڑ اے
ویر کھس گئے شبیرؑ کھس گئے پا کے رسیاں پیئے شام ویندے

نا ہی قاسمؑ نا رہیے جو اکبرؑ لٹ گئی اے میڈے سر دی چادر
لکیاں بھائیں کیویں بجھائیں بے حیا پیئے بہوں ظلم ڈھینڈے

رسن پا کے جڑاں میڈی سینڑ اے رو رو آکھے بابا حسینؑ اے
جھڑکاں جھلیاں ٹر شام چلیاں کول تیڈے نئیں آونڑ ڈینڈے

خاکاں سر وچ بابا روائیاں لاش تیڈی تے آئی ستائیاں
ویکھ میڈے رخسار زخمی میکوں نئیں سونڑ ڈینڈے

لاش تے آ پتھر ٹینڈی کول تیڈے نئیں آونڑ ڈیندے
ہائے او میڈا مظلوم بابا دھی تیڈی کوں نئیں رونڑ ڈیندے


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

فضہ تیری وفا کی حد آخری یہی ہے

فضہ تیری وفا کی حد آخری یہی ہے
زینبؑ کے ساتھ تو بھی بازار میں کھڑی ہے

تو نے تو سیدوںؑ کا آباد گھر بھی دیکھا
اور جس طرح ہوا وہ برباد گھر بھی دیکھا
کس نے کسے ستایا تو خوب جانتی ہے

جب حسنؑ کا جنازہ واپس ہے گھر میں آیا
فرواؑ کے ساتھ رو کر قاسمؑ گلے لگایا
لاشِ حسنؑ پہ تو بھی رہی تیر کھینچتی ہے

باندھی ہوئی رسن میں زینبؑ جو شام آئی
تیری کمر کے پیچھے چھپتی تھی زہراؑ جائی
ہر موڑ پہ دلاسے زینبؑ کو دے رہی ہے

جب روتی تھی سکینہؑ ہر بار چپ کرایا
اور غش سے پاک عابدؑ کو تو نے بھی جگایا
زینبؑ کے ساتھ جھڑکیں فضہؑ بھی کھا رہی ہے

آلِ نبیؑ پہ غم کی بنیاد ہے ثقیفہ
دن رات اب حسنؑ تو اپنا یہی وظیفہ
جس نے انہیں رُلایا وہ شخص لعنتی ہے

فضہ تیری وفا کی حد آخری یہی ہے
زینبؑ کے ساتھ تو بھی بازار میں کھڑی ہے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینبؑ سلام اللہ علیہا

ہائے او میرا مظلوم نانا

ہائے او میرا مظلوم نانا
حال کربل دا کنج سنڑاواں

تیرے قاسمؑ دے ہوئے ٹکڑے تیرے اکبرؑ نوں ماری برچھی
تیرا اصغرؑ دے گل پرویا نہر تے جا سویا سی غازیؑ
ہائے او میرا مظلوم نانا

ایسی آئی شامِ غریباں گھر نوں لُٹیائے ساڈے خیمے
لاہیاں چدراں ساڈے سراں توں سوندے بچڑے ریتاں تے بے کے
سارے پاسے سی وہنڑ ہاواں

انج کیتا ساڈوں سی قیدی سر ننگے ہتھاں جہ رسی
باہ کے اونٹاں تے کہندا ظالم لاش تے نہ کوئی رووے بی بی
نہ کوئی ویکھے ول بھراواں

تیری چوں سالاں دی سکینہؑ کہندی رہئی جانڑا اے مدینہ
سوندی رہئی تے او بچڑی یاد کردی بابے دا سینہ
اونوں وطناں نے کنج بلاواں

دھی علیؑ دی ایسی سخی اے ایسی دیندی توقیر اے ناصرؔ
جیڑا شبیرؑ نوں اے روندا نہیں حشر دی پرواہ اے ناصرؔ
اونوں دیندی زینبؑ دعاواں


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ مہدی علیہ السلام

یہ صدا مہدیؑ کی ہے

حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلْ یہ صدا مہدیؑ کی ہے
آ بچھا فرشِ عزا ہے کہنے والے العجل

العجل کہنا ہے تو پھر دے صدا تو یا حسینؑ
گریہ و ماتم کی بس ہیبت میں ہے میرا عمل

جو صدا ھل من کی ہے وہ میرے جد کی ہے صدا
چل پڑا ہے قافلہ آ قافلے کے ساتھ چل

کُلُّ یَوْمٍ عَاشُوْرَا کُلُّ اَرْضٍ کَرْبَلاء
آج ہے یہ کربلا اور شام کا بازار کل

پیاسے پہ یلغار ہے اور تیروں کی بوچھار ہے
خیمے کے در پہ بہن ہائے مانگتی ہے اجل

اس کا لاشہ ہو گیا گھوڑوں سے ہائے پامال
عصر تک جس نے کیا لاشے اُٹھانے کا عمل

کس طرح پہنچا ہے وہ ہائے نوجواں کی لاش پر
اس کے سینے سے جُدا کیسے کیا نیزے کا پھل

یاد رکھے گی علی اصغرؑ تجھے یہ کائنات
تیر تھا جس ہاتھ میں ہاں کر دیا تو نے وہ شل

لے نویدؔ اس سر پہ لے ان ماتمی قدموں کی خاک
پھر بھی پائے گا شفا اس خاک کو چہرے پہ مل

شاعر: احمد نوید



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

کربلا کربلا کربلا

میں لٹ گئی بھیا وا حسیناؑ میرا غازیؑ نہ رہا وا حسیناؑ
اب کس کو دوں میں صدا کربلا کربلا کربلا

لاشِ حسینؑ اب تک رن میں پڑی ہوئی ہے
نرغے میں اشقیاء کے زینبؑ کھڑی ہوئی ہے
روتی ہے خواہر یا حسیناؑ آتی ہے خاک اُڑا کر وا حسیناؑ
میرا کچھ بھی نہیں رہا کربلا کربلا کربلا

اب کوئی بھی نہیں ہے کس کو بلائے زینبؑ
کس کس کو دے تسلی کس کو بچائے زینبؑ
سونا پڑا صحرا یا حسیناؑ ہر سمت اندھیرا وا حسیناؑ
دے کون مجھے آسرا کربلا کربلا کربلا

اولادِ مصطفیٰؐ پر کیسی یہ شام آئی
اِک دن میں لٹ گئی ہے زہراؑ کی کل کمائی
زینبؑ کی دہائی یا حسیناؑ مارا گیا بھائی وا حسیناؑ
یہ کیسا ستم ہوا کربلا کربلا کربلا

کوزہ لئے کھڑی ہوئی ہے سہمی ہوئی سکینہؑ
غازیؑ کی منتظر ہے مقتل میں وہ حزینہ
وہ ظلم مجھ پہ ہوئے یا حسیناؑ گوہر میرے چھنے وحسیناؑ
میرا دامن بھی جل گیا کربلا کربلا کربلا

یا رب تیرے نبیؐ کی اولاد لٹ گئی ہے
مقتل میں آج زینبؑ بھائی سے چھُٹ گئی ہے
خیمے جلے بھیا وا حسیناؑ تنہا ہے اب دُکھیا وا حسیناؑ
بھیا میں ہوں بے رِدا کربلا کربلا کربلا

جاری محبؔ ہے اب بھی ماتم یہ نوحہ خوانی
صدیوں سے کربلا کی ہے دل پہ حکمرانی
ہر دل کی یہ صدا وا حسیناؑ قرآن میں لکھا وا حسیناؑ
زہراؑ کی ہے یہ دُعا کربلا کربلا کربلا

کربلا کربلا کربلا میں لٹ گئی بھیا وا حسیناؑ میرا غازیؑ نہ رہا وا حسیناؑ
اب کس کو دوں میں صدا کربلا کربلا کربلا، کربلا کربلا

شاعر: محب فاضلی

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ واستغاثہ غازی عباس علمدارؑ

باب الحوائج حیدرؑ دا لال اے

باب الحوائج حیدرؑ دا لال اے پیکر وفا دا مولا عباسؑ اے
زہراؑ دا صدقہ سن لے دعاواں دکھیا دی مولا تیرے تے آس اے

تیرے علم توں ملنی شفاواں توں ڈالیاں نے مولا قضاواں
دیوے توں بچھڑے ماواں نوں مولا نئی ٹالتا اے تیری خدا اے

تیرے تے راضی ہے پاک زہراؑ ممنون تیرے امام بارہ
منظور کر لے توں سب دعاواں ہر ماتمی دی تیرے تے آس اے

مشکل کشاء توں حاجت روا توں وچ شام زینبؑ دی رئی صدا توں
آباد کر دے ہر ماں دی جھولی تیرے علم وچ اصغرؑ دی پیاس اے

مقروض جیڑا وی ہے مولائی کر اُس دی مولا مشکل کشائی
صدقہ سکینہؑ دا مولا غازیؑ کر موناں دی دی حاجت روائی

ہم شکل حیدرؑ دوجا علیؑ اے حیدرؑ دے وانگو شیرِ جلی اے
توں کبریا اے مولا وفا دا تینوں دُعا تے زہراؑ دی خاص اے

جس نوں وی چاہے دے بادشاہی تیرا علم ہے دیوے گواہی
اج وی بلند ہے پرچم اے تیرا جو پیاسیاں دے غم وچ اداس اے

تیزے توں تیرا ڈگدا رئیا سر زینبؑ دے سر تے ہائے نئی سی چادر
رونا رئیا او غیرت دے اتھرو حیدرؑ دی غیرت تیرا لباس اے

پابند ہو کے بانہواں کٹا کے مشکیزہ چھلنی پانڑی دا چا کے
تاریخ وچ توں کیتا رقم اے بس غازیؑ شاہ دا نوکر اے خاص اے

جوہرؔ دیاں سن مولا دُعاواں ہر وقت دیوے ایہوں صداواں
کرب و بلا دی دھرتی تے مولاؑ غم خوار تیرا پاوے قضا اے

شاعر: آصف جوہر نوحہ خواں: شمس پارٹی لاہور

نوحہ اسیرانِ حرم علیہم السلام

نئیں بھلنا روزِ محشر تائیں شبیرؑ دیا حُب داراں

نئیں بھلنا روزِ محشر تائیں شبیرؑ دیا حُب داراں
کیویں زہراؑ جائیاں آئیاں سنڑ وچ شام دیاں بازاراں

اک موڑ تے زینبؑ رو رو کے بیمار مہاری نوں آکھے
سجادؑ سکینہؑ نئیں لبھدی ذرا جلدی روک مہاراں

کمزور سمجھ کے چاپایا اے کیوں وچ دربار دے ناں میرا
ذرا ٹھہر تے سہی توں ہنڑ ظالم صد میں غازیؑ نوں ماراں

توں جانڑاں ایں میں بابے دے سینے تے سونڑ دی عادی ہاں
انصاف تے کر پیو باقرؑ دا کیویں وکھری قید گزاراں

ہنڑ وطن تے جا کے کی کرنئے تیری ماں دی کل زندگی بچڑا
کج مک گئی وچ بازاراں دے کج مک گئی وچ درباراں

اے وار نئیں بھلنا زینبؑ نوں وچ قبر دے جیویں وچ مقتل
چمیا شبیرؑ دے سینے نوں نیزے تیراں تلواراں

نئیں بھلنا روزِ محشر تائیں شبیرؑ دیا حُب داراں
نئیں بھلنا روزِ محشر تائیں شبیرؑ دیا حُب داراں



بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

قیدی بن کر شام چلی ہے زینبؑ

زینبؑ زینبؑ زینبؑ زینبؑ زینبؑ زینبؑ
قیدی بن کر شام چلی ہے زینبؑ

فضہ سے یہ پوچھ رہی ہے زینبؑ
کوئی نہیں اب کس کو بلائے زینبؑ

بھائی کا لاشہ گھوڑوں سے پامال ہوا
رن میں اے عباسؑ بہن ہے بے پردہ

مقتل میں ہر سمت اداسی چھائی ہے
ڈھل گیا دن اب شام غریباں آئی ہے

عونؑ و محمدؑ اب ہیں اور نہ اکبرؑ ہے
شامِ غم ہے خاک پہ لاش سرورؑ ہے

ہائے سکینہؑ پیاسی خاک پہ بیٹھی ہے
بابا کہاں ہیں مجھ سے رو کے پوچھتی ہے

زینبؑ کا ارمان محبؔ یہ ماتم ہے
اک دکھیاری کے زخموں کا یہ مرہم ہے

شاعر: محب فاضلی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی
رن میں بیوہ حسنؑ کی پکاری
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

آج کے دن کی میں جاؤں واری
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

یہ دُعا کر وہ آل عبا کو
لگی تسلیم کرنے خدا کو
پھر کہاں یوں ہر اِک اب عبا کو
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

فرش بچھوا کے مہندی سنوارو
میرے نوشاہ پر پھول وارو
سیج سے آ کہ بنڑی اُتارو
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

سوتے کیوں ہو بھلا براتی جگاؤ
شادیانے شطا بھی بجاؤ
پردے خیمے کے جلدی اُٹھاؤ
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

ایک صندل صحن میں سجاؤ
چوکیلے اس کے نیچے بچھاؤ
گھر میں صندل کے چھاپے لگاؤ
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی

میں پیمبرؐ کے ڈالے گھڑوں گی
شمع مشکل کشا کے دھروں گی
بی بی زہراؑ کی سینک کروں گی
میرے قاسمؑ کی آتی ہے مہندی



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام سجاد زین العابدینؑ

پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا
اے پہلا عزادار اے زینبؑ دے کھلے سر دا

سجادؑ نوں امت نے ہر جا تے رُلایا اے
اینوں پھپھیاں دی پیشی نے اے روگ لگایا اے
کہندا ریا زندگی بھر ہائے شام تے ہائے پردا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

کرو شرم سجادؑ نہ تسی لوگ بازاراں نوں
کوئی تے دیو چادر اج ثانیِ زہراؑ نوں
اے منتاں علی عابدؑ اُمت دی پیا کردا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

سجادؑ نوں معصومہ اینج غش توں جگاندی سی
مل دا جدوں پاڑیں زنجیراں تے پاندی سی
ڈر وی سی نہ مر جاوے غم خار بہتر دا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

لکھیا اے شریعت وچ نہ پتر نوں پیو چاوے
بہہ لاش تے اکبرؑ دی شاہؑ رو کے اے فرماوے
کیویں غازیؑ اُٹھاواں میں لاشہ علی اکبرؑ دا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

رو کہندی سی معصومہؑ مینوں کفن نہ توں پاویں
ایس چولے دے وچ عابدؑ توں بھینڑ نوں دفناویں
بے کفن ریا لاشہ میرے بابے تے علی اصغرؑ دا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

جے چاہنا ایں مر کے وی نہ موت حسنؔ آوے
کر شاہؑ دی عزاداری تیری زندگی بقا پاوے
رو چادرِ زینبؑ نوں جے خوف اے محشر دا
اے پہلا عزادار اے زینبؑ دے کھلے سر دا
پیا کمر جھکا عابدؑ رو رو کے سفر کردا

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

لے گئے چھین کے اُن کی بھی ستم گر چادر

لے گئے چھین کے اُن کی بھی ستم گر چادر
جن پہ آیات اُترتی تھیں پہن کر چادر

بنت حیدرؑ نے ستم گر کے نجس ہاتھوں سے
لے لیا دین خدا دشت میں دے کر چادر

تجھ کو پہناتی کفن اے میرے مظلوم حسینؑ
کاش رہ جاتی جو میرے سر پر چادر

ایک نیزے پہ نظر آتا ہے سر بھائی کا
ایک نیزے پہ نظر آتی ہے اطہر چادر

یہ ہے احسان کسی لوٹے ہوئے پردے کا
دیکھتے ہو جو خواتین کے سر پر چادر

جب چلی شام فتح کرنے علیؑ کی بیٹی
مثل تطہیر بنے سر پہ ہی پتھر چادر

دیں بھی قائم ہے شریعت بھی حسینیتؑ بھی
جس طرح کاٹ گئی شمر کا خنجر چادر

جن پہ آیات اُترتی تھیں پہن کر چادر
لے گئے چھین کے اُن کی بھی ستم گر چادر



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ شہزادہ علی اکبر علیہ السلام

اکبرؑ تیرا قاتل حیران ہو گیا

اکبرؑ تیرا قاتل حیران ہو گیا
پامال اُس کے ہاتھوں سے قرآن ہو گیا

اپنے جگر کو سید رن میں سنبھال کے
کڑیل جواں کے سینے سے برچھی نکال کے

شبیرؑ صابروں کا سلطان ہو گیا
پیاسا تھا سخی نے اُسے پانی بھی پلایا

بھوکا تھا اُس لعین کو کھانا بھی کھلایا
جس سید سجادؑ کا مہمان ہو گیا

لاشہ جوان بیٹے کا کاندھوں پہ اُٹھانا
اکبرؑ بلند کر کے تو ظالم کو دکھانا

باطل کی یہ شکست کا اعلان ہو گیا
مظلوم کربلا پہ قیامت گزر گئی

کڑیل جواں کے سینے میں برچھی اُتر گئی
اک دن میں گھر بتولؑ کا ویران ہو گیا

اٹھارہ سال جس کو تھا پالا حسینؑ نے
بازوں سے جس کو رکھا تھا زہراؑ کے چین نے

نانا وہ تیرے دین پہ قربان ہو گیا
پامال اُس کے ہاتھوں سے قرآن ہو گیا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

آؤ غمِ حسینؑ میں ماتم بپا کریں

بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے

بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے
ہائے زندگی سے بڑھ کر بابا کو رو گئی ہے

معصومہ ڈھونڈتی ہے بابا کا اپنے سینہ
باندھی گئی ہے پشت محمل پہ کیوں سکینہؑ
عباسؑ کو صدائے دیتی وہ گئی ہے
بابا کو رونے پر یہ اُس کو سزا ملی ہے
زندان میں وہ تنہا بابا کو رو گئی ہے
زنداں بھی رو رہا ہے ایسا وہ رو گئی ہے

بابا کا سر ملا ہے نہ مل سکا وہ سینہ
بابا کا سر ملا تو روتے ہوئے سکینہؑ
چہرے پہ چہرہ رکھ کے خاموش ہو گئی ہے
بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے

بابا کو روئی زہراؑ یا روئی ہے سکینہؑ
بیت الحزن میں زہراؑ زندان میں سکینہؑ
دونوں پہ ہائے جیسی قیامت یہ ہو گئی ہے
بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے

قیدی بیمار بھائی کیسے میت اُٹھائی
ہاتھوں میں ہیں زنجیریں کیسے لحد بنائی
آنکھوں کی قید سے تو آزاد ہو گئی ہے
بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے

نظر امام تیرا پرسہ یہ حیدری ہے
دُکھیا یہ ماں ہے اُس کی شاہؑ کی جو لاڈلی ہے
ہائے شام کے شہر میں تنہا وہ ہو گئی ہے
بابا کو روتے روتے زنداں میں سو گئی ہے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بچا کے تیروں سے تجھ کو ہائے نہ لا سکی زینبؑ

بچا کے تیروں سے تجھ کو ہائے نہ لا سکی زینبؑ
جہاں یہ غم سے نہ تُربت بنا سکی زینبؑ

میں دیکھتی رہی گردن پہ چل گیا خنجر
نا تم بھلا سکے بھائی نا آ سکی زینبؑ

اُٹھا کے لائی تھی اکبرؑ کی لاش خیمے میں
مگر نہ لاشِ سکینہؑ اُٹھا سکی زینبؑ

جو کھان کھا کے جو رخصت ہوا نہ زینبؑ سے
مگر نہ رخصت اکبرؑ بھلا سکی زینبؑ

نا غم میں بھائی کے جی بھر کے کر سکی ماتم
نا قید زنداں میں آنسو بہا سکی زینبؑ

نویدِ انبیاء جس کے لئے ہیں شکر گزار
زمیں پہ فرشِ عزا جو بچھا گئی زینبؑ

جہاں یہ غم سے نہ تُربت بنا سکی زینبؑ
بچا کے تیروں سے تجھ کو ہائے نہ لا سکی زینبؑ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے وِرد کردی رئیاں

ہائے وِرد کردی رئیاں جدوں بازار گئیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں
پتھراں وچ نادِ علیؑ دا وِرد کردی رئیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں

غازیؑ دی بیوہ بھنڑ کہندی سی پتھراں نوں ویکھ کہ
گستاخ زہراؑ جائیاں دا بازاراں وچ نوید
اِک واری جھول دے باواں فضل تیرے دیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں

زینبؑ نے کہیا غازیؑ میرے مانڑ مُک گئے
چہرے چہ تیرے رُلدی نا بازار ویکھ کے

گردن تے میری ویرن رسیاں نیں پئیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں

غازیؑ دے سر نوں ویکھ کہ کلثومؑ آکھیا
مینوں نا سمجھ کے پیراں تے سر لبھدا توں رئیا

اج زخمی ہوئیاں کلیاں ہائے میرے پیراں دیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں

نیزے دے سر حسینؑ دا پڑھدا سی آیتاں
غازیؑ دا سر بازاراں جہ بھردا سی سسکیاں

کجھ شامیاں کولوں بھینڑاں جدوں راہواں لنگیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں

ثقلینؔ میری سینڑ رقیہؑ ہے جس دا نام
زینبؑ دے نال نال سی غازیؑ دی رہندی نال

رئی جردی جر تے وفاواں علمدار جئیاں
ہائے وِرد کردی رئیاں
غازیؑ دیاں بھنڑاں جدوں بازار گئیاں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی پاک سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ
ہے تیرے حوالے یہ گھرانہ میری فضہؑ

اِک دورِ کڑا تم پہ ابھی آنا ہے بی بیؑ
بازاروں میں بے پردہ تمہیں جانا ہے بی بیؑ
یہ بات نہ زینبؑ کو بتانا میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

رکھ لینا کئی چادریں سامانِ سفر میں
رکھ لینا رِدائیں ہیں جو بھی ملے گھر میں
رن کے لئے جب ہونا روانہ میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

کی نورؔ علی فاطمہ زہراؑ نے وصیت
بچوں کو میرے صبر کی تم کرنا ہدایت
رو کر مجھے مت اُن کو رُلانا میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

شبرؑ کے لئے دو دو کفن رکھنا بنا کر
تیروں پہ لگا تابوت حسنؑ آئے گا جب گھر
تابوت کو زینبؑ سے چھپانا میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

زینبؑ میری بازار میں جائے گی کھلے سر
دربار پہ ملعونوں سے یہ کھائے گی پتھر
ہر موڑ پہ ساتھ اُس کا نبھانا میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

دیکھو ابھی معصوم ہیں بہت میرے بچے
غم سے ابھی مغموم بہت ہیں میرے بچے
تم دور کہیں ان سے نہ جانا میری فضہؑ
غم سے میرے بچوں کو بچانا میری فضہؑ

شاعر: نورعلی نور



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿نوحہ اہل بیتِ حرم سلام اللہ علیہا﴾

آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا
آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

آ گیا لکھنے لہو سے داستانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

جس کے اکبرؑ نے کیا اللہ کو اکبر دشت میں
اے مسلماں گوشِ حق سے سُن اذانِ کربلا

جس کے ہر اِک اشک نے تاریخ لکھ دی ظلم کی
وہ محرک ہے امیر کاروانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

نوبت شہباز ہے دراصل ماتم کی صدا
لال سہوانی قلندر ترجمانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

جو پیغمبرؐ بھی نہ کر پائے سر دشت بلا
خون سے تیرے ہوا ہے اطمنانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

بن گئی خاکِ شفا ہی چادرِ زینبؑ رضا
چادرِ زینبؑ بنی ہے سائبانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا

آ گیا لکھنے لہو سے داستانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا آلِ احمدؐ کا سفینہ درمیانِ کربلا
کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا کربلا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

شام میں شام ہوئی

شام میں شام ہوئی پردہ بنانے کے لئے
ننگا سر بنت پیغمبر کا چھپانے کے لئے

سر کھلے پندرہ اذانیں سُنیں زینبؑ نے
خون میں ڈوبا ہوا سجدہ بچانے کے لئے

بنت زہراؑ نے اُجڑ کر بھی سنبھالے رکھا
لہجہ شیرِ خدا خطبہ سُنانے کے لئے

چشم بیمار کو پانی سے بغاوت جو ہوئی
رہ گیا صرف لہو اشک بہانے کے لئے

ہائے کیا وقت ہے اولادِ علیؑ پر آیا
صرف زینبؑ تھی مصائب کو اُٹھانے کے لئے

شامی ہنستے رہے بے جرم اسیروں پہ عقیلؔ
اس سے بڑھ کر بھی کوئی غم ہے زمانے کے لئے

شام میں شام ہوئی پردہ بنانے کے لئے
ننگا سر بنت پیغمبر کا چھپانے کے لئے

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ بی بی اُمِ رُباب سلام اللہ علیہا

سوجا اصغرؑ امِ رباب تیرے جھولے نوں جھلاوے

سوجا اصغرؑ امِ رباب تیرے جھولے نوں جھلاوے
تیری ماں پئی ویکھ کے دریاول نا رے روندیاں روندیاں اکھیاں نل تینوں لوری سناوے

کنج حسرت ہووے پوری بن گئی کیسی مجبوری
تیری موت دے بعدوں اصغرؑ ماں رہ جاوے گی ادھوری
بڑی دیر توں ایہو سوچ دی اے اک رات چہ پوری زندگی دے کنج لاڈ لڈاوے

اُس ذات دی ضامن میں ہاں ہر بات دی ضامن میں ہاں
کل عصر دا کہہ نئیں سکدی اج رات دی ضامن میں ہاں
میں خاص دُعاواں منگنیاں نے اج وچ اصغرؑ دیاں خاباں دے کوئی تیر نہ آوے

جدوں بابے ھل من کہنا اے توں جھولے توں ڈِگ پینا اے
جدوں حرمل تیر چلاوے توں خود گردن تے سہنا اے
اے یاد رکھیں تیرے بابے نوں زہراؑ دے لاج دُلارے نوں کوئی زخم نہ آوے

جھولے دے سرہانے بہہ کے کوے ناں اصغرؑ دالے کے
تیرے ہونٹاں تے اُس ویلے ہووے اصغرؑ لبیک اے
ادھ رات نوں خیمیاں وچ آقا عباسؑ تے مسلمؑ دا مولاؑ جدوں دیوا بُجھاوے

کل ہونڑاں اے دشت ڈروناں میں کول تیرے نئی ہونڑاں
جدوں بابے قبر بنائی توں ریت گرم تے سونڑاں
ہو سکدا اے شکل وکھاونڑ لئی تینوں آخری بار سلاونڑ لئی مینوں نال لے جاوے

سُن تیر توں اگلا منظر گردن تے چلنائی خنجر
تینوں نیزیاں قبراں چوں کڈناں ثقلینؔ اے آکھ کے مادر
کدی اکھیاں دے نل لاندی اے کدی گل چم چم گرلاندی اے کدی جھولی چہ پاوے

شاعر: ثقلین اکبر — سوز: اصغر خان — نوحہ خواں: بی بی معصومہ قم لاہور

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

تانگاں ویراں دیاں ہائے نانا صغراؑ نوں مار مکا گئیاں

تانگاں ویراں دیاں ہائے نانا صغراؑ نوں مار مکا گئیاں
ہائے رب جانڑے یاداں دیاں کیوں ہنجواں دے وس پا گئیاں

درداں دی ماری میں راواں تکدی رہ گئی
نہ توں آیوں میں ویرن روندی رہ گئی
جنوں گھلیا سی جوڑا شگناں دا میں اودی موت دی خبراں آ گئیاں

میں وی زہراؑ دی تصویر ہاں سب کج جانڑنی آں
خواباں دی اکبرؑ تعبیراں آپ وی جانڑنی آں
کیویں جیواں گی دل ڈردا رہیا جے تینوں برچھیاں کھا گئیاں

نانے نوں کہہ کے میرا اکبرؑ آندا ہووے گا
تک بند دروازے فیر سفراں تے ٹر جاوے گا
ایدی آس تے میں ہائے اکبرؑ ویراں دربار توں واپس آ گئیاں

ثقلینؔ اج دنیا ہائے جانجی بن گئی ساری
صغراؑ تیرے اکبرؑ دی ماتمی بن گئی ساری
کڈ لئی مہندی وچ گلیاں دے تیرے چن اکبرؑ دیاں لا گئیاں

ہائے رب جانڑے یاداں دیاں کیوں ہنجواں دے وس پا گئیاں
تانگاں ویراں دیاں ہائے نانا صغراؑ نوں مار مکا گئیاں

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان نوحہ خواں: چن پیر پارٹی بہلول دانا، سیالکوٹ، پاکستان



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

حسینؑ بادشاہ نبیؐ کا لاڈلا

حسینؑ بادشاہ نبیؐ کا لاڈلا ہائے کربلا میں لٹ گیا
اُس پر یہ ستم جس کے صدقے میں بنی دُنیا

اٹھارہ برس کے بیٹے کے سینے میں لگی مقتل میں سناں
اس شیر جواں کے لاشے پر کرتی تھی جوانی آہ و بکا
شہہ ٹوٹی کمر تھامے روتے ہیں کھڑے تنہا

اللہ رے غربت کا عالم غربت پہ غریبی روتی تھی
مظلوم پسر کی حالت پر ماں خاک پہ بیٹھی روتی تھی
کہتی تھی بہن رو کر ہائے میرا ماں جایا

لرزے میں خدائی تھی ساری حیران تھے سارے پیغمبرؑ
جب تیغ و سناں کے سائے میں سجدے میں رکھا شبیرؑ نے سر
یہ کہتا ہوا کعبہ خود کرنے طواف آیا

دریا کے کنارے قتل ہوا وہ جس کا شیر سا بھائی بھی
اسباب لٹا خیمے بھی جلے بے پردہ ہوئی ماں جائی بھی
نہ کوئی رہے زندہ نہ سر پہ کوئی سایہ

کیا فرشِ زمیں کیا عرشِ بریں کیا جن و بشر کیا حور و ملک
شبیرؑ کی غربت پر گوہرؔ روئے کا زمانہ حشر تلک
مجلس یہ صدا ہو گی ماتم یہ صدا ہو گا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آئی باج رِدا بازار دے وچ

آئی باج رِدا بازار دے وچ
رئی امت توں منگدی اک چادر لولاک دی جیہڑی شہزادی

جیہڑی فدک توں سی محروم رہی حق منگدی ٹر گئی دنیا توں
حق پردے دا او منگدی اے ہم منصب جیہڑی زہراؑ دی

تطہیر دی آیت ہاں اُجڑی کدی گھر توں باہر نئی آئی
ہے کتنا باقی عابدؑ میں واقف نئی ہاں اِس راہ دی

کی عظمت سی کی حالت اے کی لیکھ لکھائے اُجڑی نے
مخدوم دی دھی مخدومہ اے نالے دُختر ہے محرومہ دی

بازار دے ہر اک موڑ اُتے بے دیناں پتھر وسائے نے
فضہؑ دے او لے لگ دی اے جیہڑی آیت ہے فی القربیٰ دی

سفراں توں وَل کے نانے دے روضے تے سلامت سینڑ کھیا آئی
نسل بچا کے ویرن دی میں نسل مُکا عبداللہ دی

شاعر: سلامت فیروز



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

خنجر نہ چلاؤ یہ پیمبر کا گلا ہے

خنجر نہ چلاؤ یہ پیمبر کا گلا ہے
مارو نا مسلمانوں یہ محبوبِ خدا ہے

احسان خدیجہؑ کے اگر یاد ہے تم کو
زینبؑ سے نا لوٹو یہ اُسی گھر کی رِدا ہے

پیاسا نا کرو قتل یہ کہتی رہی زینبؑ
بھیا میرا آغوشِ پیمبرؐ میں پلا ہے

کچھ جانتے ہو کس پہ ستم ڈھائے ہیں تم نے
ارمان ہے نبیوںؑ کا یہ زہراؑ کی دُعا ہے

تم حافظِ قرآن ہو ٹھہرو ارے ٹھہرو
قرآن بھی رو رو کے یہی بول رہا ہے

ساجدؔ وہ اسیروں کے لئے دشت بلا سے
سامانِ سفر باندھ کے سجادؑ چلا ہے

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

پردے دا محافظ ہائے نئی آیا

پردے دا محافظ ہائے نئی آیا
پچھدی سین سکینہؑ رو رو بیمار نوں

کتھے سُمیاں اے ہائے بہناں دے سر دا راکھا سروں ننگیاں ٹر چلیاں بہناں بازر نوں

ہائے ساڑ دتے گھر لوکاں نے اُمت نے رسیاں پائیاں پیئاں رون درد ستائیاں
سر زخمی ہائے لوکاں نے آن کیتے پیئے پیدل ٹور دے رئے عابدؑ بیمار نوں

غازیؑ دے قاتل ہنسدے سن پئیاں چادراں منگدی زینبؑ چوکاں چوں لنگدی زینبؑ
اُمت نے ہائے پتھراں دے نال لوکو جدوں خون چہ رنگیاں سی ہر پردے دار نوں

حسرت دے نال وادا کیتا اکبرؑ نوں پھپھیاں مانواں اے بہہ کے دینڑ صداواں
اکبرؑ نے ہائے نازک جگر تے کھایا بابے دا ناں لیکے برچھی دے وار نوں

سر سانگ توں علماں والے دا اُڈ اُڈ کے لوکو آوے دُکھی زینبؑ نوں فرما وے
جیویں لوکاں ہائے تینوں مارے تازیانے صدمہ اے بھلنا نئی تیرے پہرے دار نوں

نا مارو شام دے لوکاں نوں کیندی رئی زہراؑ ثانی کیوں سُڑدے تپ دا پانی
کنڈ سڑ گئی میرے بیمار عابدؑ دی جنے پیدل چُکیا اے کڑیاں دے بار نُوں

سوز: اصغر خان نوحہ خواں: چن پیر پارٹی بہلول دانا، سیالکوٹ، پاکستان

نوحہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

ایک تحریر اُٹھائے بولی دربار میں آ کر زہراؑ

ایک تحریر اُٹھائے بولی دربار میں آ کر زہراؑ لوگو میں بنت نبیؐ ہوں
ایسا بدلا ہے مدینہ اپنا حق مانگ رہی ہوں غاصب سے
کلمہ گو کُرسی نشیں ہے اور میں کب سے کھڑی ہوں

پوچھا حیدرؑ نے بتا کیا کیا مسجد میں ہوا رو کے بس اتنا کہا
کبھی دیواروں کو تھاما کبھی میں خاک پہ بیٹھی ہوں تھک کر
کبھی بیٹوں نے سنبھالا کبھی رستہ میں گری ہوں

جتنے دُکھ میں نے سہے گر یہ دن پر بھی پڑیں وہ سیاہ رات بنے
یہ ہی دُکھ کم تو نہیں ہے کس قدر تنہا مدینے میں ہوئی ہوں
کوئی سنتا ہی نہیں ہے کہ میں کیا بول رہی ہوں

وہ تو کم سن ہے ابھی دور ہے شام سے بھی سہہ نہ پائے گی کبھی
مجھ سے زینبؑ نے یہ پوچھا کہاں جاتی ہو بتاؤ اے اماں
میں نے زینبؑ سے چھپایا کہ میں دربار چلی ہوں

ایسے خاموش ہو کیوں کہنا چاہو جو کہو اماں کچھ تو بولو
رو کے بولی بیٹوں سے ساتھ بہنوں کو نبھانا کربل میں
ننگے سر کیسے چلیں گی بس یہی سوچ رہی ہوں

تربت بنت نبیؐ دیکھے اکبرؔ جو کبھی مجھ کو لگتا ہے یہی
اُس کا مہدیؑ کہتا ہے منتقم بن کے مدینے زہراؑ کا
جلد آؤں گا میں لوگو دورِ حاضر کا علیؑ ہوں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان نوحہ خواں: چن پیر پارٹی بہلول دانا، سیالکوٹ، پاکستان

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

کیویں جیوندیاں بھنیڑاں نیں ہائے باج بھراواں

کیویں جیوندیاں بھنیڑاں نیں ہائے باج بھراواں
چلیا ایں تے اپنا دس جا ویر اکبر دیندی رئی صداواں

بابے دے نال ٹر گئے ایدے ویرن پیارے
صغراؑ بیمار اُجڑی جیوے کس دے سہارے

جد تک توں مڑ نیں آنڑاں وطناں تے تکدی رواں گی راواں
تیریاں تے دوویں بھینڑاں تیرے نال نیں چلیاں

اجڑے گھراں اچ رواں میں رہنڑاں اے کلیاں
تک تک کے خالی راواں ویر دیاں بھردی رواں گی ہاواں

وعدہ اے جیڑا کیتا رکھیں یاد نبھانڑاں
شادی تیری تے ویرا تیرے کول میں آنڑاں

جا کے بلاہیں کول اپڑیں تیرے بعد مر نہ جاواں
جیڑے ظلم سارے کیتے امت رسولؐ دی

سفراں اچ ٹر پئی اے ثانی بتولؑ دی
زہراؑ دے ویڑے وانگ نہ اجڑے کرے شادا اے دُعاواں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

پُرسہ ہی مجھے دے دو

پُرسہ ہی مجھے دے دو
زندان میں اک قیدی فریاد یہ کرتا تھا
میری بہن سکینہؑ مر گئی ہے
کوئی کلمہ گو آ کر پرسہ ہی مجھے دیدے
سن چار برس کا تھا اُس پھول سی بچی کا
اور چاند سا چہرہ تھا اب نیل تمانچوں کے
اور خون ہے کانوں پر دفناؤں اسے کیسے

اس عمر کے بچے تو عادی ہیں کھلونوں کے اور سوتے ہیں سینے پہ
دامن ہے جلا اس کا خوں بہتا ہے آنکھوں سے یہ ظلم کیے کس نے

ماتم کو ترستی تھی نوحہ نہیں پڑھتی تھی سہمی ہوئی روتی تھی
دُروں کی اذیت سے جیتی تھی نہ مرتی تھی اب سو گئی یہ کیسے

تابوت اُٹھانا ہے تربت میں سُلانا ہے بے درد زمانہ ہے
زنجیر ہے ہاتھوں میں اور قبر بنانا ہے غازیؑ سے کوئی کہہ دے

ڈرتی تھی اندھیروں سے ہر سمت اندھیرا ہے ہر زخم یہ کہتا ہے
کیا جرم تھا بتلاؤ گردن پہ ہوا کیا ہے کیوں زخم ہیں یہ گہرے

چلتی ہوئی کانٹوں پر یہ شام تلک آئی ٹھوکر جو کبھی کھائی
بابا کو بلاتی تھی اور کہتی تھی اے بھائی گودی میں مجھے لے لو

یہ خون بھرا کرتا اب ہو گا کفن اس کا زخمی ہے بدن اس کا
ہمشیر کی میت پر بیمار یہ کہتا تھا خوں گرتا ہے آنکھوں سے

ریحانؔ وہ شہزادی غازیؑ کی جو پیاری تھی بابا کی دُلاری تھی
آ کر در زنداں پر ہر ایک سے کہتی تھی اب سوؤں گی گھر جا کر



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

قید مک گئی اے

اللہ جانڑے کیویں شمر دیاں جھڑکاں او بی بی سہہ گئی اے
قید مک گئی اے رو رو کے مر گئی اے
زندان چہ سکینہؑ دی قید مک گئی اے رو رو کے مر گئی اے

رو رو کے علی عابدؑ نوں قیداں وچ واجاں سی ماریاں
رو رو کے علی عابدؑ نوں اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
کیویں ویر تے پہنچنڑ توں پہلا چپ کر گئی اے

زندان دی خاموشی نوں تک تک کہ ہائے سیدؑ نوں سوچیا
زندان دی خاموشی نوں اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
اینج لگدا اے درداں ماری قیداں توں مر گئی اے

پتھراں دے سرہانڑے تے سر رکھ کے سوں گئی سی بھینڑ میری
پتھراں دے سرہانڑے تے اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
جیویں شمر دا ناں چایا وچ نیند تے ڈر گئی اے

پیراں دے وچ چھالے نے ماواں دے رسیاں نے زخم کیتے
پیراں دے وچ چھالے نے اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
خون تلوں چوں وگدا ہو سی او خاک وی تر گئی اے

حیران ہو کے سوچ لواں سفراں وچ ہائے کینا حوصلہ سی ایدا
حیران ہو کے سوچ لواں اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
اینج پھپھیاں توں وو وو کے کنڈیاں توں گزر گئی اے

اکھ بی بی دی زری دے انکھیاں نوں ہائے بند کر کے سی کھلوتا
اکھ بی بی دی زری دے اللہ جانڑے ہائے اللہ جانڑے
ظلم ایسا شمرؔ اے ہویا ایدی جھولی بھر گئی اے
قید مک گئی اے رو رو کے مر گئی اے

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اہل بیت حرم علیہا السلام

زہراؑ دیاں جائیاں

زہراؑ دیاں جائیاں عباسؑ تیرے باجوں رل موئیاں درد ستائیاں
جناں ویکھیا گلیاں دا اک موڑ نہ ویکھیا اے
ہر شہر پھرائیاں عباسؑ تیرے باجوں شبیرؑ دیاں بھرجائیاں

لٹ پائی کربل دے وچ پاک نمازیاں نوں
بے دین سپاہئیاں عباسؑ تیرے باجوں
نیزے نال چادراں لائیاں زہراؑ دیاں جائیاں

جناں برچھی مار کے اکبرؑ زین توں لایا اے
او نا ہرجائیاں عباسؑ تیرے باجوں
ظلماں دیاں ریجاں لائیاں زہراؑ دیاں جائیاں

بہوں کیتے ظلم لعیناں پیاسیاں سیداں تے
مظلومیاں جائیاں عباسؑ تیرے باجوں
مستوراں دینڑ دُھائیاں زہراؑ دیاں جائیاں

افضالؔ تیرے مولاؑ دیاں بھنڑاں رُل گئیاں
ہر سمت روہئیاں عباسؑ تیرے باجوں
چودہ سو میل ٹرائیاں زہراؑ دیاں جائیاں

عباسؑ تیرے باجوں عباسؑ تیرے باجوں
زہراؑ دیاں جائیاں عباسؑ تیرے باجوں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

رن میں مارے گئے زینبؑ کے سہارے سارے

رن میں مارے گئے زینبؑ کے سہارے سارے
رن میں مارے گئے وا حسیناؑ وا حسیناؑ
ایک ایک کر کے ستم گاروں نے مارے سارے
رن میں مارے گئے زینبؑ کے سہارے سارے

گھر نبی زادی کا افسوس ہے برباد ہوا
یاحسیناؑ واحسیناؑ
لٹ گئے دشت میں زہراؑ کے دُلارے سارے
تپت صحرا میں یہ سادات کے لاشے تو نہیں
ہر طرف بکھرے ہیں قرآن کے پارے سارے

بنی ہاشمؑ کا قمر ڈوب گیا ہے رن میں
یاحسیناؑ واحسیناؑ
مل گئے خاک میں سب عرش کے تارے سارے
خالی کوزے لئے بے چین ہے پیاسے بچے
تشنہ لب رہ گئے دریا کے کنارے سارے

واحسیناؑ یاحسیناؑ
اب نہ شبیرؑ نہ عباسِؑ جری باقی ہے
واحسیناؑ واحسیناؑ
چھن گئے ہائے غریبوں کے سہارے سارے
رن میں مارے گئے زینبؑ کے سہارے سارے
اُن مصائب کے محبؔ صرف ہیں سجادؑ گواہ یا حسیناؑ وا حسیناؑ

رن میں مارے گئے زینبؑ کے سہارے سارے
قید میں دن جو سکینہؑ نے گزارے سارے

واحسیناؑ یاحسیناؑ   رن میں مارے گئے
یاحسیناؑ یاحسیناؑ

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

السلامُ علیک یا سیدہؑ

① السلام السلام السلامُ علیک یا سیدہؑ
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
بلوئے عام ہے سر پہ چادر نہیں
بھائی کے خوں سے سرخ ہے یہ زمیں
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ
ہائے باندھی گئی بازوؤں میں رسن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

② ہر مصیبت کو تنہا اٹھاتی ہوں میں
مجھ کو رخصت کرو شام جاتی ہوں میں
تازیانوں سے زخمی ہے میرا بدن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

③ حشر تک ہم کو روئے گی کرب وبلا
ہائے اہل حرم ہو گئے بے ردا
ہو گیا رن میں برباد میرا چمن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

④ میرے عونؑ و محمدؑ مارے گئے
اور سکینہؑ کے گوہر اتارے گئے
میرے غازیؑ کا ٹکڑے ہوا ہے بدن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

صفحہ 1/2

⑤ ہائے اُجڑی بہن کی ہے حسرت یہی
ہائے اکبرؑ کا سینہ بھی چھلنی ہوا
فرش سے عرش تک ایک کہرام تھا
لاش اکبرؑ کی لائے جو شاہ زمنؑ
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

⑥ میرے غازیؑ کے بازو ہوئے جو قلم
خون میں در بدر تھا جری کا علم
بے اماں ہو گئی بنت خیبر شکن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

⑦ ہائے اصغرؑ کا جھولا جلایا گیا
پانی تیروں سے اس کو پلایا گیا
خاک پر سو گیا ہائے تشنہ دہن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہ

⑧ سلسلہ شہؑ کے ماتم کا جاری رہے
آخری سانس تک پرسہ داری رہے
ہو زباں پر محب یاحسینؑ و حسن
ہائے پردیس میں لٹ گئی ہے بہن
ہائے بھائی میرا رہ گیا بے کفن
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

⑨ ہائے رنگی جوانی اکبرؑ دی
ہائے تشنہ دہانی اصغرؑ دی
جیڑی بن وچ ہوئی اے فنا سیدہؑ
تو تے بچڑی مشکل کشاء دی اے
نانے دا دین بچا سیّدہؑ
میندا سر کٹیا تیندا گھر لٹیا

⑩ دوویں لٹ گئے بھینڑ بھرا سیّدہ
رو لاش حسینؑ دی آندی اے
میندی دھی کوں سینے لا سیّدہ
حسینؑ حسینؑ امام حسینؑ
السلامُ علیک یا سیدہؑ، السلامُ علیک یا سیدہؑ

صفحہ 2/2

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ کربلا و اسیرانِ کربلا

کربلا ہے میرے سر دا کعبہ

کربلا کربلا کربلا کربلا
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

کربلا ہے میرے سر دا کعبہ مکہ دے پاسے میرے دل دا کعبہ
مکہ اچ آب زم زم پیئے پنیدن تیرے ڈیں دا پیاسا کربلا اے

آوے مدینہ ہے جاء امن دی کیوں زخمی تھی گئی میت حسنؑ دی
مولا حسنؑ دے وارث پُتر دا ہائے لٹیا سہرا کربلا اے

حاجی ڈسیندے بقیعہ اُداس اے لوکاں توں پچھیا ملیا جواب اے
ہر روز اینڑیں بچڑے کوں روڑ ویندی اے زہراؑ کربلا اے

عباس غازیؑ دے بازو کٹے ہن دریا کنارے پیاسے قُصے ہن
زوار سارے رو رو ڈسیندے رو وگدا دریا کربلا اے

میکوں لوک آ کہ ڈینڈے صلاح اے مکے جو جاوئے حاجی سڈا وے
اے گال برحق پر دل پیا آکھے اکبرؑ دا بابا کربلا اے

اختیارؔ ساکوں ایں گل روایا سرورؑ نے جیکوں مونڈے تے چایا
اُمت نے اوں دا بے جرم کیتا پامال لاشہ کربلا اے

میرے سر دا کعبہ مکہ دے پاسے میرے دل دا کعبہ
میرے سر دا کعبہ مکہ دے پاسے میرے دل دا کعبہ

ماتمی سگنت مسافرِ شام (باوا قیصر شاہ) امامیہ کالونی لاہور


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

تیرے سینے کے سوا چین نا آئے بابا

ہائے سکینہؑ ہائے زندان ہائے سکینہؑ ہائے زندان
تیرے سینے کے سوا چین نا آئے بابا

مجھ کو زندان کی تنہائی ستائے بابا
ہو گئے ہیں میرے رُخسار یہ نیلے دیکھو
شمر نے مجھ کو تماچے ہیں لگائے بابا

بھیا سجادؑ کو ہیں کوڑے لگائے ظالم
چاچا عباسؑ نہیں کون بچائے بابا

جب سے بچھڑے ہو سکینہؑ سے نہیں سو پائی
نیند آتی نہیں اب کون سُلائے بابا

میں کھاتی تھی غذا ہاتھوں سے تیرے بابا
مجھ کو زندان میں اب کون کھلائے بابا

جب بھی میں دیکھتی ہوں کوزا بھرا پانی کا
ننھے اصغرؑ مجھے پیاس رُلائے بابا

تیرے سینے کے سوا چین نا آئے بابا
ہائے سکینہؑ ہائے زندان ہائے سکینہؑ ہائے زندان

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

حیَّ علیٰ خیرِ العمل حیَّ علیٰ خیرِ العمل
حسینؑ شافی حسینؑ شافی
یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
حسینؑ شافی حسینؑ شافی

نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

پرچم کھلا ہوا ہے حسینیؑ اصول کا
ہیں آخری سلام کو اکبرؑ جھکے ہوئے
نقشہ بنا ہوا ہے رکوعِ رسولؐ کا
یاحسینؑ یاحسین حسینؑ شافی حسینؑ شافی
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

لو حرملا کے تیر کو اصغرؑ نے دی شکست
اب بل نکل گیا ہے اُمیہ کی بھول کا
یاحسینؑ یاحسین حسینؑ شافی حسینؑ شافی
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

اللہ کی کُل رضا مالک میرا حسینؑ
مطلب یہ ہے نبیؐ کے سجدے میں طول کا
یاحسینؑ یاحسین حسینؑ شافی حسینؑ شافی
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

ہے پانی بند مالک کوثر کی آل پر
منہ دیکھتی ہیں بیبیاں زہراؑ کے پھول کا
یاحسینؑ یاحسین حسینؑ شافی حسینؑ شافی
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

منکر نکیر مجھ سے جو پوچھیں گے کچھ صداؔ
کہہ دوں گا نوحہ گر ہوں جنابِ بتولؑ کا
یاحسینؑ یاحسین حسینؑ شافی حسینؑ شافی
نازل ہے کربلا میں نواسہ رسولؐ کا

شاعر: بابا سید صدا حسین بخاری

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

کربل دی خاک

کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے

ایتھے لا چا خیمے بھینڑیں دے اے علماں والا ویر اے
ایتھے بازو قلم کرا غازیؑ ول قلم بنڑا کے بازوواں نوں

آئین وفا دا کرنڑاں اے ایں ریت اُتے تحریر اے
کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے

اے دھرتی کرب و بلا دی اے ایتھے روندے پاک نبیؐ ٹر گئے
اے خون دے نال اساں کرنی تبدیل ایدی تاثیر اے

کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے

ایں ریت کوں مینڈا چن غازیؑ قاسمؑ دی سیج بنڑا ونڑاں اے
ایتھے خون دے وچ غلطان ہوسی اکبرؑ دا ویر صغیر اے

ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے

آذان فجر دی محشر تائیں پئی روسی پاک موذن نوں
اس رنگ دے وچ چن اکبرؑ نے ایتھے آکھنڑیں اے تکبیر اے

ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے

ایکوں بوسے مُرسل پیئے ڈیونڑ ایدا کعبہ روز طواف کرے
میرا دل چاہندا ہائے ایں رنگ دے وچ کراں کربل دی تعمیر اے

ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے
کربل دی خاک ہتھاں تے چا فرمایا رو شبیرؑ اے
ایہو اکبرؑ دی جاگیر اے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں

چالیس برس سجادؑ پہ جاری رہا یہ سلسلہ
کہیں بھی عیاں وہ نا تواں کیسا جواں ہائے علماں
طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں

طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں
بازار تھا دربار تھا سن قافلہ سارار تھا
عریاں سر مادر کہاں بلوا کہاں ہائے علماں

طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں
چالیس برس سجاد پہ جاری رہا یہ سلسلہ
پانی جہاں دیکھا وہاں آنسو رواں ہائے علماں

طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں
بازار ہے کہ بن گیا ماتم کدہ شبیرؑ کا
شور و فغاں سنگ گراں ہے انتہا ہائے علماں

طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں
ہے ہاتھ دو اے قاریو شبیرؑ سا ڈھونڈو کوئی
وہ بے خطا نوکِ سناں جاری کناں ہائے علماں

عاطر بازارِ شام میں سجادؑ یہ کہتے رہے
یہ کارواں ہے پاسباں کلمہ قرآں ہائے علماں
چالیس برس سجادؑ پہ جاری رہا یہ سلسلہ
طوق گراں نوحہ کناں محشر سماں ہائے علماں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اے میرے عونؑ و محمدؑ

یہ آرزو ہے سیدہؑ کی یہ آرزو ہے سیدہؑ کی
اے میرے عونؑ و محمدؑ حق پہ مرنا ہے تمہیں

بھائی پہ سیدہؑ نے صدقہ آج کرنا ہے تمہیں
ہر نبیؑ دیکھے گا مقتل میں تمہاری جنگ کو

داد دے ہر اک نبی ایسا لڑنا ہے تمہیں
ڈھائے گی ایسے مظالم تم پہ فوج اشقیاء

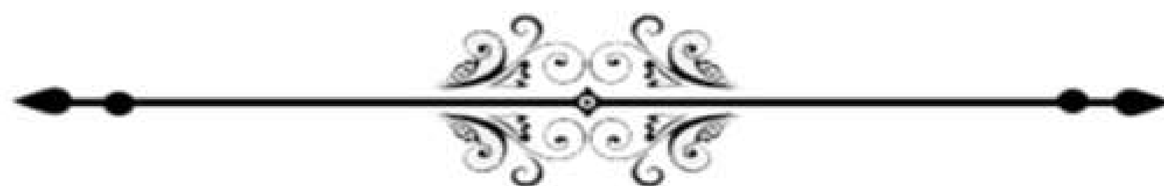
ٹکڑے ٹکڑے ہو کے میداں میں بکھرنا ہے تمہیں
جتنا ملنا ہے تمہیں جی بھر کے تم مل لو گلے

زندگی بھر کے لئے بس اب بچھڑنا ہے تمہیں
پیاس کوثر پر بجھے پہلے نہ پانی دیکھنا

ساقئ کوثر نے خود سیراب کرنا ہے تمہیں
بولے اماں سے اسد سُن کر نصیحت یہ دلیر

ماں ہماری موت پر بس شکر کرنا ہے تمہیں
یہ آرزو ہے سیدہؑ کی یہ آرزو ہے سیدہؑ کی

اے میرے عونؑ و محمدؑ حق پہ مرنا ہے تمہیں
اے میرے عونؑ و محمدؑ حق پہ مرنا ہے تمہیں



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَهِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

تیری امت دے مہمان ناناؐ

ول آئے ھن وطن تے شام وچوں تیری امت دے مہمان ناناؐ
مہمان نوازی وچ بھل گئے تیرے کلمے دی پہچان ناناؐ

پڑھ نادِ علیؑ میں بنت علیؑ تھیاں داخل سڑدے خیمیاں وچ
بڑی مشکل نال بچایا اے تیرے پُتر دا پُتر جوان ناناؐ

تیرے کلمہ خوش ہوندے رئے تیرے پیاسے پُتر کوں کوندے رئے
جیویں خنجر چلایا ظالم نے خود خنجر بھی ہویا حیران ناناؐ

تیرے آل دے استقبال کیتے بازار سجائے مسلماناں
پئی بھیڑ تے پتھر وسیندے رئے ہائے کل حافظ قرآن ناناؐ

ڈھا ہوا حاجرا مریم نے میکوں باج بازاراں وچ
دس مین کوئی زندا رئے گئی ہاں کُل نبیاںؑ دا سلطان ناناؐ

میں لوح محفوظ تے بن چادر اینج خون دے دے نال لکھا آئی آں
ھُن کوئی فاسق نئیں کر سکدا تینڈے دین دا کوئی نقصان ناناؐ

ول آئے ھن وطن تے شام وچوں تیری امت دے مہمان ناناؐ
مہمان نوازی وچ بھل گئے تیرے کلمے دی پہچان ناناؐ

شاعر: سائیں رفاقت مداح


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

چلے ہیں مشک لئے شاہِ باوفا غازیؑ

چلے ہیں مشک لئے شاہِ باوفا غازیؑ
سکینہؑ روک لو ڈھونڈو گی پھر کہاں غازیؑ

آغاز ہونے لگا آج میری غربت کا
ماں زہراؑ دیکھو چلے کہہ کے الوداع غازیؑ

لیا ہے گھیر سکینہؑ کو تشنہ بچوں نے
علم کو دیکھ کے سمجھے کہ آ گیا غازیؑ

ہے التجا نہ میرا لاشہ جائے خیموں میں
نہ کر سکے گا سکینہؑ کا سامنا غازیؑ

خیام آل میں جب فوجِ اشقیاء آئی
ہر اک بی بی کے لب پر تھی اک صدا غازیؑ

زمانہ دیکھ لے پرواز یہ علم کا نشاں
ہمارا آج بھی ہے سب کا راہنما غازیؑ

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر
بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی

صغرا بڑی اُداس صغرا بڑی اُداس
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی آ جا تو علی اکبرؑ

تیری یاد داچ رو رو کے حال اپنڑاں گواندی آ جا توں علی اکبرؑ
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی آ جا تو علی اکبرؑ

میں بیٹھ کے رونیاں اکبرؑ دیاں راواں وچ
آئے موت مینوں نانا ویرنڑ دیاں ہاواں وچ
تیرے قدم نشاناں نوں چم اکھیاں نوں لاندی آ جا توں علی اکبرؑ
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی آ جا تو علی اکبرؑ

میرے ویر مسافر نوں کوئی جا کے دس آوے
ہائے بھینڑ بیمار تیری راہ تکدی نہ مر جاوے
گھر آ جا رب ناویں بڑے ترلے میں پاوندی آ جا توں علی اکبرؑ
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی آ جا تو علی اکبرؑ

کوئی بھینڑ نہ دُنیا تے ویراں توں جُدا ہوئے
نہ اُجڑے ویڑے وچ میرے وانگ کوئی ہوئے
ویران گھراں اندر پئی دیوے جلاندی آ جا توں علی اکبرؑ
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاندی آ جا توں علی اکبرؑ

ہائے دُنیا تے بھینڑاں دا اے مانڑ بھرا ہوندے
بھاویں بھینڑ غریب ہوے اونوں کلیاں نہ چھڈ جاندے
جے کلیاں او رہ جاوے رو رو مر جاندی آ جا توں علی اکبرؑ
میرے ویر مسافر نوں کوئی جا کے دس آوے
ہائے بھینڑ بیمار تیری راہ تکدی نہ مر جاوے
گھر آ جا رب ناویں بڑے ترلے میں پاوندی آ جا توں علی اکبرؑ
کربل دے مسافر نوں بیمار بلاوندی آ جا تو علی اکبرؑ

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِ رُباب سلام اللہ علیہا

آ شام ہوئی اصغرؑ

آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ
در پر ہے کھڑی مادر چادر بھی نہیں سر پر

یہ رات کا منظر ہے شعلوں میں برادر ہے
جلتے ہوئے جھولے سے لپٹی ہوئی مادر ہے
آتا ہی نہیں کوئی دے کس کو صدا جا کر
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

اب کون تجھے بیٹا پہلو میں سُلاتا ہے
لوری کی جگہ نوحہ اب کون سُناتا ہے
جھولا ہے بگولوں کا یا راکھ کا ہے بستر
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

کرتا ہے لہو تیرا ہے تیرا گلہ زخمی
آ جا مجھے دکھلا دے بس ایک جھلک اپنی
ہے قید مجھے ہونا جانا ہے مجھے در در
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

تاریکی صحرا ہے اور رات کا سناٹا
گرم اتنی ہوائیں ہیں ہے منہ کو جگر آتا
ہر سمت بگولے ہیں دھول ہر اک منظر
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

اس شام کے ماتھے پر خوں ہے کہ پسینہ ہے
کس طرح بچاؤں میں شعلوں میں سکینہؑ ہے
جھولے کو بچاؤں میں یا تھام رکھوں چادر
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

آتی ہے نویدؔ اب بھی آواز سکینہؑ کی
ہے قافلہ جانے کو بننا ہے مجھے قیدی
لمبا ہے سفر میرا تم ساتھ چلو اصغرؑ
آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ، آ شام ہوئی اصغرؑ

شاعر: احمد نوید



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
بیٹی ہوں میں علیؑ کی نواسی ہوں میں نبیؐ کی
زہراؑ ہے میری مادر دے دو خدارا چادر
یہ کیسا ہے نظارہ ماحول ہے آوارہ

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
پیاسا تھا میرا بھیا دریا کا تھا کنارہ
کربل میں لُٹ گیا ہے بے جرم کنبہ سارا
پتھر نا مجھ کو مارو لوگو میں بے سہارا

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
سطانِ کربلا کا ماتم صدا رہے گا
عباسؑ با وفا کا پرچم صدا رہے گا
اسلام سے ہے مولاؑ احسان ہے تمہارا

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
اماں کا زخمی پہلو مجھے یاد ہے قسم سے
باباؑ کو ضرب کاری ماری گئی ہے ظلم سے
دُکھوں دردوں کی ہوں ماری دل میرا پارہ پارہ

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
اب اور نا رُلاؤ دربار نا لے جاؤ
ناموسِ مصطفیٰؐ کو نا در بدر پھراؤ
عباس رضا بھی روئے روئے قلم بیچارہ

اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین
اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین اِنَّ اللہ مَعَ الصَّابِرِین


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام زین العابدین علیہ السلام

زینبؑ کا شام میں جانا سجادؑ نا بھولے

زینبؑ کا شام میں جانا سجادؑ نا بھولے
زندان کا وہ ویرانہ سجادؑ نا بھولے

یاد رہا عابدؑ کو وہ منظر بنت علیؑ تھی ہائے کھلے سر
ساداتؑ کا دُرے کھانا سجادؑ نا بھولے

ایک رسن میں بارہ گلے تھے
اہل حرم دربار چلے تھے
پتھروں کا سر پے آنا سجادؑ نا بھولے

زینبؑ پہ دشوار گھڑی ہے
بھیڑ میں وہ بے پردہ کھڑی ہے
زینبؑ کا اشک بہانا سجادؑ نا بھولے

زنداں کی تاریک تھیں راہیں
یاور ہیں بچوں کی آہیں
دُکھیا کی قبر بنانا سجادؑ نا بھولے

قید کو عابدؑ بھول نا پائے
بین سکینہؑ کے یاد آئے
مظلومہؑ کو دفنانا سجادؑ نا بھولے

ہائے محبؔ پیاسے وہ بچے
خاک پہ جو اونٹوں سے گرے تھے
پیروں میں اُن کا آنا سجادؑ نا بھولے


شاعر: محب فاضلی


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

آج بن میں مجتبیٰؑ کا دل رُبا لوٹا گیا

آج بن میں مجتبیٰؑ کا دل رُبا لوٹا گیا
مرتضیٰؑ کے لال پر پھر سے ستم ڈھایا گیا

کربلا میں اُمِ فرواؑ کی امید اور آس کو
جانب مقتل سجا کر کس طرح بھیجا گیا

3 کانپ گئی ہو گی لحد میں اُس گھڑی بنت نبیؐ
تیروں تلواروں میں جب ابن حسنؑ گھیرا گیا

پیٹتے سر کربلا میں آ گئے سارے نبیؐ
جب سلگتی خاک پر ابن حسن دیکھا گیا

ظلم کا طوفاں اک زہراؑ کے نازک پھول کی
پتیوں کو نوچ کر وہ خاک پر بکھرا گیا

ہائے وصیت مجتبیٰؑ کی حالت تقسیم میں
کس طرح سے چن کے گٹھڑی میں اسے لایا گیا

کربلا میں تھے بہتر تن مگر عمرانؔ فیض
کیوں بہتر ٹکڑوں میں یہ گلبدن پایا گیا

کربلا میں اُمِ فرواؑ کی امید اور آس کو
جانب مقتل سجا کر کس طرح بھیجا گیا

شاعر: رانا عمران سوز: عظمت



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿نوحہ بی بی پاک رُباب سلام اللہ علیہا﴾

آہیں ہیں دھوپ ہے اور جھولا ہے ایک خالی

آہیں ہیں دھوپ ہے اور جھولا ہے ایک خالی
اصغرؑ کی اُجڑی ماں نے دنیا الگ بسا لی

صحرا میں سو گیا ہے جھولے میں سونے والا
زنداں میں سو گئی ہے جھولا جھلانے والی

اک پھول دہکتی ریتی میں دفن کر کے
بس ہاتھ مل رہا تھا اُجڑے چمن کا مالی

رب جانے کیا کہیں گے مادر سے اُس کی جا کے
خیموں کو جا رہے ہیں شبیرؑ ہاتھ خالی

حیرت سے آ گئی تھی سکتہ میں نبض عالم
ہاتھوں سے جب پسر کی شہہ نے لحد بنائی

دیکھا ربابؑ کو جب سجدۂ شکر کرتے
بہلولؔ ہاجرہ نے اپنی نظر جھکا لی

شاعر: حشمت رضا بہلول سوز: سید علی رضا


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ سجاد علیہ السلام

شام کا بازار روئے پردے دار

شام کا بازار روئے پردے دار
ہاتھ و گردن میں رسن ہے پاؤں میں ہے خار
مارتے تھے عابدؑ مظلوم کو پتھر شقی
کھینچ کر زنجیر عابدؑ ہنستے تھے اعدا سبھ

اِک صدا گونجی فضا میں آ گیا بازارِ شام
پڑ گئی اہل حرم میں وا حسینا کی پکار
عزم سرورِ دین احمدؐ کی علم بردار تھی
بعد غازیؑ کربلا سے قافلہ سالار تھی

گذری ہر لاشہ سے زینبؑ شہہ کے لاشہ پر گری
لاشہ سرورؑ سے اُٹھنا تھا بہت دشوار
منہ کے بل بالی سکینہؑ ریت پر جس دم گری
بانو مضطر کی نظریں نوکِ نیزہ پر پڑی

صبر کے آنسو گرے شبیرؑ کے سجادؑ پر
جھک گیا اس بوجھ سے پھر صبر کا پروردگار
کچھ قدم پر رہ گیا تھا منزل ظلمت کدہ
جس جگہ کرنا تھا عابدؑ کو کلامِ حق ادا

کھینچ کر لائے گئے دربار میں آلِ عباؑ
بے رِدا آلِ نبیؑ تھے اور تماشائی ہزار
رو رہا تھا طوقِ عابدؑ چوم کر خونِ حسینؑ
آہنی زنجیر بھی سجادؑ سے کرتی تھی بین

بیڑیوں کی بے بسی بھی کہہ رہی تھی یا حسینؑ
شادیانوں کی صدائیں آ رہی تھیں بار بار
کس قدر بالی سکینہؑ پہ ہوئے ظلم و ستم
روک نا پایا کوئی سجادؑ کے بڑھتے قدم

ہے یقین ظالم کا ہو گا اس جہاں میں احتساب
ہم امامِ وقت کا بس کر رہے ہیں انتظام



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ مظلومِ کربلا علیہ السلام

کس پہ خنجر چل گیا کس کا گلا کاٹا گیا

کس پہ خنجر چل گیا کس کا گلا کاٹا گیا
کس نے اُمت کے لئے خنجر تلے مانگی دُعا

کیا مسلماں تھے محمدؐ کا گھرانہ لوٹ کر
کربلا میں کر رہے تھے شُکر کے سجدے ادا

بیٹیاں مشکل کشاءؑ کی اور دربارِ یزید
کیا مسلمانوں میں کوئی صاحبِ غیرت نا تھا

کنبہ میر عرب افسوس پابند رسن
کچھ مسلمانوں میں باقی نہ رہی شرم و حیاء

تیرا لاشہ علی اکبرؑ اُٹھانا دیکھ کر
محوِ حیرت انبیاؑ مشکور ہے تیرا خدا

ماتم سبط پیمبرؐ ہے دُعائے سیدہؑ
رُک نہیں سکتا کسی بھی دور میں یہ سلسلہ

گردنِ شبیرؑ پر خنجر کے چل جانے کے بعد
چادرِ زینبؑ سے ھل من کی رہی صدا

کس نے اُمت کے لئے خنجر تلے مانگی دُعا
کس پہ خنجر چل گیا کس کا گلا کاٹا گیا



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

دن ڈھلیا شاماں پے گئیاں

دن ڈھلیا شاماں پے گئیاں اِک قافلہ شام تیاری اے
ایس قافلے دی سالار بنڑی اک بی بی درداں ماری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے

میں لاش تیری تے چن ویرن ہائے تینوں آخری کرن سلام آئی
تیرا وعدہ توڑ نبھاونڑ لئی میں زہراؑ بلوہَ عام آئی
منہ والاں نال لکایا اے ہوئی پردے دی لاچاری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے

خاتونِ جنت ماں زہراؑ ایدی ہن حسنؑ حسینؑ بھراں جدے
عباسؑ جری نوکر ایدا پئی چُمدی قدم وفا جیدے
نا جا مرسل اے نبیاںؑ دا ایدی دو جگ تے سرداری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے

تقصیر تے نیں اے زینبؑ دی کوئی بنڑ قیدی شام اچ آئی اے
توں زینت سورہَ کوثر دی بازاراں وچ پھروائی اے
ہائے دین دا سر تے رجدے اُودھے سر اُتے سنگ باری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے

کائینات خدا دی روندی رئی لوکو کی حالت اے مستوراں دی
ہائے خاک دا پردہ سر کر کے بنڑ گئی وارث دلگیراں دی
تطہیر جناں دے گھر اُتری اس گھر دی راج دُلاری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے

عمرانؔ اے فیض اے بی بیؑ دا جیڑے عرشاں تے ہوندے ماتم نے
پئے زہراؑ حیدرؑ روندے پئے پئے روندے مرسل خاتمؐ نے
ہائے رُوون حوراں تے غلماں تے رووے ذاتِ باری اے	جدی چادر شمر اُتاری اے



بلندیٔ درجات : بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

بدل گئی ہے زمانے کی کیوں نظر بابا

بدل گئی ہے زمانے کی کیوں نظر بابا
تیرے مدینے میں زخمی تیرا جگر بابا

جواب ہاتھ سے اب تک چھپائے بیٹھی ہوں
میرے سوال کا ایسا ہوا اثر بابا

بتا رہے ہیں یہ تیور تمہاری اُمت کے
لُٹے گا کرب و بلا میں ہی میرا گھر بابا

کہاں ہے کُوفہ کہاں قُم کہاں ہے کرب و بلا
بکھر گئی میری تسبیح کدھر کدھر بابا

وہ آنکھ جلنے نہیں دوں گی میں جہنم میں
جو میرے بیٹے کے غم میں ہوئی ہے تر بابا

سوز: غلام عباس



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی پاک صغریٰ سلام اللہ علیہا

مک گئیاں آساں

مک گئیاں آساں ویرنا نہ میریاں
مینوں خواب نے رات ڈرایا بابے برچھی نوں ہتھ پایا

ستویں دا دن وی ڈھلیا نالے رات ناویں دی آئی
لٹ لئی کربل وچ ظالماں نے میرے بابے دی پاک کمائی

میں روواں تے کرلاواں میرا ویر اکبرؑ نئی آیا
دن جیٹھ اٹھاراں کربل اکبرؑ دی پاک تیاری

لگ کنداں اولے رووے ہائے اج تیری بھین پیاری
تیرے سینے چن پیا دسدا ہائے رنگ حنا دا آیا

مصروف خدا دے کم وچ سجادؑ نہ چیتے آئے
نہ قاسمؑ اکبرؑ تے اصغرؑ نہ عونؑ و محمدؑ آئے

چاچا غازیؑ وی بھلیا اونے تائیوں مشک نو چایا
رب جانڑیں ساڈے گھر نوں ویرن کی نظراں لگیاں

مینوں بختاں ماری آکھن ہائے یثرب وچ ساریاں سکھیاں
ہائے رات دنے ایناں سوچاں صغریٰؑ دا مرض ودھایا

پیا نعیمؔ اے رو رو آکھے آج پاک حسینؑ دی جائی
لگدائے ویراں باجوں میتھوں رس گئی اے کل خدائی

ہر بھین نے میں اجڑی توں کیوں اپنا ویر لکایا
مک گئیاں آساں ویرنا نہ میریاں

شاعر: نعیم سچیاری

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک زینب سلام اللہ علیہا

سرِ حسینؑ کٹا ہے جس ابتدا کے لیے

سرِ حسینؑ کٹا ہے جس ابتدا کے لیے
ہے بے ردا سرِ زینبؑ اُس انتہا کے لیے

بتایا حُرؑ نے یہ پڑھ کر حسینؑ کا کلمہ
کہ یا حسینؑ ضروری ہے لاالٰہ کے

چڑھا کے بانو نے ننھی سی آستینوں کو
سنوارا ہے علی اصغرؑ کو بھی وغا کے لیے

ابھی ہے خیمے کے دَر پر کھڑی ہوئی زینبؑ
ابھی نہ حلق پہ خنجر چلا خدا کے لیے

سکینہؑ تیری خموشی پہ ہے بپا کہرام
ترس رہا ہے یہ زنداں تری صدا کے لیے

پسر کے سینے سے ہائے وہ کھینچ کر برچھی
اُٹھانا شاہؑ کا ہاتھوں کو وہ دُعا کے لیے

نویدؔ ثانیِ زہراؑ سے مانگ اِن کا کرم
سفینہ چاہیے اِس قلزمِ ثنا کے لیے

شاعر: احمد نوید

ایصالِ ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالو شاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارنِ سید الشہداءؑ

نوحہ امامِ سجاد علیہ السلام

عابدؑ سنبھل سنبھل کے قدم رکھ رہے ہیں یوں

عابدؑ سنبھل سنبھل کے قدم رکھ رہے ہیں یوں
پاؤں اُکھڑ نہ جائیں کہیں کائنات کے

ہر گام پر حیات کو آساں بنا دیا
شامِ ابد کو صبحِ ازل سے ملا دیا

سالارِ کارواں نے اندھیرے میں رات کے
جھولے کی راکھ سر پہ اڑاتے ہوئے چلے

اصغرؑ کو اشاروں میں سلاتے ہوئے چلے
قربان جاؤں مولاؑ تیری مشکلات کے

ٹوٹے گا کیسے عزمِ شہنشاہِ کربلا
سجادؑ گر سپر ہے تو زینبؑ ہے حوصلہ

ٹکڑے یہاں ہوئے ہیں یزیدی بساط کے
اے شمرِ بد نہاد و بد انجام و بد گماں

معصوم کا لہو ہے نہ جائے گا رائیگاں
رستے دیکھائے گا یہ جہاں کو نجات کے

بولی سکینہؑ بھیا ذرا پاس آئیے
باقی ہے اور کتنا سفر کچھ بتائیے

کیوں خوف بڑھ رہے ہیں مجھے حادثات کے
پاؤں اُکھڑ نہ جائیں کہیں کائنات کے
عابدؑ سنبھل سنبھل کے قدم رکھ رہے ہیں یوں

شاعر: عاصم رضوی

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شہدائے کربلا

عرشِ معلی کربلا ہے

ہر ماتمی کے دل کی صدا ہے عرشِ معلی کربلا ہے
اترے ہیں پارے جس پر بہتر ایسا صحیفہ کربلا کربلا ہے

دسویں کو اجڑی آلِ پیمبرؐ شہہؑ کا تھا لاشہ تپتی زمیں پر
عابدؑ نہ بھولے لیکن وہ منظر بازار میں تھی زینبؑ کھلے سر

عابدؑ کے لب پر ہے شام و کوفہ زینبؑ کا نوحہ کربلا کربلا ہے
گزری جہاں سے شہہؑ کی سواری بنت علیؑ کی نوری عماری

اس رن میں اب تک ماتم ہے جاری کرتی ہے زہراؑ یہ آہ و زاری
نبیوںؑ نے جس پر سجدہ کیا ہے واحد وہ رستہ کربلا کربلا ہے

سر دے کے جس نے حق کو بچایا اپنا بھرا گھر رن میں لٹایا
اکبرؑ کا لاشہ رن سے اُٹھایا اصغرؑ نے جس کے پانی نہ پایا

ہر ذرہ جس کا خاکِ شفاء ہے تنہا وہ یکتا کربلا کربلا ہے
اکبرؑ کا لاشہ رن سے اُٹھایا اصغرؑ نے جس کے پانی نہ پایا

تپتی زمیں پر لاشے پڑے ہیں شبیرؑ تنہا رن میں کھڑے ہیں
سر انبیاءؑ کے خم ہو گئے ہیں رو کر حسینؑ سے یہ پوچھتے ہیں

کیا نام آخر ہے اس زمیں کا شبیرؑ بولے کربلا کربلا ہے
باقی ہے اب تک شبیرؑ کا غم اونچا رہے گا غازیؑ کا پرچم

زہراؑ کے دل کا آنسو ہے مرہم مظلوم تیرا برپا ہے ماتم
لب پر محبؔ کے بس یہ صدا ہے صدیوں سے زندہ کربلا کربلا ہے

شاعر: محب فاضلی سوز: نزاکت علی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام

علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

نماز روزہ یہ حج زکوۃ ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے
وہ سجدے سارے تیری خیرات ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

قرآن کی رو سے حبیبؐ داور تمام کیجئے پیامِ حق کو
خدا کے نزدیک ہر شہادت ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

اے ابن معلجم تیری یہ ضربت علیؑ پہ کیا تھی ولی حدف تھا
تجھے بھی معلوم تھا ولایت ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

لٹا ہے کربل میں سارا کنبہ علیؑ و زہراؑ تیرے چمن کا
بتایا زینبؑ نے دین فطرت ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

یہ سارے سجدے یہ سب نمازیں سب اپنے محور سے ہٹ کے کیا ہیں
اذان میں خیرالعمل کی دعوت، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

قرآنِ ناطق کے سر پر ضربت نبیؐ کے کنبے میں حشر برپا
کوئی بھی سورۃ کوئی بھی آیت ، علیؑ ولی کے بغیر کیا ہے

شاعر: مولائی




ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ علی اصغر علیہ السلام

میں ہوں امِ ربابؑ کا لاڈلا

میں ہوں امِ ربابؑ کا لاڈلا اپنے بابا حسینؑ کی جان ہوں
اپنی بہنا کے دل کا چین ہوں اپنے دادا علیؑ کا مان ہوں

میرے جھولے کی تھام کر ڈوریاں مجھے حوریں سنائیں لوریاں
مجھے کہتے ہیں بھیا دیکھ کر اپنے بھائی پہ میں قربان ہوں

میرا بابا سخی شبیرؑ ہے مجھ پہ سایہ فگن تطہیر ہے
میری دادی جنابِ فاطمہؑ بنو ہاشم کی میں تو آن ہوں

بسم اللہ سے آغاز ہے اور الحمد کو مجھ پر ناز ہے
اور صورت میری یٰسن ہے میں شجاعت بھرا قرآن ہوں

میرے ہونٹوں پہ گو یہ پیاس ہے میرا چاچا مگر عباس ہے
جس کے پاؤں تلے ہے العقمہ میں تو کوثر کا بھی ارمان ہوں

اور اصغرؑ کا جو فرمان ہے میرا عاقلؔ وہ ہی ایمان ہے
میں ہوں باب الحوائج مومنوں اور بخشش کا بھی سامان ہوں

شاعر و سوز: سعید عاقلؔ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

السلام السلام السلام اے حسین

السلام یا امام السلام یا امام السلام اے حسینؑ
مالکِ انس و جاں وارثِ دو جہاں السلام اے حسینؑ
کڑیل جواں کی لاش اُٹھائی ہے آپؑ نے
اصغرؑ کی قبر رن میں بنائی ہے آپؑ نے
کس ہاتھ کو کٹا ہوا دیکھا ہے یا حسینؑ
کس مشک کو چھیدا ہوا پایا ہے یا امامؑ

بے شیرؑ کے لہو سے امامتؑ ہے سرخرو
تا حشر اب سجود ہے تا حشر اب قیام
غازیؑ پکارتی رہی تجھ کو تیری بہن
پامال رن ہو گئی لاشِ شہہِ زمنؑ
تنہا کھڑا ہے دشت میں زہراؑ کا وہ پسرؑ
جس نے رہِ خدا میں بہتر دیئے ہیں سر

السلام السلام اے حسینؑ السلام یا حسینؑ
دیتا نہیں ہے آج کوئی اسکو حوصلہ
دینا ہے امتحان جسے جانا ہے سوئے شام
السلام السلام اے حسینؑ السلام یا حسینؑ

یوں ارضِ نینوا کو سنوارا حسینؑ نے
خونِ جگر سے اپنے نکھارا حسینؑ نے
سجدے میں سر کٹا کے شہہِ مشرقین نے
ارضِ بلا کو دے دیا ارضِ شفا کا نام
تم نے حسنؑ کے لال کے ٹکڑے اُٹھائے تھے
یادِ حسنؑ میں تم نے پھر آنسو بہائے تھے
سہرے کے پھول بکھرے پڑے تھے جو خاک پر
گٹھڑی میں رکھ رہے تھے انہیں چوم کر امامؑ

شاعر: عاصم رضوی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

دن دسویں دا ہائے ڈھلیا

دن دسویں دا ہائے ڈھلیا
دن دسویں دا ہائے ڈھلیا نئیں ویر اجے تائیں ولیا نانا کُج سمجھ نہ آوے
نہ میرا دل پر چاون لئی کوئی خط ویرن نے گھلیا نانا کُج سمجھ نہ آوے

میںوں ٹردے ویلے ویر میرا ستویں نوں صغریٰؑ آواں گا
میرا بھین تیرے نال وعدہ اے تینوں نال اپنے لے جاواں گا
خبرے کی بن مجبوری گئی کیوں دیس بیگانہ ملیا نانا کُج سمجھ نہ آوے

کیوں عرش دا رنگ اج لال ہویا کیوں جھلیاں تیز ہواواں نیں
ڈر گئی آں نانا دس جلدی کیتے مک نہ جاون ساواں نیں
میں جد دی آئی ویکھ رہی آں کئی واری روضہ ہلیا نانا کُج سمجھ نہ آوے

تیرے سبط دے پتر دی شادی اے تیرے شہر چہ کیوں ویرانی اے
دِس حالت تیرے روضے دے ودھ گئی نانا حیرانی اے
سُکے پھل نیں تیری تربت تے نہ بالیاں دیوا بلیا نانا کُج سمجھ نہ آوے

چڑھیا اے جد دا چن نانا خبرے کیوں دل گھبراندا اے
راتاں نوں اُٹھ اُٹھ رونی آں اک خواب ڈروَنا آوندا اے
میںوں ڈسدا لاشہ کڑیل دا وچ خاک چہ خون دے رلیا نانا کُج سمجھ نہ آوے

شالا خیر ہووے رب خیر کرے آئی اج دی شام قیامت دی
نانے دے قدماں ول بے کے آکھے رو روسینؑ سخاوتؔ دی
میری سوچ نوں وینڑ پیے ڈنگدے نہ دکھ جاوے نہ جھلیا نانا کُج سمجھ نہ آوے
دن دسویں دا ہائے ڈھلیا

شاعر: سخاوتؔ مولائی سوز: وسیم عباس

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اُٹھو عباسِؑ دلاور بہن اکیلی ہے

اُٹھو عباسِؑ دلاور بہن اکیلی ہے
نہ کوئی باقی ہے خیمہ رات اندھیری ہے

سلائے کون سکینہؑ کو اور کہاں جا کر
سینۂ شہہؑ پہ تو تیروں نے جگہ لے لی ہے

تڑپ کر رہ گئی معصومہؑ اُس گھڑی بھیا
کہ ایک لاشۂ بے سر نے جب صدا دی ہے

سکینہؑ ڈھونڈنے نکلی ہے اپنے بابا کو
نہیں خیال کہ دامن سے آگ لپٹی ہے

تڑپ کے لاشۂ عباسؑ رہ گیا جس دم
لعین نے چادرِ زینبؑ جو سر سے کھینچی ہے

دعا کرو میرے بھیا کہ اور ظلم نہ ہو
کسی سواری کی زینبؑ نے راہ روکی ہے

کہوں میں کیا کہ جو ایذائے بے ردائی ہے
کوئی نہ جھیل سکے گا جو ہم نے جھیلی ہے

شاعر: عاصم رضوی　　　سوز: ببو خان


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ مظلوم کربلا علیہ السلام

حسینؑ تو نے جو خون سے دیا جلایا ہے

حسینؑ تو نے جو خون سے دیا جلایا ہے
صدا لگائی ہے لا کی اِلہٰ بچایا ہے

اگر ہے حق پہ تو بس پڑھ حسینؑ کا کلمہ
حسینؑ ہی نے تو یہ لا اِلہٰ بچایا ہے

کیا ہے تیغ تلے جس نے شکر کا سجدہ
جبیں نے جس کی خدا کو خدا بنایا ہے

بتاؤ کون ہے وہ زیرِ تیغ ذبحِ عظیم
کہو خدا کی جگہ کس نے سر کٹایا ہے

حسینؑ وہ ہے جو تیغِ سوالِ بیعت کو
گلے سے مقتلِ ذلّت میں گھیر لایا ہے

نویدِ حیَ علیٰ ہے صدائے خیرالعمل
چلو کہ سیدِ سجادؑ نے بلایا ہے

شاعر: احمد نوید سوز: جابر



بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

سالارِ کارواں زینبؑ

لاشوں کے درمیاں ہے پہلا امتحاں سالارِ کارواں زینبؑ
کہتی ہے الحفیظ کہتی ہے الاماں سالارِ کارواں زینبؑ

لاشے تڑپ رہے ہیں تعظیم کے لئے
بی بیؑ ہے کون جس کی تکریم کے لئے
عباسؑ کے یہ بازو اور سینۂ جواں سالارِ کارواں زینبؑ

زہراؑ مزاج بیٹی دیں کا اصول ہے
ممنون خود خدا اور اُس کا رسولؐ ہے
آلِ نبیؐ کا کعبہ عصمت کا یہ قرآں سالارِ کارواں زینبؑ

جو دین کی حقیقت سب کو بتا رہی ہے
کلمہ علیؑ ولی کا سب کو سنا رہی ہے
شبیرؑ کا ہے قبلہ اکبرؑ کی ہے اذاں سالارِ کارواں زینبؑ

شامِ غریباں سب کی زینبؑ ہی آس ہے
شبیرؑ ہے کبھی یہ غازی عباسؑ ہے
زہراؑ کے گلستاں کی واحد ہے پاسباں سالارِ کارواں زینبؑ

جاری رہے گا بی بیؑ یہ ماتمی سفر
تیرے حضور حشر تک پرسے کے منتظر
یہ ماتمی حسینیؑ تیرے یہ نوحہ خواں سالارِ کارواں زینبؑ

شاعر: سہیل عمران و عمران حیدر سوز: شاہد علی

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امامِ مظلوم کربلا علیہ السلام

شبیرؑ کربلا میں جو آئے تو کس لئے

شبیرؑ کربلا میں جو آئے تو کس لئے
بہنوں کو ساتھ اپنے وہ لائے تو کس لئے

وہ کربلا کی تپتی زمیں پر حسینؑ نے
بیٹے جو اپنے ذبح کرائے تو کس لئے

کوئی تو دعویدارِ وفا مجھ کو دے جواب
غازیؑ نے اپنے بازو کٹائے تو کس لئے

کیوں بیٹیاں علیؑ کی گئیں قید ہو کر شام
عابدؑ نے اشک خون کے بہائے تو کس لئے

اولادِ مصطفیٰؐ کی ردائیں بھی چھین لیں
پھر بے کسوں کے خیمے جلائے تو کس لئے

شاعر: بابا سید صدا حسین شاہ بخاری　　سوز: غلام عباس

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالو شاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ امامِ سجاد علیہ السلام

سجادؑ نوں لوگو رہیا زندگی ساری ارمان رِداواں دا

سجادؑ نوں لوگو رہیا زندگی ساری ارمان رداواں دا
ہر موڑ تے کرنا چادر دا سوال اے ہائے پھوپھیاں ماںواں دا

جدوں شام چہ سید لے آئے کیتا قید اوناں نوں ظالماں نے
ہنسدے جد قاتل اونوں یاد اے آیا ہائے قتل بھراواں دا

اینوں موت ویراں دی بھُل گئی اے جدوں بھین سکینہؑ جھنڑ پئی اے
رہے ظالم راہ تے اونٹھ تیز بھجاون غم اوکھیاں راہواں دا

باقرؑ دی قید توں وی ودھ کے اینوں درد ہے بھین معصومہ دا
ہے خون رُوایا غم کھا گیا اینوں بے جرم سزاواں دا

جے چاچا ایندا مڑ آندا دریا توں علماں والا اے
نہ مان ہاں ٹٹدا ہائے کل سیداںؑ دا غازیؑ دیاں باہواں دا

محسنؔ سجاد ہے کل غیرت کائنات دے کل غیوراں دی
پھٹ جگر گیا اے صدماں نہ بھلیا ہائے شام دی راہواں دا

شاعر: محسنؔ شاہ سوز: جوہر شاہ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بنتِ زہراؑ بھرے بازاروں میں

بنتِ زہرہ بھرے بازاروں سے کیسے گزری ہے بے ردا لوگوں
ہوئے رخصت حسینؑ کربل سے اُس کا ہرگام کربلا لوگوں

کُل ایمان کی یہ زینت ہے مثل زہراؑ رسولؐ کی بیٹی
اس کا دربارِ میرِ شام آنا یہ قیامت ہے باخدا لوگوں

داغِ ہذیان بھی مٹایا ہے دین ناناؐ کا بھی بچایا ہے
دخترِ ناطق قرآن بن گئی تیس پاروں کا حاشیہ لوگوں

جلتے خیموں کے اونچے شعلوں سے کیسے سجادؑ کو بچایا ہے
کیوں نہ ممنون ہو خدا ان کا یہ امانت کا آسرا لوگوں

ہائے چودہ سو میل میں پیدل ہر گلی موڑ اور بازاروں میں
اُس کی عباسؑ پر نگاہیں تھیں اور اشکوں کی انتہا لوگوں

فیض عمرانؔ لکھ تو بی بیؑ کا اُس کے خطبوں سے دین باقی ہے
مجلسِ ماتم اور یہ گریا سب اسی کی ہے یہ عطا لوگوں

شاعر: عمران حیدر سوز: ارشاد

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (باباصدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام

قافلہ قید سے جو چھٹ کے وطن جانے لگا

قافلہ قید سے جو چھٹ کے وطن جانے لگا
بھائی کی یاد میں زینبؑ کو بھی غش آنے لگا

کھولی جانے لگی بی بیٔ کے جو ہاتھوں سے رسن
یاد بانو کو سکینہؑ کا گلا آنے لگا

کون اب آ کے جلائے گا دیا زندان میں
یہ تصوّر دلِ مادر پہ ستم ڈھانے لگا

طوق گردن کا کٹا، کٹ گئی بیڑی لیکن
زخم گردن کا مگر خون میں نہلانے لگا

جب سنا مادرِ اکبرؑ نے وطن جانا ہے
خوف صغریٰؑ کے سوالات کا دھلانے لگا

آ گئی مشکِ سکینہؑ اور علم آیا تو
بازوئے شاہِ شہیداں کا خیال آنے لگا

یاد عباسؑ کی آئی جو دمِ رخصت تو
ایک دریا سا غم و یاس کا بل کھانے لگا

شاعر: عاصم رضوی


بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

واویلا صد واویلا، مظلوم برادر، واویلا صد واویلا

رو کہتی تھی زینبؑ یہ پیٹ کے سر
اے ابن علیؑ زہراؑ کے پسر
یہ کس نے کیا ہے جور و جفا
مظلوم برادر واویلا صد واویلا

ہائے تیر علی اصغرؑ کو لگا
تھرائی زمین و عرشِ اولیٰ
خیمے سے سکینہؑ کی آئی صدا
مظلوم برادر واویلا صد واویلا

ہائے نہر پہ بازوئے عبّاس کٹے
خیموں میں بچے بے آس ہوئے
اب کون بچائے گا پردہ میرا
مظلوم برادر واویلا صد واویلا

سیدؑ کے جنازے پہ تیر چلے
مرقد میں نبیؑ دلگیر ہوئے
اے آلِ عباؑ یہ صدمہ ہوا
مظلوم برادر واویلا صد واویلا

شاعر: ناصر سوز: امداد



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ شہدائے کربلا علیہ السلام

ماتم کر کے مٹیاں پا کے

ماتم کر کے مٹیاں پا کے دسو دنیا نوں اے گال اے
جیڑی اجڑی اے کوئی ہور نئیں او پاک رسولؐ دی آل اے

جیویں مرضی ہے بابا کڈ برچھی نہیں اسمعیلؑ میں اکبرؑ ہاں
میری ماں لیلیٰ ہے حاجرہ نئیں میرا پیو زہراؑ دا لال اے

ماتم کردے عزتاں والے شاہ کوں روندے بختاں والے
اک ہنج بدلے جنت ڈینڈا ائے شبیرؑ بڑا لجپال اے

تیرے کلمہ گواں نے نانا میری نیزیاں نال لہائی چادر
کنبدا روضہ پیغمبر دا جڈاں زینبؑ کھولے بال اے

ہائے وار ظلم دا روکن لئی تا حشر بنڑایا مولا نے
عباسؑ دے بازو تے سوہنے اکبرؑ دا سینہ ڈھال اے

کی گزری شام بازاراں وچ مولا سجادؑ دی غیرت تے
کلثومؑ رقیہؑ تے زینبؑ بن قیدی جس دے نال اے

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَھِّلْ مَخْرَجَھُمْ وَالْعَنْ اَعْدَاءَھُمْ

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

آلِ نبیؐ کے گھر کو بچانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے
دینِ خدا کی قسمت بنانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

کچھ قیدیوں کی سالار بن کر، اہلِ حرم کی دیوار بن کر
صبر و وفا کا پرچم اُٹھانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

روتی رہے گی جس میں حزینہ، قیدی رہے گی جس میں سکینہؑ
اے رونے والو اُس قید خانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

جس نے وفا کا رتبہ بڑھایا، زینبؑ کے سر پر ہے جسکا سایہ
وہ جس کا رتبہ زینبؑ ہی جانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

کرب و بلا سے یہ جانے والی، راہوں میں دڑّے یہ کھانے والی
ظلم و ستم کی دیوار ڈھانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

سجدے میں جس نے سر کو کٹایا، جس نے کفن بھی رن میں نہ پایا
اُس بے کفن پر آنسو بہانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

فضّہؑ چلی ہے بن کر سپاہی، جھٹلائی جس کی ہائے گواہی
سفیانّیت کا چہرہ دکھانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

صدیوں سے اب تک ماتم بپا ہے، ہر اک محبؔ کے لب پہ صدا ہے
مظلومیت کا نوحہ سنانے، عبّاسؑ بن کر فضّہؑ چلی ہے

شاعر: محبؔ فاضلی　　　سوز: راشد علی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

نیزوں پہ آئی کربلا

نیزوں پہ آئی کربلا ہائے شام کے بازار میں
آ دیکھ آ کر اے خدا ہائے شام کے بازار میں

اے خدا تو مل گیا ہائے شام کے بازار میں
آئے جب زین العباؑ تھا ہر طرف اک شور سا

اپنی سانسیں کہہ رہا ہے جس کی سانسوں کو خدا
اپنی آنکھیں کہہ رہا ہے جس کی آنکھوں کو خدا

لُوٹ سے ہے کیا بچا شامِ غریباں کی بتا
جو لٹانے آ گیا ہائے شام کے بازار میں

خطبۂ زینبؑ یہ تھا ہائے شام کے بازار میں
کس کے بازو تھے رسن میں کس کا سر تھا بے ردا

لَا اِلٰہ گر بچ گیا تھا کربلا میں اے نویدؔ
سیدِ سجادؑ سے کوئی تو یہ پوچھے نویدؔ

کھوجتا پھرتا تھا میں ہے کون تو کیسا ہے تو
ڈھونڈتا پھرتا تھا میں قریہ بہ قریہ کو بہ کو

کیا انبیاء کیا اولیاء سب دے رہے تھے یہ صدا
زندہ خودی زندہ خدا ہائے شام کے بازار میں

خون روتا ہی رہا ہائے شام کے بازار میں
کیا عمامہ کیا ردا اے گریۂ زین العباؑ

ہیں دلیلِ کبریا ہم ہی خدا کے ہیں امیں
کہہ دیں ہے تو ہے ہے وہ کہہ دیں نہیں تو وہ نہیں

اے خدا میرے خدا پھر شکلِ زینبؑ میں بتا
تو نہ تھا تو کون تھا ہائے شام کے بازار میں

کیا بچانے آیا تھا ہائے شام کے بازار میں
نیزوں پہ آئی کربلا ہائے شام کے بازار میں

شاعر: میر احمد نویدؔ

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی رُباب سلام اللہ علیہا

اصغرؑ دی ماں دا دین اُتے

اصغرؑ دی ماں دا دین اُتے ودھ نبیاں توں احسان اے
دے کمسن دین دے صدقے وچ کرگئی اے دین جوان اے

ہر ماں دی حسرت ہوندی اے میں بولدا ویکھاں بچڑے کوں
اک واری اصغرؑ ماں آکھے لے قبر چہ گئی ارمان اے

آئی لاش خیام چہ اصغرؑ دی اک وین عجیب ربابؑ کیتا
دس نام توں اپنے قاتل دا میں ویندی آں وچ میدان اے

ہمراہ ہوئی قید چہ بچڑی دا مقسوم جہاں توں وکھرا اے
ہویا پُتر قتل جدا تین واری کھا دھی نوں گیا زندان اے

اصغرؑ نے ثابت کیتا اے کھا تیر شقی دا حلق اُتے
مینوں صبر دے وچ شبیرؑ آندن میری جرات دا نام عمرانؑ اے

ارمان ریاضؔ ربابؑ دا اے جس کھیڈ دے پتر نوں ویکھیا نئیں
جدے شامِ غریباں خیمیاں وچ ایدے کھیڈن دے سامان اے

شاعر: ریاض   سوز: قمر



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ اسیران حرم علیہا السلام

یا محمدؐ اس مسلماں کو حیا آئی نہیں

یا محمدؐ اس مسلماں کو حیا آئی نہیں
چھین کر چادر بھی اُمت تیری شرمائی نہیں

مصطفیؐ کے دین کی خاطر بتا اے کلمہ گو
کیا علی اکبرؑ نے سینے پہ سناں کھائی نہیں

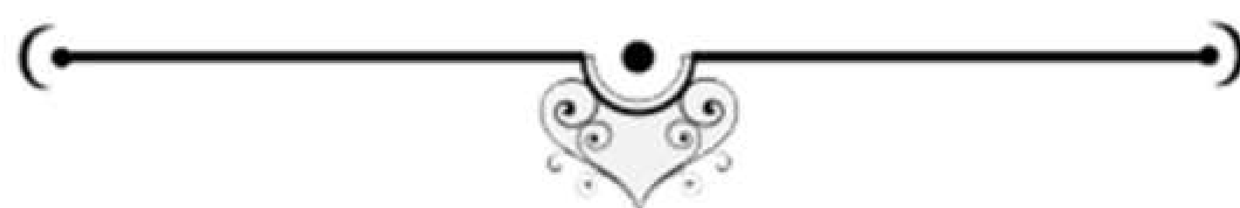
خون ہے تیرے ہی ہاتھوں پہ نبیؐ کے چین کا
کلمہ گو تیرے لئے کافی یہ رسوائی نہیں

اے مسلمانوں چھتوں پر چڑھ کے ماتم دیکھنا
رسم کیا وہ شام والی تم نے دُھرائی نہیں

چھین لی جس کی ردا تم نے سرِ کرب و بلا
کیا اُسی کی شان میں یہ انّما آئی نہیں

پوچھتا ہے یہ صداؔ ہر کلمہ گو سے آج بھی
کیا گواہی فاطمہؑ کی تم نے جھٹلائی نہیں

شاعر: بابا سید صدا حسین بخاری



ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ اسیران حرم علیہا السلام

کربلا نے موت کی مشکل کو آساں کر دیا

کربلا نے موت کی مشکل کو آساں کر دیا
ماتمِ شبیرؑ نے جینے کا ساماں کر دیا

ڈھونڈتی پھرتی تھیں سایہ فاطمہؑ کی بیٹیاں
آسماں نے پردۂ شامِ غریباں کر دیا

عصرِ عاشورہ کے سائے ماتمی ہونے لگے
خانۂ زہراؑ کسی ظالم نے ویراں کر دیا

آگیا زینبؑ کے پہلو میں جگر عباسؑ کا
وقت کی آواز نے پہرے کا ساماں کر دیا

آبروئے فاطمہؑ پر آنچ آ سکتی نہیں
آگ نے خیموں کو چوما اور گلستاں کر دیا

ڈھونڈتی پھرتی تھیں سایہ فاطمہؑ کی بیٹیاں
آسماں نے پردۂ شامِ غریباں کر دیا

ماتمِ شبیرؑ نے جینے کا ساماں کر دیا
کربلا نے موت کی مشکل کو آساں کر دیا

شاعر و سوز: سید علی رضا بخاری



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ اہل حرم سلام اللہ علیہا

اے اہلِ عزا دکھ میں سلطانِ زمن کیوں ہے

اے اہلِ عزا دکھ میں سلطانِ زمن کیو ں ہے
احمدؐ کے گھرانے پہ یہ رنج و محن کیوں ہے

شبیرؑ کے بچّے سب کیوں پیاسے تڑپتے ہیں
کھولے ہوئے اصغرؑ بھی غنچہ سا دہن کیوں ہے

کیوں دل پہ سناں کھائی ہم شکل پیمبرؐ نے
ٹکڑے ہوا تیغوں سے وہ گل سا بدن کیوں ہے

کیوں قید ہے سب کنبہ محبوبِ الٰہی کا
احمدؐ کی نواسی کے بازو میں رسن کیوں ہے

محبوبِ الٰہی کا برباد ہوا گھر کیوں
پامال ہوا رن میں زہراؑ کا چمن کیوں ہے

دعویٰ ہے کہ پیرو ہیں ہم آلِ محمدؐ کے
پھر زینتِ دنیا کی دل میں یہ چبھن کیوں ہے

لے جلد خبر مولا روتا ہے ادیمؔ اب تو
اس وقت تلک اُس کو فرقت کا محن کیوں ہے

ہمراہ لئے بچوں کو موسم گرما میں
فرزند پیمبرؐ کا آوارہ وطن کیوں ہے

سب خلق کی مشکل کو آساں جو کرے دم میں
اور ساقئ کوثر ہے وہ تشنہ دہن کیوں ہے

ہر چیز زمانے کی ہے جس کے اشارے میں
تیروں سے ہوا چھلنی پھر اُس کا بدن کیوں ہے

احمدؐ کا گھرانہ کیوں بلوے میں کھلے سر ہے
اور بالی سکینہؑ کی گردن میں رسن کیوں ہے

اُمت کے لئے آلِ احمدؐ نے دُکھ جھیلے
پھر اُمتِ عاصی کا بگڑا یہ چلن کیوں ہے

ہے زُعم کہ بیٹھے ہیں ہم کشتئ عترت میں
پھر بیٹھ کے کشتی میں اُلٹا یہ چلن کیوں ہے

شاعر: ادیم نقوی

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیران حرم علیہا السلام

اے رت ہن نئیں رکنی

اے رت ہن نئیں رکنی، اے رت ہن نئیں رکنی
توحید دیاں شہزادیاں نوں انج پیدل سفر کرایا
پتھراں دا مینہ وسایا

میری بھین سکینہؑ مرگئی سی میرے ہتھ پابند سن اوس ویلے
غربت دے عالم وچ رو رو کڑیاں تے لاشہ چایا
رسیاں دے وچ دفنایا

اک لال سی حسنؑ دا چن ورگا جدا لاشہ سی پامال ہویا
جدی ماں دا سی ارمان بڑا نئیں پتراں نوں سہرا پایا
گھٹڑی وچ لاشہ پایا

میرا علماں والا غازیؑ سی جدے بازوواں تے سی مان بڑا
جدا لاشہ لین گیا مقتل پیا ڈگدا زہراؑ جایا
نئیں غازیؑ نوں چک پایا

میری ماں دی گود ویران ہوئی میرا ویر اصغرؑ وی ماردتا
رہیا نال فرات پیا وگدا جدی پیاس نے ہے تڑپایا
میری رت نوں سرخ بنایا

جیڑا پر جبرئیل تے سوندا سی اُودا لاشہ گرم زمین اُتے
بے ادبی نال اودے سر نوں قاتل نے آن کے چایا
اودی بھین دے سامنے لایا

شاعروسوز: کاظم



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین ومومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

اجڑے ہوئے گھروں کے

اجڑے ہوئے گھروں کے صغریٰؑ دیئے بجھا کے
کرتی رہی چراغاں روضے پہ مصطفیٰؐ کے

زہراؑ کا چاند چمکا کرب و بلا میں آ کے
ٹوٹے جہاں ستارے والشمس والضحیٰ کے

قاسمؑ کے سر پہ سہرا پہنا گئی جوانی
طٰہٰ کی چند کلیاں کچھ پھول اِنّما کے

شبیرؑ گر نہ ہوتے ملت بدل رہی تھی
اسلام پر ہیں احساں مظلومِ کربلا کے

ناموسِ مصطفیٰؐ کے پاؤں میں بیڑیاں تھیں
سجادؑ کے گلے میں تھے طوق حسبُنا کے

اس شان بے کسی پر شرما گئی قضا بھی
حرمل کی سمت دیکھا اصغرؑ نے مسکرا کے

غازیؑ ترا کہاں تھا جب دُر چھنے سکینہؑ
روتی رہی طمانچے شمرِ لعیں کے کھا کے

بنت نبیؐ کی اخترؔ امت نے قدر کیا کی
دربار میں گئی تھی زہراؑ سند اُٹھا کے

شاعر: اخترؔ چنیوٹی سوز: قمر

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا

ندائے زہراؑ

ندائے زہراؑ لحد سے آئی زمانہ مجھ کو ستا رہا ہے
جو اپنے دربار میں تھا غاصب وہ ہی تو خیمے جلا رہا ہے

گرا کر در کو لعین بولا علیؑ کہاں ہے مجھے بتاؤ
کہاں ہو بابا پکاری زہراؑ یہ تازیانہ اُٹھا رہا ہے

حسینؑ اکبرؑ اُٹھا رہے ہیں شبیہہِ احمدؐ لہو میں تر ہے
کہ پھر سے خیرالوریٰؐ کی بیٹی کا ہاتھ پہلو پہ آ رہا ہے

شقی بڑھے تھے بقیع کی جانب علیؑ ارادوں کو جانتے ہیں
امامِ اوّل بنا کے قبریں نشان سارے مٹا رہا ہے

بتایا سلمان نے لعین کو یہ ہی ہیں دیں کی بقا کے ضامن
علیؑ کے بیٹوں کو ساتھ لے کر سند کے ٹکڑے اُٹھا رہا ہے

نہ جانے کب سے کھڑی ہے زہراؑ نہ زخم پہلو کا بھول پایا
اسی لئے تو امامِ غائب لہو کے آنسو بہا رہا ہے

میں عدلِ مہدیؑ کی منتظر ہوں اور اپنی تربت میں رو رہی ہوں
جہاں جہاں ہیں ہماری قبریں وہ حسبِ سابق گرا رہا ہے

نبیؐ کو ہذیان کہہ دیا ہے نواسے جس کے ہیں دیں کے ناصر
لعین مورّخ جنابِ زہراؑ کے قاتلوں کو چھپا رہا ہے

شاعر: ناصر عباس سوز: شبیر حسین خاں

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

راہواں تیریاں ویرن تکدی رہ گئی آں

راہواں تیریاں ویرن تکدی رہ گئی آں
میرے روندے نین نماڑے نیں
مینوں آندے خواب ڈراؤنے نیں
راتاں نوں اُٹھ اُٹھ رونی آں

جے ویرن مینوں لین نوں آویں
وچھڑی دے گل بانہواں پاویں
اُٹھ جاواں قدم نشانیاں توں
اکبرؑ میں تیریاں راہواں توں
اک پل نہ نظر ہٹاندی آں

نہ مڑ کے آیا اصغرؑ میرا
آکھے باجوں جی نئیں لگدا میرا
اودا جھولا آپ جھلاواں میں
اودے چولے آپ بناواں میں
دن رات اے خواب سجانی آں

منگے بھین دعاواں شام سویرے
مڑ گھر نوں آون ویر میرے
ہنجواں دے دیوے بالنی آں
تیرے آون دی آس نوں بالنی آں
نہ راہ توں نظر ہٹانی آں

میں رواں خالی ویڑیاں دے وچ
لگ نال دیوار ہنیریاں وچ
دن لنگدا صدمے سہندی نوں
تیرے گانے سہرے مہدی نوں
بس رات دنے کُرلانی آں

صدقہ اکبرؑ دی اجڑی جنج دا
عمرانؔ دعا رب توں منگدا
ہر بھین دے ویر دی خیر ہووے
جس جاہ ذکرِ شبیرؑ ہووے
رکھیں قائم علم نشانیاں

شاعر: عمرانؔ　　سوز: وکی، حیدرآباد

استغاثہ و دُعا

دُعا

برائے علیؑ یا نبیؑ یا بتولؑ
برائے دو ریحانِ باغِ رسولؑ

سجادؑ و باقرؑ شہہِ اولیاء
جعفرؑ و کاظمؑ برائے رضاؑ

برائے تقیؑ یا نقیؑ یا حسنؑ
برائے ظہورِ امامِ زمنؑ

مولا جو شاہ کے عزادار ہوں
نہ محتاج ہوں اور نہ بیمار ہوں

جو بیمار ہوں وہ پائیں شفا
جو ہوں قید مومن وہ ہوئیں رہا

ہمیشہ رہے زور اسلام کا
عدالت و مرغوب حکام کا

شہہؑ دیں کا یہ ماتم جاری رہے
صدا حشر تک یہ پرسہ داری رہے

مشکل کشاء دو جگ کا مشکل کشائی کر
ہر اک محب مولائی کی حاجت روائی کر

فلک کے روندے ہوئے دینا کے ٹھکرائے ہوئے
ہم بھی آئے ہیں تیرے در پہ ہاتھ پھیلائے ہوئے



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی معصومہ قم سلام اللہ علیہا

اے ہوا جا کے رضاؑ نوں دیویں اے سنیہڑا

اے ہوا جا کے رضاؑ نوں دیویں اے سنیہڑا
تینوں لبھدی جے میں مر گئی کون چاوے گا جنازہ
آن کے راہواں چوں میرا

ایناں کنڈیاں تے ٹرن دی میں کدوں عادی ساں
کون دسے گا ایناں نوں میں سید زادی آں
میرے پیراں دیاں تلیاں دے لے لے کے بوسے رووے
مینوں وجدائے سنگ جیہڑا

آخری ساہواں تے رو رو کے اے بی بی نے کہیا
یا غریب الغرباء یا معین الضعفاء
اے آس میری اے ویرا بن جاوے جا قبر دی
تیرے روضے دا اے ویڑا

ڈگ پینی آں میں راہواں تے تیرا ناں لے کے
کر مدد موسیٰ رضاؑ العجل کہہ کہہ کے
تیرے ہجر دی قیدن نوں ویکھ ویکھ ویر رونداِ
ایناں جنگلاں دا ہنیرا

دے کے ہنجواں دا غسل مینوں کفن پا جا ویں
واسطہ بابے دا لاش تے آ جا ویں
بسم اللہ میں پڑھ پڑھ کے جاواں گی دنیا توں
تکدی چہرہ میں تیرا

ایہو گل موت دی بنڑ گئی اے رقیہ دی رضاؑ
ہائے میرا ویر رضا ہائے میرا رضا
جے جنگلاں وچ میں مر گئی میری قبر تے دُعائیں
کیویں آوے گا ہائے بھرا

شاعر: ثمر عباس   سوز: شانی خان



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

وا حسینؑ کا ہوا شور حرم میں برپا، ہو کے رخصت جو چلے گھر سے شہِ کرب و بلا
جوڑ کے ننھے سے ہاتھوں کو سکینہؑ نے کہا، ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

تم نہ آؤ گے تو بابا میں بہت روؤں گی، کس کے سینے پہ بتا دیجئے میں سوؤں گی
نہ تو بھیا علی اکبرؑ ہیں نہ عباسؑ چچا، ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

میں سمجھتی ہوں کہ یوں ہی مجھے بہلاتے ہو، بابا معلوم ہے مرنے کے لئے جاتے ہو
تم ہمیشہ کے لئے ہوتے ہو اب ہم سے جدا، ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

سوچتی ہوں کہ تماچے مجھے مارے نہ کوئی، گوشوارے میرے کانوں سے اُتارے نہ کوئی
وہم آتے ہیں میرے دل میں نہ جانے کیا کیا، ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

اب نہ پیاسی ہوں نہ پانی کی ضرورت ہے مجھے، کوئی حاجت نہیں بس اتنی سی حسرت ہے مجھے
دیکھ لوں آج میں جی بھر کے تمہارا چہرہ، ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

شاعر: مرزا دبیر   سوز: مولائی، حامد علی بیلا

برائے بلندی درجات



عابد علی بیلا (کرنل)   حامد علی بیلا   افتخار علی عرف پیارے خان
سید وصی حیدر زیدی   سیدہ ریاض فاطمہ   سیدہ تمثیل زہرا بنت علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

دنیا اکبر اکبر کیندی اے

دنیا اکبر اکبر کیندی اے کدوں اکبرؑ آوے گا
ستویں دا وعدہ کر کے کدوں لین مینوں ہن آوے گا

آ ویکھ مدینے وچ بابا اکبرؑ نوں یاد میں کرنی آں
ہائے سایہ کر کے چادر دا پیراں دی حفاظت کرنی آں

میرا سجدہ اے ویر دے پیراں تے جدوں ویر اذان سناوے گا
ہائے لاشائے اکبرؑ تے لیلیٰ اک منت عجیب اے لائی اے

ہائے کھول کے سر دے والاں نوں فیر خون دی مہندی لائی اے
میں مہندی سر نوں لانواں گی جدوں پتر اے سہرا لاوے گا

صغریٰؑ اکبرؑ دے ٹرن ویلے ہائے روندی تے کرلاندی اے
جدوں مر دیاں بھیناں ویران توں فیر کفن دی لوڑ ہی پیندی اے

ول وطناں نوں مڑ آویں جدوں بھین تے ویلا آوے گا
صغریٰؑ تحریر اے سن سن کے ہائے روندی تے کرلاندی اے

تحریر وچھوڑا بن گئی اے غازیؑ نوں حسنؑ اے کیندی اے
اے وچھوڑا عرش تے ہووے گا ماتم نبیاں نوں کراوے گا

شاعر: حسن مہدی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

دربار میں کھڑی ہے افسوس ہائے فضہ

دربار میں کھڑی ہے افسوس ہائے فضہؑ
کس کس کو تسلی کس کو بچائے فضہؑ
زہراؑ کے ساتھ فضہ دربار بھی گئی تھی
بازارِ شام میں وہ آنسو بہا رہی تھی

کب تک کوئی بتائے صدمے اُٹھائے فضہ
اُن خار راستوں پر کس نے سفر کیا ہے
فضہؑ نے رنج و غم کی منزل کو سر کیا ہے
یہ دن مصیبتوں کے کیسے بھلائے فضہؑ

مظلوم قیدیوں پر ہنستے ہیں شام والے
سجادؑ رو رہے ہیں زنجیر کو سنبھالے
بازار جا رہی ہے سر کو جھکائے فضہؑ
زد پر ہے ہر ستم کی سادات کا گھرانہ

آلِ رسولؐ پر ہے غربت کا یہ زمانہ
روداد قیدیوں کی کس کو سنائے فضہؑ
دربار میں سکینہؑ سہمی ہوئی کھڑی ہے
کیا ہے کنیزیوں پر فضہؑ سے پوچھتی ہے

ہوتی ہے کیا کنیزی کیسے بتائے فضہؑ
مظلومِ کربلا کے زینبؑ کے پرسہ دارو
ہر سانس اپنی ذکرِ شبیرؑ میں گذارو
سچ ہے محبؔ کہ ماتم ہے بس رضائے فضہؑ


شاعر: محب فاضلی


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ جنت البقیع

دِیا نہیں جلتا ہے ان پانچ تُربتوں پر

دِیا نہیں جلتا ہے ان پانچ تُربتوں پر
نوحہ برس رہا ہے ان پانچ تُربتوں پر

جو بھی وہاں گیا ہے اُس نے یہی کہا ہے
غربت کی انتہا ہے ان پانچ تُربتوں پر

پہچان اے مسلماں ان تربتوں کی عظمت
نیرِ فلک جھکا ہے ان پانچ تُربتوں پر

کم فاصلے پہ روضہ ہے مصطفیٰؐ کا روشن
اندھیرا چھا رہا ہے ان پانچ تُربتوں پر

سب تُربتوں پہ پیہم فی القربیٰ رو رہی ہے
ماتم پہ ھل اتیٰ ہے ان پانچ تُربتوں پر

اپنی ہی خاک سے وہ سب تُربتیں ڈھکی ہیں
سایہ ہے نہ ردا ہے ان پانچ تُربتوں پر

توقیرؔ تیری عزت کچھ اور بڑھ گئی ہے
یہ نوحہ جو کہا ہے ان پانچ تُربتوں پر

شاعر: توقیر کمالوی　　　سوز: واجد علی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امامِ علی علیہ السلام

لہو علیؑ کا پیامِ حق کی بقا کا منظر دِکھا رہا ہے

لہو علیؑ کا پیامِ حق کی بقا کا منظر دکھا رہا ہے
خدا تو معروف تھا جہاں میں خدائی کیا ہے بتا رہا ہے

شہادتوں کی سبیل بن کر چلا ہے کوفہ سے خونِ حیدرؑ
زمین کربل پہ بن کے سرورؑ یہ صبر معراج پا رہا ہے

نجف کا رُخ کر کے رو رہی ہے تڑپ کے یہ کائنات ساری
جوان بیٹے کی لاش کوئی غریب تنہا اُٹھا رہا ہے

میرا ہی خون تھا جو بہہ رہا تھا بہ شکل اکبرؑ و عونؑ و قاسمؑ
وہی تو زینبؑ کا صبر بن کر کرم کی چادر بچا رہا ہے

سلام اس کی وفا کو میرا جو عشقِ سرورؑ کا معجزہ ہے
وہی ہے دستِ خدا کا بازو جو ہاتھ اپنے کٹا رہا ہے

زمیں نہ جس کو اُٹھا سکے گی نہ آسماں جسکو سہہ سکے گا
یہ خونِ اصغرؑ میں خاص کیا ہے کہ نور ہی میں سما رہا ہے

نہ جھیل پائے گی کوئی مادر ستم کی بھی کوئی انتہا ہے
ربابؑ حسرت سے دیکھتی ہے لعین جھولا جلا رہا ہے

مجال میری کے لکھ سکوں میں کہ صبرِ مولا کی حد نہیں ہے
قلم نے قرطاس پہ لکھا ہے وہی جو مولاؑ لکھا رہا ہے

شاعر: عاصم رضوی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی اُمِ رُباب سلام اللہ علیہا

ریت گرم دی قبر (جھولا)

ریت گرم دی قبر بنا کے ماں تینوں دفنا وے اصغرؑ
شام پوے تے اناللہ نیزے تے چڑھ جاوے اصغرؑ

تینوں روون جگ دیاں ماںواں حوراں تیریاں لین بلاواں
دادی زہراؑ وی عرشاں تے تیرے لاڈلڈاوے اصغرؑ

ٹھنڈا پانی میں نئیں پینا جد تک جینا دھپ وچ رہنا
چھاویں بے جاون توں پہلاں ماں تیری مر جاوے اصغرؑ

بھین سکینہؑ دے دل چیرن پیاسا مر گیا اودا ویرن
کوزے دے وچ پانی لے کے قبر تیری تے پاوے اصغرؑ

تیر ستم توں جیویں جھلیا روضہ نجف علیؑ دا ہلیا
ہس ہس تیرا قاتل مینوں سفراں وچ تڑپاوے اصغرؑ

فرش والے کدی عرش نوں تکدا خون تیرا شاہؑ منہ تے ملدا
اے منظر اکھیاں وچ انجم حشر تائیں لے جاوے اصغرؑ

شاعر: مظہر انجم

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالو شاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا ابنت سید علی قنبر زیدی

و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ زینب سلام اللہ علیہا

نانا پڑھ بسم اللہ میں شام بازار چہ آ گئی آں

نانا پڑھ بسم اللہ میں شام بازار چہ آ گئی آں
پتھر جھل جھل نالے جھڑکاں سہہ سہہ توحید بچاونڑ آ گئی

مقتل چوں مینوں ملیاں پیاسان دیاں سوغاتاں
وچ شام شہر ملیاں پتھراں دیاں برساتاں

بھیڑ بازاری اسی باج رداواں دُنیا نوں مناونڑ آ گئی آں
دربار شرابی وچ نو گھنٹے میں تکیا

میرے ویر دا کٹیا سر اُنیں پانڑیں تے رکھیا اے
ظلم کہانڑیں آخر مک جانڑیں میں صبر وکھاونڑ آ گئی آں

جیناں اجڑیاں ماواں دے سر خاک رداواں نے
ہر سو اے منادی اے غازیؑ دیاں بھینڑاں نے

غازیؑ ویرن میرا بابا وی اے پہچان کراونڑ آ گئی آں
سجادؑ دے پیراں وچ زنجیراں تے کڑیاں نے

اکھیاں چوں لہو بنڑ کے غیرت دیاں جھڑیاں نے
قیدی بچھڑا کدے مر نا جاوے میں نسل بچاونڑ آ گئی آں

پڑ پڑ ایناں تکبیراں میرا ویر قتل کیتا
وچ سجدے وے سر لایا نیزے تے چڑا دیتا

نانا پڑھ بسم اللہ میں شام بازار چہ آ گئی آں
کٹیاں سراں توں ایناں مسلماناں نوں قرآن سناونڑ آ گئی آں

شاعر: مظہر انجم سوز: حسن مہدی، حسنین مہدی

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

میکوں پک دا وارث

میں او سجادؑ کھڑا منگدا
میکوں پک دا وارث دے خالق
جیہڑا نبوی پگ دا مانڑ ہووے
جیہڑا نصب وچ عین علیؑ ہووے

مر جانڑ دا بووں امکان ہووے
ایویں کنڈ ہووے میڈے بچڑے دی
جیویں حرف قرآن دے ہوندے نے
جدی کنڈ تے ھل من ناصر دا

مظلومی دا اعلان ہووے
تبلیغ دے سلسلے وچ خالق
پیغمبر جایا منگدا ہاں
جیہڑا پردے دی تبلیغ کرے

جیہڑا پہلا نوحہ خوان ہووے
میکوں پک دا وارث دے خالق

جیہڑا ٹور دے وچ عمرانؑ ہوئے
میکوں اے جیا بچڑا دے خالق
جیکوں بھیڑ اچ ٹرنڑ دا ول آوے
ہر قدم تے بیندا بھیڑ دے وچ

لکھیا ہویا قرآن ہووے
میڈا پتر نفیس مزاج ہووے
میڈے سارے بخت دا تاج ہووے
ہر قدم جدا بازار دے وچ

توڑے امڑی سر عریاں ہووے
بازار رفیق ادا کرنا ایں
ہائے ماتم باج ردائی دا
میڈی بھینڑ دے لٹے ہووے پردے دا

میں او سجادؑ کھڑا منگدا
جیہڑا نبوی پگ دا مانڑ ہووے

شاعر: گوہر حسین ڈی جی خان
سوز: اعجاز حسین لیہ

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

سجدہ لہو لہو ہے

تسبیح رو رہی ہے سجدہ لہو لہو ہے
قبلہ لہو لہو ہے کعبہ لہو لہو ہے
رکھا ہوا ہے خنجر قرآن کے گلے پر
آیت لہو لہو ہے سورہ لہو لہو ہے

لاشِ پسر اٹھائے یا شاہؑ خاک اڑائے
برچھی گڑھی ہے دل میں سینہ لہو لہو ہے
سائے جھلس رہے ہیں پیکاں برس رہے ہیں
زینبؑ تری ردا کا سایہ لہو لہو ہے

اے شام کون آیا زنجیر کا ستایا
آنکھیں لہو لہو ہے چہرہ لہو لہو ہے
چھنتے ہیں گوشوارے بہتے ہیں خوں کے دھارے
دامن لہو لہو ہے کُرتا لہو لہو ہے

ہے تازیانے کھاتی زینبؑ کو ہے بچاتی
اے شام سر سے پا تک فضّہؑ لہو لہو ہے
جس پر زمیں ہے قائم عرشِ بریں ہے قائم
تیروں کے درمیاں وہ تنہا لہو لہو ہے

ہے عرش خوں میں ڈوبا ہے فرش خوں میں ڈوبا
کیا پوچھتے ہو مجھ سے کیا کیا لہو لہو ہے
ہے دھوپ کی وہ شدّت پیاسوں کی ہے وہ حالت
کوزے لہو لہو ہے دریا لہو لہو ہے

یہ شامِ کربلا ہے نیزے پہ اک ردا ہے
اور دُور تک صحرا سارا لہو لہو ہے
کر لے نویدؔ ماتم ہے یاحسینؑ پیہم
ہر ماتمی کا غم سے سینہ لہو لہو ہے

شاعر: احمد نوید

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک سکینہ سلام اللہ علیہا

رحل پہ قرآں کی طرح سینے پہ سونے والی

رحل پہ قرآں کی طرح سینے پہ سونے والی
شام تک روتی رہی ہائے نا رونے والی

شہ چلے جانب مقتل تو سکینہؑ نے کہا
بابا میں جان گئی تم کو ہوں کھونے والی

شام تک روتی رہی ہائے نا رونے والی
تھا یقیں ہاں یہ رہائی کی خبر دے گی قضا

ہائے میں دفن بھی زنداں میں ہی ہونے والی
چل بسی جو سر شبیرؑ کو سینے پہ لئے

درد کو سینے میں اشکوں سے پرونے والی
آنکھیں پرنم ہوں سکینہؑ کا وسلیہ ہو اگر

ہو گی حاجت جو بھی پوری نا ہونے والی
کیسے خاموش رہی دل پہ ستم کیسے سہا

رحل پہ قرآں کی طرح سینے پہ سونے والی
دل کے ہر زخم کو اشکوں سے جو دھونے والی

ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالو شاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

لبیک یا حسینؑ

خالق ہے لا شریک تو یکتا حسینؑ ہے
نیزے پہ بعدِ قتل بھی زندہ حسینؑ ہے

حُرؑ نے کہا حسینؑ ہے واحد سخی کریم
نقشِ قدم سے جس کے بنی راہِ مستقیم

معبود کی وہ آیتِ کبریٰ حسینؑ ہے
قائم خدا کے دین کو جو چار سو کرے

تن خاک پر ہو نیزے پہ سر گفتگو کرے
ایسا خدا مزاج ذبیحہ حسینؑ ہے

سنتے ہی جسکے نام کو آنسو نکل پڑیں
چاہے اگر تو چشمائے زم زم اُبل پڑے

پھر بھی کمال یہ ہے کہ پیاسا حسینؑ ہے
جسکا جواب ساری خدائی نہ لا سکے

صبرِ خلیلؑ جسکی حدوں نہ پا سکے
بس وہ ابوترابؑ کا بیٹا حسینؑ ہے

سیدانیاں خیّام میں کرتی رہیں فغاں
زینبؑ تڑپ کے رہ گئیں آنسو ہوئے روا

جس دم کہا حسینؑ نے تنہا حسینؑ ہے
بخشے محبؑ بتولؑ نے ہر ماتمی کو ہاتھ

سینے میں دل دھڑکتا ہے ماتم کے ساتھ ساتھ
ہر آتی جاتی سانس کا نوحہ حسینؑ ہے

شاعر: محب فاضلی   سوز: مولائی


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اہل حرم علیہا السلام

دربار چہ حکم پڑھیندے رئے

دربار چہ حکم پڑھیندے رئے مجبوراں کوں سزا ویندے رئے
درباری کھل کھل ہسندے رئے ماں پتر دے نیر بہیندے رئے

ہئے ظالم پہلا حکم ڈتا زینبؑ دی چادر لے آؤ
دربار دے وچ درباریاں کوں زینبؑ دا کفن ڈکھیندے رئے

ہئے ظالم دوجا حکم ڈتا اگے بڈھڑی اے پچھے کون کھڑا
زہراؑ دی دھی کوں ویکھن لئی فضہؑ کوں مار ہٹیندے رئے

ہئے ظالم تیجا حکم ڈتا گھن آؤ قاتل اکبرؑ دا
اینعام توں رُس رُس ویندا ہا اوکوں منتاں نال منیندے رئے

ہئے ظالم چوتھا حکم ڈتا گھن آؤ نابینا صحابی کوں
آواز سنے ہا زینبؑ دا سیداں دے سجن منگیندے رئے

ہئے ظالم پنجواں حکم ڈتا ول ڈیوو جھڑک سکینہؑ کوں
اے روندی اے ہر شام ویندی ایکوں روون توں ہٹویندے رئے

ہئے ظالم آخری حکم ڈتا اینا قیدیاں کوں ھُن قید کرو
ناشادؔ زندان دی چھت نال ہے بھوں اوکھے وقت نبھیندے رئے

شاعر و سوز: نوشاد شاہ



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ویراں ہن گھر آجا

آخری ساہواں نیں ویراں ہن گھر آ جا
جے ولنا نئیں تے منگ ویرن میرے مرن دی آپ دعا

میرے دل وی حسرتاں دا زندان رہ نہ جاوے
ارمان سہریاں دا ارمان رہ نہ جاوے

میں قیدن انتظاراں دی صغراںؑ دی قید مکا
تینوں ویکھ کے ہی بجھ سی میری اکھیاں دی اے پیاس اے

ہن تیرے باجوں ویراں میرا دل بڑا اداس اے
وچھوڑا مرض ہے میرا تے مرض نہ ہور ودھا

ایس غم چہ ٹر گئی سی دنیا توں ساڈی دادی
وچھڑی سی مصطفیٰؐ توں وہ وقت دی شہزادی

محمدؐ وقت دا توں اے میں وقت دی ہاں زہراؑ
مینوں خبر اے تیرے سفراں چہ کوئی راز اے

تیرا انتظار اکبرؑ تیری بھین دی نماز اے
نشاں ھن تیرے قدماں دے تیری بھین دی سجدہ گاہ

زائرؔ جیڑا وی جگ تے ماتم دی صف بچھاوے
اُس ماتمی دے دل چوں ایہو آواز آوے

کدی وی دو جہاناں تے نہ وچھڑن بھین بھرا
آخری ساہواں نیں ویراں ہن گھر آ جا

شاعر وسوز: سیدزائرنقوی



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین ومومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی پاک سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا

روزِ محشر خدا کے سامنے

روزِ محشر خدا کے سامنے جب بے رِدا بنت زہراؑ جائیں گی
ہچکیاں سسکیاں وہ لے لے کر نوحہ شبیرؑ کا سُنائیں گی

سن کے زینبؑ کی آہ و زاری کو ہائے روتی رہی ہے ماں زہراؑ
کچھ تبرکات کربلا والے ساتھ لائیں ہیں اپنے ماں زہراؑ
لرز جائے گا حشر کا میدان خون بھرا کرتا جب دکھائیں گی

کیسا تھا امتحان کہ تیرا جس میں گھر لوٹا میرا سارا گیا
دین تو بچ گیا تیرا اللہ بھائی میرا حسینؑ مارا گیا
آج محشر کے روز بی بی زینبؑ پرسہ شبیرؑ کا کرائیں گی

تیرے پیارے نبیؐ کی اُمت نے میرے بھائی کو مجھ سے چھین لیا
واسطے تیرے لاکھ میں نے دیئے پھر بھی سر سے رِدا کو چھین لیا
کوئی میری مدد کو نہ آیا رو کے زینبؑ یہ کہتی جائیں گی

نصرتِ دین کے لئے اللہ میرے بھائی نے دے دیا اکبرؑ
جب بچا نہ کوئی جواں اُس کا ہائے چھ ماہ کا دے دیا اصغرؑ
بے مثل بن گئی یہ قربانی دیں کو رنگ جو لگائیں گی

حر صدا یہ ربِ خالق نے آج وہ خلد میں نا جائے گا
جو بھی قاتل حسینؑ کا ہوگا آج محشر میں بچ نا پائے گا
اُس کو عمرانؔ آج بخشے خدا جس کو زینبؑ بھی بخشوائیں گی

شاعر: عمران نثار (لاہور) سوز: عقیل حسین (لاہور)

بلندئ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

جس گھڑی زین سے اترا کربل میں باوفا

جس گھڑی زین سے اترا کربل میں باوفا
میرا ضامن نہ رہا میری چادر میرا پردہ
روکے بولی بنتِ زہرہؑ

شمر نے مارے طماچے ہیں اُسے گالوں پہ
اُس کو دوڑایا اُسے پکڑا گیا بالوں سے
اُس کے دُر چھینے گئے اُس کو ہر طور ستایا
جس کو کہتے ہیں سکینہؑ

چوم کر غازیؑ کے بازو یہ اُٹھی ایک صدا
نام عباسؑ رکھا میں نے سیاہ کُرتا تیرا
آخری سانس تیری روؤں یا لوری سناؤں
روکے زہرہؑ نے کہا تھا

چھین کر سب کی ردائیں اور جلائے خیمے
آلِ عمران سے اُمت نے لئے یوں بدلے
باپ کے لاشے سے ایک ننھی سی کلی کو
جھڑکیاں دے کے اُٹھایا

منہ کے بل آیا زمیں پر وہ بنا بازو کے
جس کے بازو کے سہارے تھے سبھی کے پردے
آخری سانس میں بھی اس ہونٹوں پہ یہی تھا
ایک پانی ایک پردہ

مولاؑ مظلوم کے غم میں جو کرے گا ماتم
ہر گھڑی ثانئِ زہرہؑ کا رہے اُس پہ کرم
شامل حال رہے غازیؑ مولا کی دعائیں
ہے یہ زائر کا عقیدہ

شاعر وسوز: سیدزائرنقوی



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

آجا چن ویرن

آجا چن ویرن میریا، آوے آ جا چن ویرن میریا
میں راہواں تک تک ہار گئی تیری یاد چہ مکھ نئی پھیریا

جدوں پنچھی شام نوں آندے میری حالت ویکھ کے روندے
رب جانے کس دن وسنے نیں بابل دے اجڑے ویڑیا

پابندیاں روزن تے لگتیاں کتیاں ظلم ہواواں چلیاں
میں رونی آں رات نوں چھپ چھپ کے جند کھا گئے گھور ہنیر یا

روضے تے رونی آں جا کے میں ویر چراغ جلا کے
چک جھولیاں منتاں منتیاں نے کیوں بھین نوں ویر نکھیڑ یا

اس گل دا ویر ارمان اے نہ ٹُٹ جائے بھین دا مان اے
چم چم اکھیاں نال رونی آں تیرے پیر میں شام سویریا

ڈاڈھا خاب چہ وسدا خون اے میرا اُڈ گیا ویر سکون اے
میرے پیو سردار نوں ظالماں نے وچ کرب و بلا دے گھیریا

شاعرو سوز: سردار یوسف



بلندی درجات: سردار یوسف ،وصی حیدر زیدی، ریاض فاطمہ، تمثیل زہرا

نوحہ امام مظلوم کربلا علیہ السلام

حبیب آجاؤ

حسینؑ آج ہے تنہا حبیبؑ آ جاؤ
کڑا ہے وقت خدایا حبیبؑ آ جاؤ

یہ کربلا ہے یہاں دوست کی ضرورت ہے
یہاں تو مجھ سے بھی پہلے تیری شہادت ہے

نہیں ہے کوئی ہمارا حبیبؑ آ جاؤ
میری نگاہ میں اب کربلا کا مقتل ہے

حسینی فوج کی فہرست نامکمل ہے
ہے ساتھ اب میرا کنبہ حبیبؑ آ جاؤ

تمہیں حسینؑ کے حق میں جہاد کرنا ہے
کیا تھا وعدہ جو بچپن میں یاد کرنا ہے

یہی ہے فرض تمہارا حبیبؑ آ جاؤ
وطن سے دور ہوں مجھ پر ہوئے ہیں ہائے غضب

میں حج کو عمرے میں تبدیل کر چکا ہوں اب
بدل گیا ہے زمانہ حبیبؑ آ جاؤ

محبؔ حسینؑ نے حسرت سے چار سو دیکھا
زمین کرب و بلا کو لہو لہو دیکھا

حسینؑ آج ہے تنہا حبیبؑ آ جاؤ
لکھا یہ آخری فقرہ حبیبؑ آ جاؤ

شاعر: محبؔ فاضلی سوز: علی رضا نقوی بخاری

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ہائے تیرا لاشہ ہائے تیرا لاشہ

ہائے تیرا لاشہ ہائے تیرا لاشہ ہائے موسیٰ کاظمؑ ہائے تیرا لاشہ
یادِ حسنؑ میں خونِ جگر سے لپٹا ہوا تھا ہائے تیرا لاشہ

جلتی زمیں تھی لاشہ پڑا تھا مشکل میں میرا مولا رضاؑ تھا
کیسے اُٹھا تھا، کیسے اُٹھاتا اک تیرا لاشہ

دے دیتے اجازت غازیؑ کو سرورؑ جلتے نہ خیمے چھنتی نہ چادر
بازو نہ کٹتے کنبہ نہ لُٹتا اُٹھتا نہ کیونکر ہائے تیرا لاشہ

چودہ برس جو قیدی رہا تھا نظروں میں منظر تھا کربلا کا
عابدؑ نظر میں زینبؑ رسن میں اس غم میں تڑپا ہائے تیرا لاشہ

خنجر چلا تھا پیاسا گلا تھا گودی میں میری بیٹا میرا تھا
دیکھا تھا میں نے اک وہ بھی منظر دیکھا ہے میں نے ہائے تیرا لاشہ

جس نے اُٹھایا اک ایسا لاشہ برچھی میں لپٹا جس کا جگر تھا
وہ کربلا سے آیا اُٹھا نے اکبرؑ کا بابا ہائے تیرا لاشہ

شاعر: عاصم رضوی



بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین ومومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی فضہ سلام اللہ علیہا

وین کردی اے شام وچ فضّہ

وین کردی اے شام وچ فضّہؑ کیویں رستہ بناواں زینبؑ دا
لوگ راہواں چہ آ کھلوتے نے کیویں غازیؑ بلاواں زینبؑ دا

اے حدیثِ کساء دی بچڑی اے ایدی چادر خدا دا پردہ اے
ایہو سفراں چہ نوحہ پڑھیا اے نیزیاں دے رداواں زینبؑ دا

کیہڑا سورہ اے سینؑ دا سایا کیہڑی آیت پردہ اے بی بی دی
مینوں سجادؑ جے اجازت دے مرتبہ میں سناواں زینبؑ دا

جگ توں ٹر دے ہوئے مینوں ایدا زہراؑ نے اے ہتھ پھڑایا سی
جیویں ہر دکھ ونڈایا زہراؑ دا ایویں ہر دکھ ونڈاواں زینبؑ دا

فضّہؑ آکھے کنیز سو واری واری جانا اے علیؑ دے پتراں توں
ٹر دے رئے نال نال سانگاں تے مان رکھیا بھراواں زینبؑ دا

دل دی حسرت ہے شام وچ اکبرؑ جا کے تربت تے آپ فضّہؑ دی
اپنے ہتھاں دے نال میں دیوے نام لے کے جلاواں زینبؑ دا

شاعر: حسنین اکبر


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہو گئی رات سکینہؑ کو سلاؤں کیسے

ہو گئی رات سکینہؑ کو سلاؤں کیسے
میرے بھیا تمہیں مقتل سے بلاؤں کیسے

سسکیوں میں جو سکینہؑ کی صدا ہے بھیا
دل پھٹا جاتا ہے تم کو میں سناؤں کیسے

جا بجا لاشوں کے انبار نظر آتے ہیں
تیرے لاشے پہ سکینہؑ کو میں لاؤں کیسے

سر سرِ نیزہ کہیں تیروں پہ لاشہ ہے کہیں
بابا ٹکڑوں میں بٹی شام میں جاؤں کیسے

تیرے قدموں میں ہی سر رکھ کے میں سو جاؤں گی
تیرے سینے پہ لگے تیر ہٹاؤں کیسے

نیند ٹوٹے نہ سکینہؑ کی ابھی سینے سے
بولے سجادؑ سرِ شہہؑ کو ہٹاؤں کیسے

میرے لاشے سے سکینہؑ کو ہٹالو زینبؑ
ہو گا لاشہ ابھی پامال بتاؤں کیسے

شاعر: عاصم رضوی



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ امام حسین علیہ السلام

حسینؑ ابن علیؑ کا حلقۂ ماتم میں نام آیا

حسینؑ ابن علیؑ کا حلقۂ ماتم میں نام آیا
دعائیں شام سے آئیں بقیعہ سے سلام آیا

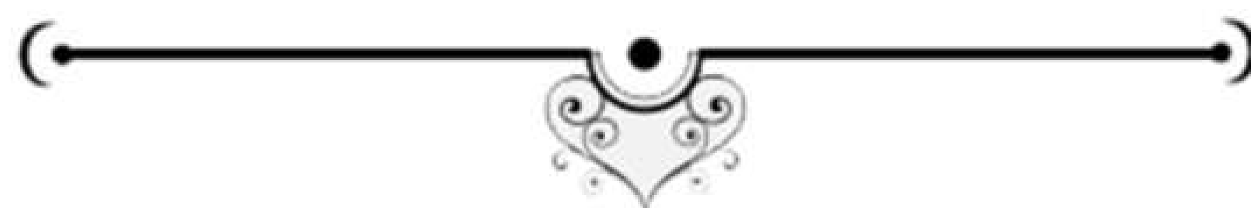
پتہ سبطِ پیمبرؐ کا بدل ڈالا غریبی نے
وطن سے خط بھی آیا تو علی اکبرؑ کے نام آیا

علیؑ کی بیٹیوں اُترو درِ سعد آ پہنچا
زمیں پر آسماں کے ہے اُترنے کا مقام آیا

شہہ بے کس کے لشکر میں نہ آیا نام صغریٰ کا
مگر اُم المصائب کا سر فہرست نام آیا

سمجھ کر باپ کی مسند گئی بیٹی پیمبر کی
فضا بدلی ہوئی دیکھی نظر بازارِ شام آیا

نمازوں کے تقاضوں سے مسلماں پکڑے جاتے تھے
مگر ہم بے نمازوں کو ذکی کا نوحہ کام آیا



ایصال ثواب و بلندی درجات

سید ناظم حسین نقوی، سید آفتاب حسین زیدی (لالوشاہ)، سید صدا حسین بخاری (بابا صدا)، غلام اصغر بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ عزادارن سید الشہداءؑ

وَصِیُ العَزاء

نوحے وسلام

جلد سوئم



بلندی درجات

سید وصی حیدر زیدی اعلیٰ اللہ مقامہ

سیدہ ریاض فاطمہ، سیدہ تمثیل زہرا

ترتیب وپیشکش

قنبر زیدی



